
میر کارواں
علیم الحق حقی

ایک ایسے کھلاڑی کی ناقابلِ فراموش داستان جسے اپنے فن میں کمال حاصل تھا
کھیلوں کے شائقین اور خوبصورت کہانیاں پسند کرنے والوں کے لئے خاص کہانی

میرِ کارواں

علیم الحق حقی

ناشر
علی میاں پبلی کیشنز
۲۰-عزیز مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔فون ۷۲۴۷۴۱۴

ناول ملکیت و بشکریہ

محمد سعید چوہدری

ناول

سکین

بائے

محمد سجاد بھٹی

0
3
0
4
5
5
0
3
0
8
6

خصوصی تعاون: جاسوسی نشست ایڈمن

بار اول ـــــ ۱۹۹۸ء
مطبع ـــــ یُو اینڈ می پرنٹرز لاہور
قیمت ـــــ ۵/- روپے

اسٹاکسٹ
علی بُک سٹال
نسبت روڈ، چوک میو ہسپتال
لاہور فون: ۷۲۲۳۸۵۳

نیو آرلینز 1950ء

چند ایک وقفوں کے سوا دن بھر بارش ہوتی رہی تھی۔ اس وقت بارش رکی ہوئی تھی ورنہ وہ یقیناً ٹیکسی میں سفر کرتے۔ وہ دونوں نیو آرلینز ہینڈ بال کلب سے نکلے' انہوں نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا جیسے موسم کے تیور سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ پھر وہ اندھیری سڑک پر اتر آئے' جسے دن بھر کی بارش نے دھو ڈالا تھا۔ انہوں نے برساتی کوٹ پہن رکھے تھے' جن کے آخری بٹن تک بند تھے۔ ہوا پُرشور انداز میں کوڑوں کی طرح ہر طرف سنسنا رہی تھی۔ اس اندھیرے میں ان دونوں کے قد و قامت ہی ان کے درمیان باعث امتیاز تھے۔ ایک نسبتاً طویل القامت تھا' اس کے کاندھے چوڑے اور بھرے بھرے تھے۔ اس کے سر پر ٹوپی تھی۔ کبھی کبھی بجلی چمکتی تو اس کے چہرے پر دو چیزیں نمایاں نظر آتیں۔ اس کا چہرہ پسینے میں نہایا ہوا تھا اور سیاہ آنکھوں میں بلا کی چمک تھی۔ پستہ قامت شخص بات کرتے ہوئے کاندھے جھٹکنے کا عادی تھا۔ وہ نروس تھا لیکن اسے پسینہ نہیں آرہا تھا۔ اس کا سر ہیٹ سے محروم تھا۔ اس کے بال قبل از وقت گرنا شروع ہوگئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے دراز قامت ساتھی سے عمر میں بڑا لگ رہا تھا۔ حالانکہ وہ دونوں ہم عمر تھے۔ ان دونوں کی عمر چوبیس سال تھی۔

"تم نے تو کمال کردیا۔" پستہ قامت نے کہا۔ "تم نے بڑے میاں کے سامنے اس بڑبولے کو دکھا دیا کہ ہینڈ بال کیسے کھیلی جاتی ہے' تم ان جیسوں کو سکھا سکتے ہو۔"

"چھوڑو یہ فضول باتیں۔" دراز قد نے کہا۔

پستہ قامت شخص بولنے کے موڈ میں تھا۔ دراصل اس میچ کے بڑے دور رس نتائج نکلنا تھے۔ "کیسی باتیں کرتے ہو۔" وہ بولا۔ "تم نے نہ صرف مخالف کھلاڑی کو آوٹ کلاس کیا بلکہ بریڈ فورڈ کو دو ہزار ڈالر کا دھکا بھی پہنچایا۔ یہ خبر بوسٹن پہنچ جائے تو دیکھنا تمہارا کیسا استقبال ہوتا ہے۔"

دراز قد شخص مسکرایا۔ اس کے ہونٹ پتلے پتلے اور دانت تمباکو زدہ تھے۔ اس نے اس فتح کے تصور سے لطف لینا چاہا جس کا تذکرہ اس کا ساتھی کررہا تھا لیکن اس کے تصور میں محض جیتے ہوئے ڈالر لہرا کر رہ گئے۔ ایک گھنٹے کی محنت کے عوض دو ہزار ڈالر برے نہیں تھے۔

"اب یہاں سے جلد از جلد کھسک لینا چاہیے۔" پستہ قامت بولا۔ "میں بریڈ فورڈ پر اعتبار نہیں کرسکتا۔"

"پریشانی کی کوئی بات نہیں ڈینی۔" دراز قامت نے کہا۔ "میں مشروب کی ضرورت محسوس کررہا ہوں۔" اس وقت اس کے ذہن میں ایک قریبی بار تھا' جو اس کے ایک دوست کی ملکیت تھا۔ بہت پہلے وہ اس کے ساتھ ہینڈ بال کھیلتا رہا تھا۔ وہ باتوں میں اس طرح کھوئے ہوئے تھے کہ انہیں پتا ہی نہ چل سکا کہ ایک بیوک نصف بلاک کا فاصلہ برقرار رکھتے ہوئے ان کا تعاقب کررہی ہے۔ وہ سیاہ کار عملاً رینگ رہی تھی اور سڑک بے حد تاریک تھی۔ بجلی چمکی تو کار میں تین افراد بیٹھے نظر آئے۔ ایک عقبی سیٹ پر تھا اور دو سامنے والی سیٹ پر تھے۔ کار کی رفتار بڑھی اور فاصلہ کچھ سمٹ گیا۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے شخص نے اپنے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

بیوک کی آواز پہلے دراز قد شخص نے سنی۔ اس دوران کار کی رفتار اور تیز ہوگئی تھی۔ وہ مڑ کر دیکھے بغیر سمجھ گیا کہ وہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ رات کے سناٹے میں انجن کی چنگھاڑ اور ٹائروں کی چیخ گونجی۔ لمحہ بھر میں کار ان دونوں کے سروں پر پہنچ چکی تھی۔

"بھاگو ڈینی۔" دراز قد شخص نے پکار کر کہا۔ "میں شائنز کے بار میں تم سے ملوں

گا۔" یہ کہہ کر وہ گلی میں گھس گیا۔ اندھیرے میں دو عمارتوں کے ہیولے نظر آرہے تھے اور پیشِ منظر میں بیکراں اندھیرا تھا۔ وہ پوری رفتار سے بھاگتا رہا۔ اس کے دونوں ہاتھ آگے اٹھے ہوئے تھے تاکہ اندھیرے میں کسی چیز سے تصادم نہ ہو جائے۔

بیوک بھی گلی میں مڑ گئی۔ گلی اتنی پتلی تھی کہ بیوک کا وہاں گھس آنا ہی باعث حیرت تھا۔ اب اس کی ہیڈ لائیٹس کی روشنی میں بھاگتے ہوئے شخص نے دیکھا کہ وہ ایک بند گلی ہے۔ سامنے ایک عمارت تھی۔ دیوار کے وسط میں ایک دروازہ تھا۔ وہی اس کے لئے بچت کا واحد امکان تھا لیکن وہ دروازہ ناب سے محروم تھا۔ وہ بے تابی سے اسے تھپتھپانے لگا۔ پھر اس کے انداز میں وحشت ابھر آئی۔ وہ پور قوت سے دروازے سے کندھا ٹکرانے لگا لیکن دروازہ بہت مضبوط تھا۔ وہ پلٹا اور دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اب اسے صورت حال کا سامنا کرنا تھا۔ کار آگے بڑھ رہی تھی۔ اس کی نظریں کار میں بیٹھے ہوئے تین سایوں پر جم گئیں۔ وہ کار کے رکنے کا منتظر تھا لیکن کار نہیں رکی............ گلے ہی لمحے اس نے نیم بے ہوشی کے عالم میں خود کو پھیپھڑوں کے بل چیختے سنا۔ کار کا اگلا بمپر اس کے گھٹنوں سے ٹکرایا اور سوکھی لکڑی کے چٹخنے کی سی آواز سناٹے میں لہرا گئی۔ کار رک گئی اور عقبی نشست سے ایک خوش پوش شخص اتر آیا۔ وہ دیوار اور کار کے درمیان پھنسے ہوئے شخص کی طرف بڑھا اور اس کے کوٹ کی جیب ٹٹول کر وہ لفافہ نکال لیا' جس میں دو ہزار ڈالر موجود تھے۔

اپنے حواس برقرار رکھنے کی جدوجہد کرتے ہوئے مجروح آدمی نے اس شخص کا جائزہ لیا' جو اسے زخمی کرکے اس کی معذوری کا ذمہ دار تھا۔ اس نے اسے پہلے صرف ایک بار دیکھا تھا............ اسی شام' میچ کے دوران............ وہ چہرہ' وہ عکس ہمیشہ کے لئے اس کے ذہن پر نقش ہو گیا۔ وہ شخص واپس کار میں جا بیٹھا۔ ریورس میں چلتی ہوئی کار زخمی کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ وہ کٹے ہوئے درخت کی طرح گر پڑا۔ اس کی ٹانگیں جو کبھی بہت طاقتور تھیں' اب چرمرا چکی تھیں۔ اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆------------☆------------☆

1975ء پرانے ماڈل کی فورڈ کے وہیل پر بیٹھے ہوئے شخص نے گلا پھاڑ کر انجن کو موٹی سی گالی دی' جو بری طرح کھانس رہا تھا۔ اس شخص کا نام ٹیٹ تھا اور اس کی عمر انچاس برس تھی۔ اس کی ماں یہودی تھی اور باپ ریڈ انڈین تھا............ جس وقت وہ دونوں ایک حادثے میں ہلاک ہوئے' وہ اپنے ایک پڑوسی کے گھر سکون سے سو رہا تھا۔ اس وقت اس کی عمر صرف چار سال تھی۔ سینٹ لوئیس کے یتیم خانے میں راہباؤں نے اس کی پرورش کی لیکن وہ وہاں کے سخت اور غیر لچکدار اصولوں سے کبھی مفاہمت نہ کر سکا اور چودہ سال کی عمر میں وہاں سے بھاگ نکلا۔ اس وقت سے ایتھلیٹک کلب ہی اس کی روزی کا ذریعہ بن گئے تھے۔ سڑک پر کافی برف تھی۔ گاڑی رہ رہ کر جھٹکے لے رہی تھی لیکن ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکی تھی۔ وہ روچسٹر سے بیس میل ہی آگے آیا تھا کہ کار نے اس پر اپنی معذری ظاہر کرنا شروع کردی تھی اسے کلیوی لینڈ پہنچنا تھا جہاں ہینڈ بال کا ایک ٹورنامنٹ کھیلا جارہا تھا۔ روچسٹر سے نکلتے ہی برفباری کی شدت میں اضافہ ہوگیا تھا۔ اس برف باری میں وہ بونٹ اٹھا کر انجن کا جائزہ بھی نہیں لے سکتا تھا۔ اب تو یہ حال ہوگیا تھا کہ سامنے حائل برف کی سفید دیوار کے پار دیکھنے کی کوشش میں اس کی آنکھیں بھی دکھنے لگی تھیں۔ دوسری طرف بھوکوں مرنے سے بچنے کے لئے اسے کلیوی لینڈ پہنچ کر بہر صورت ٹورنامنٹ میں شریک ہونا تھا۔ دو دن باقی تھے اور دو سو میل کا فاصلہ طے کرنا تھا۔ بالآخر کار ایک جھٹکے کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

کچھ دیر بعد اسے ایک سروس اسٹیشن کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔ اس نے کار کا رخ اس طرف کردیا۔ کار روک کر وہ اٹینڈنٹ کا انتظار کرنے لگا۔ آخر اسے کار سے اترنا پڑا۔ ملازم اسے اترتا دیکھ کر آفس میں گھس گیا اور دراز کو مقفل کردیا۔ ٹیٹ کی شخصیت نے ملازم کو دہشت زدہ کردیا تھا۔ اس کی چال کا نمایاں لنگ' اوپر اٹھا ہوا اوور کوٹ کا کالر' کانوں کو ڈھانپے ہوئے ٹوپی اور پتلے پتلے ہونٹ جو نیلے ہو رہے تھے۔ ملازم دہل کر رہ گیا۔

"سخت سردی ہے۔" ٹیٹ نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور پاؤں پٹخ کر جوتوں سے برف جھاڑ دی۔

"میں آپ کی کیا خدمت کرسکتا ہوں؟" ملازم نے پوچھا لیکن اس کی نظریں آفس کے دروازے پر جمی ہوئی تھیں' جیسے وہ بھاگنے کا راستہ تلاش کررہا ہو۔

"میری کار گڑبڑ کررہی ہے۔"

ملازم انیس سالہ لڑکا تھا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ اس فرمائش کا کیا مقصد ہے۔ میں کار پر جھکوں گا اور کھوپڑی پر وار ہوگا اور پھر............ "کیا گڑبڑ ہے؟" اس نے پوچھا لیکن اس کی آنکھوں سے خوف جھانک رہا تھا۔

"اسپیڈ جواب دے رہی ہے۔ پینتیس سے زیادہ رفتار پکڑتی ہی نہیں۔ بمشکل یہاں تک پہنچا ہوں۔"

"میں مکینک نہیں ہوں۔ گاڑی یہاں چھوڑ جاؤ۔ صبح اسٹیشن کا مالک آکر چیک کرلے گا۔"

"لیکن مجھے فوری طور پر کلیوی لینڈ پہنچنا ہے۔" ٹیٹ نے دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ "قریب کوئی اور سروس اسٹیشن بھی نہیں ہے۔ تم کار ٹھیک نہیں کرسکتے تو پھر اس سروس اسٹیشن کا مصرف کیا ہے؟"

"رات کو ہم محض فیول فراہم کرسکتے ہیں۔ بہرحال میں دیکھتا ہوں۔ ممکن ہے' کوئی معمولی خرابی ہو۔"

وہ دونوں باہر نکل آئے۔ ٹیٹ اب درد محسوس کررہا تھا۔ نومبر سے اپریل تک سردیوں کے عرصے میں درد مستقل طور پر اسے ستاتا تھا۔ ہر مرتبہ وہ عہد کرتا تھا کہ اس بار سردیوں کا اذیت ناک موسم فلوریڈا میں گزارے گا لیکن ہر مرتبہ وہ یہ عہد توڑ دیتا۔ وہ ساری رقم اپنے پسندیدہ سبز مشروب پر خرچ کردیتا' جو اسے درد سے کسی حد تک نجات ضرور دلا دیتا تھا۔ جہاں تک کلیوی لینڈ پہنچنے کا تعلق تھا تو وہ اسٹریچر پر سفر کرنے کے قابل ہوتا' تب بھی وہاں ضرور جاتا۔ ہینڈ بال ٹورنامنٹ کا پہلا انعام ایک ہزار ڈالر تھا اور ایک ہزار ڈالر میں بہت سارا سبز مشروب خریدا جاسکتا تھا اور فلوریڈا میں موسم سرما بھی گزارا جاسکتا تھا۔ ٹانگوں کی قوت چھن جانے کے باوجود وہ ایک ہزار ڈالر اس کے تھے' بشرطیکہ وہ

وہاں پہنچ جاتا۔ اس آسان رقم کا تصور کر کے ٹیٹ کو خود پر غصہ آنے لگا۔ اس نے فضول خرچی کی تھی اور کسی ہنگامی ضرورت کے لئے کچھ بھی نہیں بچایا تھا۔ اب اسے فورڈ کی کربناک سسکیاں سن کر جو تشویش ہو رہی تھی' وہ اس کی صحت کے لئے مضر تھی۔ پچیس سال پہلے نیو آرلینز میں ہونے والے ظلم کے بعد سے اس کا یہی حال تھا۔ ٹیٹ کار میں جا بیٹھا اور بچا کھچا سبز مشروب حلق میں انڈیلنے لگا۔ لڑکے نے بونٹ کھولا اور انجن کا معائنہ کرنے لگا۔ اب اسے کسی حد تک اطمینان ہو گیا تھا کہ ڈاکا پڑنے کا کوئی خطرہ نہیں۔ "شاید والو میں کوئی گڑ بڑ ہے۔" اس نے کہا۔

"ٹھیک ہونے میں کتنی دیر لگے گی؟" ٹیٹ نے انگلی سے اندرونی جیب میں موجود بیس ڈالر کے اکلوتے نوٹ کو چھوتے ہوئے کہا۔ اس میں سے دس ڈالر اسے ٹورنامنٹ میں بطور داخلہ فیس ادا کرنا تھے۔

"مکینک صبح سات بجے آتا ہے۔" لڑکے نے کہا "اگر پارٹس دستیاب ہوئے تو کل رات تک گاڑی ٹھیک ہو جائے گی۔"

"کتنا خرچہ آئے گا؟"

"ڈیڑھ سو ڈالر کے لگ بھگ۔"

ٹیٹ نے ایک سرد آہ بھری اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرے؟ پھر اس نے فیصلہ کیا کہ کار کی مرمت ضروری ہے۔ اس دوران وہ فون پر دوستوں سے مدد طلب کر سکتا ہے۔

"رات کہاں گزاری جا سکتی ہے؟"

"ایک بلاک آگے چند موٹیل ہیں اور تین بلاک آگے وائی ایم سی اے ہے۔"

"ٹھیک ہے' میں کار چھوڑے جا رہا ہوں۔" اس نے پچھلی سیٹ سے سوٹ کیس اٹھایا اور باہر نکل آیا۔ "شب بخیر لڑکے۔" اس نے کہا۔ "مکینک سے کہنا کہ اس کام کو اولیت دے۔"

"ٹھیک ہے جناب۔" لڑکے نے کہا اور اسے سروس اسٹیشن سے نکلتے دیکھتا رہا۔

ٹیٹ کو وائی ایم سی اے کی آٹھ منزلہ عمارت تک پہنچنے میں پندرہ منٹ لگے۔

لابی میں صرف ایک سیاہ فام آدمی تھا جو ایک کاؤچ پر دراز اخبار پڑھ رہا تھا۔ ٹیٹ' ڈیسک کلرک کی طرف بڑھ گیا۔ "مجھے ایک کمرا چاہئے۔" اس نے کہا۔

"کیا آپ ممبر ہیں؟"

ٹیٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اوور کوٹ اتارا تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے وجود پر سے چالیس پونڈ بوجھ کم ہو گیا ہو۔ اوور کوٹ پر برف کی دبیز تہہ تھی۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر کلرک کی طرف بڑھایا۔

"ایک رات کے چھ ڈالر............ پیشگی۔" کلرک نے بوسیدہ کارڈ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

ٹیٹ نے بیس ڈالر کا نوٹ کلرک کی طرف بڑھادیا۔ چودہ ڈالر جیب میں رکھتے ہوئے اس نے سوٹ کیس اٹھالیا۔ سوٹ کیس میں ہینڈ بال کی کٹ کے علاوہ سبز مشروب کی ایک بوتل بھی تھی۔ اب وہ گرم کمرے میں آرام کرنے اور سبز مشرب کے ذریعے درد سے نجات پانے کے لئے بے تاب تھا۔

☆————————☆————————☆

روچسٹر سرکٹس کی مصنوعات دنیا بھر میں فروخت ہوتی تھیں۔ ان کا پلانٹ بیس ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا تھا۔ دفتر کی عمارت ایک منزلہ تھی۔ اکاؤنٹ ڈویژن میں چھوٹے چھوٹے دفتر بنے ہوئے تھے۔ ایسے ہی ایک دفتر میں بیری مصروف کار تھا۔ اس کی عمر چھبیس سال تھی اور وہ پانچ سال سے یہاں ملازمت کر رہا تھا۔ جمعے کا دن تھا۔ شام چار بجے سے ہی اندھیرا ہونا شروع ہو گیا تھا۔ جنوری کے سرد مہینے میں رات ہمیشہ بہت جلدی حملہ آور ہو جاتی ہے۔ بیری کمپنی کے ایک نئے پروڈکٹ کے سلسلے میں اعداد و شمار جمع کر رہا تھا۔ اسے گوشوارا تیار کرنا تھا' جو منگل کے روز ہونے والی مختلف ڈویژنوں کے سربراہوں کی میٹنگ میں پیش کیا جانا تھا۔ پیر کے دن اعداد و شمار کے تمام گوشوارے ٹائپ ہونا تھے اور اگلے روز چھٹی تھی۔ اس لئے وہ آج ہی کام مکمل کر لینا چاہتا تھا۔ مارگریٹ نے جو اس کے علاوہ تین اور اکاؤنٹ افسروں کی مشترکہ سیکرٹری تھی' اسے یقین دلایا تھا کہ کام ایک دن میں مکمل ہو جائے گا۔

اس نے کام ختم کر کے اطمینان کا سانس لیا اور کرسی کی پشت گاہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے ریسیور اٹھایا اور ایک جانا پہچانا نمبر ڈائل کیا۔ "ہیلو سوسن' کیا حال ہے؟" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"ٹھیک ٹھاک' کل پرچا پریس [illegible] چلا جائے گا۔" سوسن نے جواب دیا۔ وہ عورتوں کے ایک ہفت روزہ کی ایڈیٹر تھی۔

اس کی آواز سن کر بیری کی دن بھر کی کلفت دور ہو گئی۔ ذہن میں گردش کرنے

والے ہند سے رخصت ہو گئے۔ "کھانے کے وقت تک فارغ ہو جاؤ گی؟" اس نے پوچھا۔

"میرا میچ چھ بجے ہو گا۔ آٹھ بجے تک فارغ ہو جاؤں گا۔"

"کوئی امکان نہیں۔ اکیلے ہی چلے جاؤ۔ بعد میں فون کرلینا۔ ممکن ہے تمہارے گھر کافی پینے کی مہلت مل جائے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں بعد میں فون کرلوں گا۔" بیری نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ وہ مایوسی ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کچھ دیر وہ کرسی پر بیٹھا سوسن کے بارے میں سوچتا رہا۔ سوسن غیر معمولی طور پر حسین تھی۔ اس کا قد چھ فٹ کے قریب تھا۔ عام طور پر اتنی لمبی لڑکیاں عجیب سی لگتی ہیں لیکن سوسن کو اس کے قد نے عجیب تمکنت اور وقار بخش دیا تھا۔ سوسن ہفتے میں دو تین مرتبہ اس سے ضرور ملتی تھی لیکن تمام تر بے تکلفی کے باوجود وہ شادی کے سلسلے میں سنجیدہ ہونے پر آمادہ نہیں ہوتی تھی۔ گزشتہ چھ ہفتے سے بیری اس پر دباؤ ڈال رہا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی تھی۔ اسے اس بات کا اعتراف تھا کہ وہ بیری سے محبت کرتی ہے لیکن اسے اپنی شخصی آزادی بھی بہت عزیز تھی۔ یہ بات بیری کے لئے شدید ذہنی دباؤ کا سبب بن رہی تھی۔ پونے پانچ بجے اس نے ٹائپ ہونے والا مسودہ مارگریٹ کو سونپ دیا۔ "منگل کی صبح مجھے اس کی دس نقول درکار ہوں گی۔ مجھے شرمسار نہ کرادینا۔" اس نے کہا۔

"یہ کوئی بڑی بات نہیں۔" مارگریٹ نے کہا۔ "ویسے ممکن ہے کسی وضاحت کی ضرورت پڑجائے۔ پیر کو تم موجود ہوگے نا؟"

"بالکل" بیری نے کہا اور کوٹ اٹھا کر دروازے کی طرف چل دیا۔ مارگریٹ نے کاغذات اپنی ڈیسک کی دراز میں ٹھونس دیئے اور کام میں مصروف ہو گئی۔

آدھ گھنٹے بعد بیری نے وائی ایم سی اے کے سامنے کار پارک کی اور لابی سے گزرتا ہوا لاکر روم کی طرف بڑھ گیا۔ بفالو کے ڈاکٹر ٹونی سے اس میچ کا وہ مدت سے آرزو مند تھا۔ ڈاکٹر ٹونی دو مرتبہ اسٹیٹ چیمپئن رہ چکا تھا۔ گذشتہ دو سال میں وہ دونوں کئی مرتبہ ایک دوسرے کے مقابل آچکے تھے۔ بیری ہر مرتبہ چالیس سالہ ڈاکٹر کو شکست کے قریب

پہنچانے کے باوجود ہار گیا تھا۔ ویسے ڈاکٹر پر اب عمر اثر انداز ہونے لگی تھی اور اس کی رفتار میں فرق پڑ گیا تھا۔ اب بیری پہلے سے زیادہ پُرامید تھا۔ بیری نے ڈیلی شیٹ پر اپنا نام اور ممبر شپ نمبر لکھا اور ڈیسک کے عقب میں بیٹھے ہوئے شخص سے خیریت دریافت کی۔

"سنا ہے' آج تم ڈاکٹر ٹونی سے کھیل رہے ہو؟" کریکر نے اس سے پوچھا۔

"خبریں پیدل سفر نہیں کرتیں۔ پر لگا کر اڑتی ہیں۔" بیری نے خوش دلی سے کہا۔

"لسٹ تو میں نے ہی ٹائپ کی تھی۔" کریکر نے کہا۔ "اچھی طرح مزاج پُرسی کرنا ڈاکٹر کی۔"

کریکر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بیری لاکر روم میں داخل ہوگیا۔ کچھ دیر بعد وہ لباس تبدیل کر کے باہر نکل آیا۔ اس کے ایک ہاتھ میں دستانے تھے اور دوسرے میں سیاہ گیند جسے وہ ہاتھ مار مار کر فرش پر اچھال رہا تھا۔ اس کا جسم مردانہ حسن کا شاہکار تھا۔ اس کے کاندھے چوڑے اور پُر گوشت' ٹانگیں مضبوط اور بازوؤں کی مچھلیاں متحرک تھیں۔ اس کی پتلی کمر اس کی شخصیت کو ایک لائٹ ویٹ باکسر کا سا تاثر عطا کرتی تھی۔

☆============☆============☆

جمعے کا دن تھا اور سہ پہر کے ساڑھے تین بجے تھے۔ ٹیٹ کو روچسٹر میں پھنسے ہوئے ایک ہفتہ ہوچکا تھا۔ ٹیلیفون پر دوستوں سے رقم طلب کرنے کی ہر کوشش ناکام ہوچکی تھی۔ کمرے کا کرایہ ادا کرنا تھا۔ دوسری طرف سروس اسٹیشن والا جان کو آیا ہوا تھا۔ اب اس کی جیب میں صرف ایک ڈالر کا نوٹ رہ گیا تھا۔ اس ایک ہفتے میں وہ ہر روز تین گھنٹے پریکٹس کرتا رہا تھا۔ اس چیز نے بڑی حد تک اسے سہارا دیا تھا' ورنہ وہ ذہنی طور پر بھی دیوالیہ ہوجاتا۔ وہ وائی ایم سی اے کے بار میں بیٹھا ارزاں ترین مشروب کی چسکیاں لے رہا تھا اور ایسا محسوس کررہا تھا' جیسے وہ کسی پہاڑ تلے دب کر رہ گیا ہے۔ اس نے بارٹینڈر کو ادائیگی کی اور باہر نکل آیا۔ سرد موسم اور سبز مشروب سے محرومی نے مل کر اس کی ٹانگ کی اذیت میں بے پناہ اضافہ کردیا تھا۔ وہ عمارت کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ لفٹ میں بیٹھ کر وہ اوپر چلا آیا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہاں بیٹھ کر وہ سکون سے اپنے

مسائل پر غور کر سکے گا۔ ڈیسک کے عقب میں کریکر موجود تھا "آج کوئی خاص میچ ہے؟" ٹیٹ نے اس سے پوچھا۔

"چھ بجے ایک اچھا میچ ہونے والا ہے۔ بیری بمقابلہ ڈاکٹر ٹونی............ کورٹ نمبر دو میں۔" کریکر نے جواب دیا۔ "بیری یہاں کا سب سے اچھا کھلاڑی ہے جبکہ ڈاکٹر ٹونی پوری ریاست کے بہترین کھلاڑیوں میں سے ایک ہے۔ امید ہے' بہت سخت مقابلہ ہو گا۔"

ٹیٹ نے شیٹ پر دستخط کردیئے اور میچ دیکھنے کی نیت سے چل پڑا۔ ممکن ہے' کھیل دیکھتے ہوئے مسائل کا کوئی حل سجھائی دے جائے۔

کورٹ نمبر دو میں بیری اور ڈاکٹر ٹونی میچ کے آغاز سے قبل ہاتھ پاؤں کھولنے کے لئے پریکٹس کر رہے تھے۔ پندرہ فٹ اوپر تماشائیوں کی گیلری میں اس وقت ایک ہی تماشائی موجود تھا۔ اس کی نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں لیکن درحقیقت وہ انہیں نہیں دیکھ رہا تھا۔ اس وقت اس کے ذہن میں بہت سارے خیالات اس طرح گردش کر رہے تھے' جیسے کسی بند کمرے میں پھنسے ہوئے پرندے چکراتے پھر رہے ہوں۔ دونوں ہاتھوں میں سر تھامے ٹیٹ سوچ رہا تھا کہ اس کا اگلا قدم کیا ہونا چاہئے۔ اسے نہ صرف فیصلہ کرنا بلکہ تیزی سے عمل بھی کرنا تھا۔ وائی ایم سی اے کا کلرک اسے بتا چکا تھا کہ اگلے روز تک اگر اس نے کرایہ ادا نہ کیا تو اس کا سامان سڑک پر پھینکوا دیا جائے گا۔ پریشان کن خیالات کی یلغار کے باوجود وہ اپنی توجہ دونوں کھلاڑیوں پر مرکوز کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

☆-----------☆-----------☆

"ریڈی؟" بیری نے پوچھا۔

"ایک منٹ۔" ڈاکٹر نے کہا اور دستانے اتار کر کورٹ کی دائیں جانب والی کنکریٹ کی بنی ہوئی دیوار سے ہاتھ رگڑنے لگا۔ بعض کھلاڑی ہاتھوں کو حرارت دینے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں۔ ہاتھ سرد ہو تو بہت جلد سوج کر تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔ بیری

بھی اپنے ہاتھ ایک دوسرے سے رگڑ رہا تھا۔

"میں تیار ہوں۔" ڈاکٹر ٹونی نے کہا۔

بیری نے گیند ڈاکٹر کی طرف اچھال دی۔ ڈاکٹر نے اس کی گیند ایک ہاتھ میں اور اپنی گیند دوسرے ہاتھ میں رکھتے ہوئے دونوں کا موازنہ کیا۔ پھر انہیں اچھال کر جائزہ لیا اور اپنی گیند بیک کارنر میں رکھ دی' جہاں وہ کھیل کے دوران حارج نہیں ہو سکتی تھی۔ بیری کی دی ہوئی گیند کا باؤنس بہتر تھا۔ "سروس کے لئے تھرو؟" ڈاکٹر نے پوچھا۔ بیری نے اثبات میں سر ہلادیا۔ وہ دونوں عقبی دیوار سے جا لگے۔ اب انہیں یہ فیصلہ کرنا تھا کہ پہلی سروس کون کرے گا۔ ڈاکٹر نے گیند سامنے والی دیوار پر ماری۔ گیند فرش سے محض دو انچ اوپر ٹکرائی تھی۔ بیری تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کی ہٹ دیوار اور فرش کے جوڑ سے ٹکرائی تھی۔ "واہ' واہ' آج تو بہت زور میں معلوم ہوتے ہو۔" ڈاکٹر نے اسے داد دی۔ "ٹھیک ہے............ سروس کرو۔"

بیری سروس ایریا کی طرف بڑھ گیا۔ وہ پانچ فٹ چوڑی ایک مستطیل جگہ تھی' جو سامنے کی دیوار اور عقبی دیوار کے وسط میں واقع تھی۔ ڈاکٹر ٹونی دیوار کے قریب جھک کر کھڑا ہوگیا۔ وہ سروس ریسیو کرنے کے لئے تیار تھا۔ گیلری میں بیٹھے ہوئے ٹیٹ نے پہلو بدلا۔ اب وہ اپنی پریشانیاں بھول گیا تھا اور کھیل میں دلچسپی لے رہا تھا............ بیری نے گیند اچھال کر سامنے والی دیوار کی طرف ہٹ کیا۔ ہٹ اتنی تیز تھی جیسے رائفل سے نکلی ہوئی گولی۔ گیند ایک سیاہ لکیر کی طرح پہلو کی دیوار کو چھوتی ہوئی عقبی دیوار سے ٹکرائی۔ ڈاکٹر نے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی۔ سروس کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ گیند سامنے والی دیوار سے ٹکرانے کے بعد' عقبی دیوار سے ٹکرانے سے پہلے فرش پر ٹپہ کھائے۔ بیری نے دوبارہ سرو کیا۔ وہ یقیناً ایک خوب صورت ڈرائیو تھا۔ گیند پہلو کی دیوار کے قریب سے گزرتی ہوئی عقبی دیوار سے ٹکرا کے بہت نیچی رہ گئی۔ ڈاکٹر نے غوطہ لگا کر اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ گیند کو سامنے والی دیوار تک نہ پہنچا سکا۔ بیری کو پہلا پوائنٹ مل گیا۔

اب ڈاکٹر اپنے تجربے اور کورٹ سے متعلق معلومات کو بروئے کار لا رہا تھا۔ اس نے بیری کو عقبی دیوار کے قریب محدود رکھنے میں کامیابی حاصل کرلی۔ نتیجتاً بیری سے غلطیاں سرزد ہونے لگیں ڈاکٹر' بیری کو بہت نیچے کھیلنے پر مجبور کر رہا تھا۔ پہلے گیم میں ڈاکٹر نے بیری کو سامنے والی دیوار کے قریب بھی نہ پھٹکنے دیا۔ یہی وجہ تھی کہ بیری شاٹ نہ کھیل سکا لیکن ڈاکٹر سے بھی ایک غلطی سرزد ہوگئی تھی۔ اس نے اپنے نوجوان حریف کے اسٹیمنا کے بارے میں درست اندازہ نہیں لگایا تھا۔ اس کا پتا اسے پہلے گیم میں نہیں چلا لیکن دوسرے گیم میں تھکن نے اس کے فٹ ورک کو تباہ کر ڈالا بیری کے شاٹ اس کی پہنچ سے دور ہونے لگے۔ ڈاکٹر نے کھیل ست کرنے کی کوشش کی اور چھت والے شاٹس کا سہارا لیا۔ گیند پورے کورٹ میں ناچتی پھر رہی تھی لیکن اب نوجوان بیری اس کے بس کا نہیں رہا تھا۔ وہ ڈاکٹر کو نچا رہا تھا جبکہ ڈاکٹر کا اسٹیمنا جواب دے رہا تھا۔

ٹیٹ اب پھر کھیل میں محض واجبی دلچسپی لے رہا تھا۔ وہ اپنے مسئلے کا حل تلاش کرنے کی فکر میں تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ایک سو ڈالر بھی مل جائیں تو یہاں سے نجات مل سکتی ہے۔ کار جہنم میں جائے' وہ ٹرین کے ذریعے سفر کر سکتا ہے لیکن سوال یہ تھا کہ سو ڈالر آئیں گے کہاں سے۔ گزشتہ پندرہ منٹ کی سوچ بچار کے بعد اسے اس مسئلے کا ایک ہی منطقی حل سوجھ سکا تھا جو اس کی نظروں کے سامنے ہی تھا۔ وہ نوجوان غالباً کورٹ کو اپنے مدمقابل کے پسینے میں غرض کرنے کا تہیہ کئے ہوئے تھا' اس نے جو جوتے اور دستانے پہنے ہوئے تھے' وہ سو ڈالر سے کم کے نہیں تھے۔ اس کا کٹ بھی شاندار تھا اور اس کے متمول ہونے کی گواہی دیتا تھا۔

میچ ختم ہوگیا۔ ڈاکٹر ٹونی بے حال ہو رہا تھا۔ اس کا سانس سینے میں نہیں سما رہا تھا۔ بیری کی جوانی اور فٹنس نے اس کی برتری ثابت کردی تھی۔ پہلا گیم ہارنے کے بعد اس نے آخری دونوں گیم جیت لئے تھے۔ یہ ڈاکٹر ٹونی پر اس کی پہلی فتح تھی۔ اس کے دستانے پسینے میں تر تھے۔ اس نے ڈاکٹر ٹونی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ "آپ بہت اچھا کھیلے۔" اس نے کہا۔

"بیری' تم زیادہ اچھا کھیلے ہو۔" ڈاکٹر ٹونی نے فراخ دلی سے اعتراف کیا۔

"میرا خیال ہے' میں کچھ دیر پریکٹس کروں گا۔"

"پھر کھیلیں گے۔"

"ضرور............ میرا خیال تھا کہ آج قسمت میرے ساتھ ہے۔"

"جب بھی یہاں آنا ہوا' میں تمہیں کال کروں گا۔" ڈاکٹر نے کورٹ کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی بیری مسکرایا۔ اسٹیٹ چیمپئن اس سے دوبارہ میچ کھیلنے کا خواہش مند تھا۔ پھر وہ بائیں ہاتھ کے شاٹس کی پریکٹس میں مصروف ہوگیا۔ اس کے بائیں ہاتھ کے شاٹس بے جان ہوتے تھے اور یہ ایک کمزوری تھی۔ وہ دائیں ہاتھ کا پیدائشی کھلاڑی معلوم ہوتا تھا۔ ٹیٹ نے یہ بات بڑی دلچسپی سے نوٹ کی تھی۔ اس نے بلند آواز میں کہا۔

"اگر تمہارے پاس اچھے شاٹس ہوتے تو تم بہت اچھے کھلاڑی ہوتے۔"

بیری نے مڑ کر ادھر ادھر دیکھا' گیلری میں کوئی موجود تھا۔ اس نے بے یقینی اور بدمزگی سے اس شخص کو دیکھا جو تاریکی سے نکلا اور گیلری کی ریلنگ پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہوگیا۔

"اگر ہینڈ بال کا کھلاڑی ہونے کی وجہ سے تمہیں مصلوب کردیا جائے تو یقین کرو' تم معصومیت اور بے خبری کے عالم میں مروگے۔" خالی کورٹ میں ٹیٹ کی آواز گونج کر رہ گئی۔ "ہی ہی ہی............" جملہ پورا کر کے وہ عجیب سے انداز میں ہنس پڑا۔

"اگر یہ کورٹ مزید ایک گھنٹے کے لیے میرے نام پر ہوتا تو میں یقیناً تمہیں ہینڈ بال سکھانے میں خوشی محسوس کرتا۔" بیری نے بھڑک کر کہا۔

"واہ' ہی ہی ہی ہی............" ٹیٹ پھر ہنسا۔ "کیا خوب اتفاق ہے۔ اگلے ایک گھنٹے کے لئے یہ کورٹ میرے نام ہے لیکن میچ شرط کا ہوگا۔"

"بڑی خوشی سے میرے دوست۔"

"تم کتنی رقم گنوانے کے متحمل ہوسکتے ہو لڑکے؟"

"یہ تو تم ہی بتاؤ گے پاپا۔"

"پچیس ڈالر فی گیم اور پچاس ڈالر فی میچ کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"منظور............ اب جلدی سے کٹ لے آؤ۔" بیری اسے دیکھ کر مسکرایا اور سوچا کہ اس رقم سے سوسن کی شاندار دعوت کی جاسکتی ہے۔

"میں ابھی آیا۔" ٹیٹ گیلری کے سایوں میں مدغم ہوگیا۔

دس منٹ بعد ٹیٹ تیار ہوکر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں' اس کے پاس موجود آخری گیند تھی۔ دستانے پہننے سے پہلے اس نے گرم پانی کا نل کھول کر دونوں ہاتھ گرم پانی کے نیچے خاصی دیر تک رکھے تھے۔ اب وہ بے فکر تھا۔ سو ڈالر کی ایک آسان آسامی پھنس گئی تھی۔ شاید روٹھی ہوئی قسمت پھر اس کی طرف متوجہ ہو رہی تھی۔ بیری ہال وے میں اس کا منتظر تھا۔ اس کا سارا جسم ابھی تک پسینے میں بھیگا ہوا تھا۔ یہ کھیل بہت سخت تھا اور وہ اسے بڑی جانفشانی سے کھیلنا پسند کرتا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اسے اس کھیل سے عشق تھا۔ اس نے ٹیٹ کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو وہ حیران رہ گیا۔ اسے چیلنج کرنے والا لنگڑا کر چل رہا تھا۔ اس نے بمشکل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔ یہ میچ اسے کسی شناسا کی طرف سے کیا جانے والا بے رحمانہ مذاق محسوس ہونے لگا۔ اگر یہ بات نہیں تھی تو شاید اس کا حریف پاگل تھا۔ تاہم بیری نے فیصلہ کیا کہ وہ ضرور کھیلے گا۔

ٹیٹ کی جرسی اور نیکر دونوں پر بوسٹن وائی ایم سی اے لکھا ہوا تھا۔ اس کا بایاں پاؤں سکڑا ہوا اور بری طرح جھکا ہوا تھا............ نیو آرلینز اسپتال میں علاج کے بعد بھی اسے اس ٹانگ کے چھ مزید آپریشن کرانا پڑے تھے۔ "تم واقعی کھیلنا چاہتے ہو؟" بیری نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔

"یقیناً" ٹیٹ نے کہا اور مشق کرنے لگا۔ اس دوران میں بیری بار بار گیلری کی طرف دیکھتا رہا کہ شاید مذاق کرنے والا بھی نظر آجائے اسے یقین تھا کہ یہ ایک مذاق ہی ہے۔ ٹیٹ نے حسب معمول مختصر سی پریکٹس کی۔ مقصد صرف ہاتھ پاؤں کھولنا تھا۔ اس عرصے میں اس نے بیری کو اپنے کھیل کے متعلق کچھ سمجھنے کا کوئی موقع نہیں دیا تھا۔

"کیا تم سنجیدہ ہو؟" بیری نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں پوچھا۔

"میں تیار ہوں۔" ٹیٹ پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"لاؤ' اپنی گیند دکھاؤ۔" بیری نے کہا۔ ٹیٹ نے گیند اس کی طرف اچھال دی۔ بیری نے اسے اچھالا اور شاٹ کھیلا۔ گیند بہت عمدہ تھی۔ ٹیٹ نے شاٹ کی تعریف کی۔

"شکریہ۔" بیری نے کہا۔ "تمہاری گیند نئی معلوم ہوتی ہے اسی سے کھیلیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔ آؤ اب دیکھیں کہ تم اپنی رقم بچانے کے لئے کیا کرتے ہو۔"

"سروس تھرو؟"

"تم ہی کرو۔ تمہیں ضرورت پڑے گی۔"

دونوں نے ایک دوسرے سے اپنا تعارف کرایا۔ پھر بیری سرہلاتا ہوا سروس زون کی طرف بڑھ گیا۔ ٹیٹ عقبی دیوار سے جا لگا۔ بیری نے غور سے مدمقابل کے کھڑے ہونے کا انداز دیکھا۔ پھر اس نے کوشش کرکے اس خیال کو ذہن سے جھٹکا کہ وہ ایک معذور شخص سے مقابلہ کررہا ہے۔ اس نے توجہ میچ پر مرکوز کرتے ہوئے سوچا کہ میچ جلد ازجلد بھگتانے کی کوشش کرے گا۔ ویسے بھی چیلنج اس نے نہیں کیا تھا۔ آم کے آم' گٹھلیوں کے دام' پریکٹس کی پریکٹس اور سو ڈالر الگ۔ اس کی پہلی سروس لاجواب ثابت ہوئی۔ مدمقابل اپنی جگہ سے ہل ہی نہیں سکا تھا۔ پہلی ہی سروس میں مقابل کی ایک کمزوری بھی عیاں ہوگئی تھی۔ اس کا بایاں ہاتھ رواں نہیں تھا۔ جب بھی پوائنٹس کی ضرورت پڑی' وہ اس کمزوری سے فائدہ اٹھا سکتا ہے............ لیکن وہ یہ نہیں دیکھ سکا تھا کہ ٹیٹ نے ہلنا چاہا ہی نہیں تھا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ بیری کی توجہ سامنے کی دیوار کی طرف ہے۔ اس نے بے پروائی سے گیند کو' کورٹ کے وسط میں ڈیڈ ہونے دیا۔ اس کا منصوبہ یہ تھا کہ پہلا گیم نرم ہونا چاہئے۔ وہ شکار کو ابتدا ہی میں خوفزدہ کرنے کا قائل نہیں تھا۔

دوسری سروس ٹیٹ کی دائیں جانب آئی۔ وہ بھی نیچا اور تیز شاٹ تھا۔ اس مرتبہ

یری نے مڑ کر دیکھا تھا۔ یہ ایک بڑی غلطی تھی' جس نے اسے ریٹرن دینے کی پوزیشن میں نہیں چھوڑا تھا۔ یہ کھیل تھا ہی ایسا کہ اس میں ایک ثانیئے کی بے پروائی ایک پوائنٹ کا نقصان ثابت ہوتی تھی............ پھر یہ بھی ممکن تھا کہ وہ بے پروائی مزید مہنگی ثابت ہو۔ پلٹ کر مقابل کی طرف دیکھنے کے دوران' گیند اس کے چہرے پر بھی لگ سکتی تھی' ناک کی ہڈی ٹوٹ سکتی تھی۔ آنکھیں زخمی ہو سکتی تھیں' کانوں کے پردے پھٹ سکتے تھے۔ لیکن بیری سے یہ بے پروائی اس کی خود اعتمادی کی وجہ سے سرزد ہوئی تھی' اسے یقین تھا کہ بڈھا ٹیٹ اس کی سروس ریٹرن نہیں کر سکے گا لیکن ٹیٹ کا ردعمل خلاف توقع ثابت ہوا۔ وہ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے گیند کو سامنے والی دیوار کے نچلے حصے کی طرف ڈرائیو کیا۔ ٹھک کی آواز سنائی دی۔ وہ ایک کامل کِل شاٹ' تھا۔

"بہت خوب۔" بیری نے اسے داد دی۔ پھر عقبی دیوار کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے خود کو یاد دلایا کہ بڈھے کا دایاں ہاتھ بہت تیز معلوم ہوتا ہے۔ اب ٹیٹ کی سروس تھی۔ اس نے گیند کو تین مرتبہ اپنے سامنے فرش پر اچھالا' اس مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے بیری کے کھڑے ہونے کے انداز کا جائزہ لیا۔ لڑکا بائیں جانب جھکا ہوا تھا یعنی اپنی کمزوری کا اسے خود بھی احساس تھا۔ ٹیٹ جھکا۔ اس کی حرکت اس قدر تیز تھی کہ بیری اسے محسوس بھی نہ کر سکا۔ دیکھنا تو دور کی بات تھی۔ ٹیٹ نے ڈرائیو کرتے ہوئے کلائی کو تیزی سے حرکت دی تھی۔ گیند بیری کے بائیں پہلو کی طرف آئی۔ وہ نہ تو تیز تھی اور نہ ہی اسے ریٹرن کرنا مشکل معلوم ہوتا تھا' لیکن گیند فرش سے اٹھ کر تیزی سے دائیں طرف گھوم گئی۔ بیری کے بائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی سخت ربر سے ٹکرائی اور اسے تکلیف کا احساس دلا گئی۔

"ایک............ ایک.. ...." ٹیٹ نے اعلان کیا۔

بیری نے زہریلے انداز میں بڈھے کو دیکھا اور خود کو اپنی بے پروائی پر کوسنے لگا۔ وہ جھک کر کھڑا ہو گیا اور اگلی سروس کا انتظار کرنے لگا۔ ٹیٹ کی اگلی سروس بھی اسی جگہ آئی تھی' بیری محتاط انداز میں اسپن کا اندازہ لگاتے ہوئے آگے بڑھا۔ اس مرتبہ بھی اس

کے پاس وقت کی کمی نہیں تھی لیکن اس بار گیند میں نہ تو باؤنس تھا اور نہ ہی اسپن تھی۔ وہ اس طرح ڈیڈ ہوگئی جیسے سروس کرنے والے نے اسے کسی ڈور سے باندھ رکھا ہو۔ بیری تیزی سے گیند کی طرف جھپٹا لیکن گیند اس کی پہنچ سے کم از کم چھ انچ دور تھی۔

"ایک............ دو............" ٹیٹ نے کہا۔ اس کے بعد ٹیٹ نے تین بار مزید سروس کی۔ بیری کسی ایک کو بھی نہ سمجھ سکا۔ ریٹرن کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ پھر اس نے جان بوجھ کر سروس پوائنٹ ہار دیا۔ اب سروس بیری کے پاس تھی اور اسکور ایک کے مقابلے میں پانچ تھا۔

اب بیری' ٹیٹ کے داہنے ہاتھ سے خوفزدہ تھا۔ اس نے ٹیٹ کو بائیں کارنر کی طرف کھیلنے کا موقع دیا۔ اس کی توجہ سامنے والی دیوار پر مرتکز تھی۔ وہ کوئی خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس نے ٹیٹ کی بڑبڑاہٹ سنی۔ گیند اس کے قدموں کی طرف لوٹ آئی تھی۔

"پانچ............ دو............" بیری نے کہا اور مسکرادیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ بڈھے ٹیٹ کو مستقلاً بائیں کارنر میں کھلائے گا۔ اسے یقین تھا کہ میچ کے اختتام پر اس کے مقابل کی مایوسی قابل دید ہوگی لیکن ٹیٹ نے پہلا گیم ۱۸۔ ۲۱ کے اسکور پر جیت لیا۔ اگر وہ جان بوجھ کر غلطیاں نہ کرتا تو اسکور میں زیادہ نمایاں فرق ہوتا لیکن وہ لڑکے کو ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔ اس کا مقصد صرف رقم جیتنا تھا۔ وہ ساکھ بنانے کے لئے نہیں کھیل رہا تھا۔ اسے صرف یہ یاد تھا کہ وہ پچپن ڈالر جیت چکا ہے۔

دوسرا گیم ٹیٹ نے ۱۷۔۲۱ سے جیتا۔ اس گیم میں اس نے بیری کو بچوں کی طرح کھلایا تھا۔ بیری نے بڑی محنت کی لیکن ٹیٹ کے شاٹس اور ڈرائیو اس کی پہنچ سے کچھ دور رہ جاتے تھے۔ ٹیٹ نے بیری کو دیوانوں کی طرح پورے کورٹ میں نچادیا۔ بیری کو ایک ایک پوائنٹ کے لئے سرتوڑ کوشش کرنا پڑی تھی۔ ٹیٹ کا کمال یہ تھا کہ اس نے لڑکے کو اس امر کا احساس ہی نہ ہونے دیا تھا کہ اسے کھلایا جارہا ہے۔ دوسرے گیم کے اختتام پر بیری بری طرح ہانپ رہا تھا جبکہ ٹیٹ پہلے کی طرح تروتازہ تھا۔ اس نے لڑکے کو اپنی تازگی

دکھانے کے لئے کچھ دیر پریکٹس لی۔ دوسرے گیم کے بعد بیری نے پانچ منٹ آرام کیا۔

"اب ایک گیم رہ گیا ہے۔" بیری نے کورٹ میں آتے ہوئے کہا۔ وہ مایوس نظر آرہا تھا۔ اس کا بھیگا ہوا لباس اس کے جسم سے چپکا ہوا تھا۔ وہ پسینے میں نہا رہا تھا۔

تیسرا گیم آخری گیم تھا۔ ٹیٹ نے اسے جلد ختم کرنا مناسب سمجھا۔ اس مرتبہ اس کا فٹ ورک اور پھرتی قابل دید تھی۔ گیند اس طرح حرکت کررہی تھی جیسے اس کا کنٹرول سوئچ ٹیٹ کے ہاتھ میں ہو۔ وہ پوری طرح ٹیٹ کی مرضی کے تابع معلوم ہورہی تھی۔ فائنل گیم میں ٹیٹ نے اپنی مہارت کا بھرپور مظاہرکیا۔ متنوع اسپن' پاس شاٹس' سیلنگ شاٹس' غرضیکہ بیری کے لئے وہ گیم ایک سبق کی حیثیت رکھتا تھا۔ دوڑتے دوڑتے بیری کا برا حال ہوگیا۔ اب اس کی ٹانگیں لرزنے لگی تھیں۔ ایسا کھیل اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔وہ گیم ٹیٹ نے ۱۔۲۱ سے جیتا۔ بیری کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔

ٹیٹ نے بیری کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ "اچھا میچ رہا۔" اس نے خوش دلی سے کہا۔

بیری نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ نظرانداز کردیا اور کورٹ سے نکل کر لاکر روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی خاموشی میں برہمی اور صدمے کا امتزاج تھا۔ ٹیٹ تیزی سے اس کے پیچھے بڑھا۔ آخر اسے سوا سو ڈالر بھی لینا تھا۔ بیری نے ایک جھٹکے سے اپنا لاکر کھولا

"میرے پاس صرف پچھتر ڈالر ہیں۔ بقیہ پچاس ڈالر کا چیک دے دوں گا۔" اس نے کہا۔

"لوکل چیک ہے' نا؟ اور تمہاری شناخت؟" ٹیٹ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"کیا؟" بیری کو غصہ آگیا۔

"ارے یار! مذاق کررہا تھا۔" ٹیٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔ "میں چیک قبول کرلوں گا۔ ٹھیک ہے۔"

بیری نے چیک لکھا اور اسے سبز نوٹوں کے درمیان ٹھونس کر ٹیٹ کی طرف بڑھا دیا۔ ٹیٹ نے رقم جرسی کی جیب میں رکھ لی۔

"ایک بات بتاؤں لڑکے۔" اس نے کہا۔ "تھوڑی سی کوچنگ کی ضرورت ہے۔ تم اچھے کھلاڑی ثابت ہوسکتے ہو۔"

"کیا بکواس ہے۔" بیری بھنا گیا۔ اس کا بس چلتا تو وہ ٹیٹ کے دانت توڑ ڈالتا لیکن وہ چپ چاپ باہر نکلنے کے سوا کچھ بھی نہ کر سکا۔ اسے شدت سے اپنی توہین کا احساس ہو رہا تھا۔ اس وقت وہ کسی شناسا کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"آؤ' کچھ پیئں اور کھیل کے متعلق گفتگو کریں۔"

بیری نے اسے نگاہوں میں تولا۔ "یار' اب میرا پیچھا چھوڑ دو۔" اس نے کہا اور شاور کے نیچے پہنچ گیا۔ نہا کر وہ باہر نکلا تو اسے کاؤنٹر سے ٹکا کھڑا ٹیٹ نظر آیا۔ بیری کو احساس تھا کہ اس نے کورٹ میں ٹیٹ کے ساتھ بڑی بداخلاقی برتی تھی۔ اب وہ اس کی تلافی کرنا چاہتا تھا۔

ٹیٹ کاؤنٹر کلرک کی طرف پچاس ڈالر بڑھا رہا تھا۔ "یہ لو' میرا حساب صاف ہو گیا۔ میرا چیک آ گیا ہے۔"

کلرک آٹھ ڈالر لوٹانے کے لئے گن رہا تھا کہ ٹیٹ کی نظر بیری پر پڑ گئی۔ اس نے کلرک کے ہاتھ سے نوٹ چھین لئے۔ کلرک حیران ہو گیا۔ نیویارک اسٹیٹ میں ہینڈبال پر شرطیں لگانا خلاف قانون تھا۔ ٹیٹ نہیں چاہتا تھا کہ بیری کلرک کے سامنے میچ کا تذکرہ کرے۔ بیری تو وہیں کا رہنے والا تھا جبکہ خود ٹیٹ وہاں اجنبی تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ایسے معاملات میں حکام جانبداری سے کام لیتے ہیں اور سارا نزلہ اجنبیوں پر گرتا ہے۔

"مجھے تم پر اعتبار ہے۔" اس نے نوٹ جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"اے ذرا رکو............" پیچھے سے آواز آئی۔ ٹیٹ نے سنی ان سنی کر دی۔ وہ تیز قدموں سے چلتا رہا۔ وہ کم از کم کلرک کی حد سماعت سے نکل جانا چاہتا تھا۔

"مجھے تم سے بات کرنا ہے۔" بیری نے اسے پکارا۔

ٹیٹ نے پلٹ کر دیکھا۔ کلرک اپنے کسی کام میں مصروف ہو گیا تھا۔ ٹیٹ رک گیا۔

"ڈرنکس کے بارے میں کیا خیال ہے؟" بیری نے پوچھا۔

"ضرور............ کہاں چلیں؟"

"قریب ہی ایک بار ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔ چلو۔" وہ دونوں بار کی طرف چل دیئے۔

بار ٹینڈر جوائے بھی ہینڈ بال کا اچھا خاصا کھلاڑی تھا۔

"میں نے سنا ہے' ڈاکٹر لقمہ تر ثابت ہوا؟" اس نے بیری کی مزاج پرسی کے بعد میچ کا تذکرہ چھیڑا۔

"اس شہر میں کوئی راز' راز نہیں رہتا۔" بیری نے جواب دیا۔

تو اتنی دیر کیوں لگی یہاں تک آنے میں؟"

"ایک اور میچ کھیلا تھا۔"

"کس سے؟"

"ان سے ملو۔ ان کا نام............ اور............ کیا نام ہے تمہارا؟"

ٹیٹ نے اپنا نام بتایا۔ جواباً جوائے نے اپنا تعارف کرڈالا۔

"تم یہیں کہیں رہتے ہو؟" جوائے نے مشروب پیش کرنے کے بعد ٹیٹ سے پوچھا۔

"مسافر ہوں اور جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا ہوں۔"

"رہائش کہاں ہے؟"

"امریکا میں............ اور امریکا بہت بڑا ہے۔ میں ایک سیلانی آدمی ہوں۔"

"لڑکے' تم نے اس کا کیا حشر کیا؟" جوائے بیری سے مخاطب ہوگیا تھا۔

"معاملہ اس کے برعکس ثابت ہوا۔" بیری کو جواب دینا پڑا۔ ویسے وہ اس موضوع پر گفتگو کرنا نہیں چاہتا تھا۔

"واقعی............ مسٹر ٹیٹ کل میں آپ سے کھیل کر دیکھوں گا۔"

"اور کتنی رقم ہارنا پسند کرو گے؟" ٹیٹ نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"اوہ............ بیری کیا یہ صاحب تمہارے بٹوے میں نقب لگا چکے ہیں؟"

"تم فکر مت کرو۔" بیری نے چڑ کر کہا۔ "لاؤ............ ہمارے گلاس بھر دو۔"

ٹیٹ نے بار کا جائزہ لیا۔ وہاں کافی ہجوم تھا۔ فضا میں بیئر اور سگریٹ کی ملی جلی بو رچی ہوئی تھی۔ ٹیٹ مسکرایا۔ اسے یہ سب بہت اچھا لگ رہا تھا' جیب بھری ہوئی تھی جبکہ ایک اور مچھلی چارہ نگل چکی تھی۔ معاملات ٹھیک ٹھاک جا رہے تھے۔

"ہاں۔ اب بتاؤ' تمہاری کامیابی کا راز کیا ہے؟" بیری نے ٹیٹ کو چونکا دیا۔ "تم شاٹس کو کس طرح اپنے حریف سے دور رکھتے ہو۔ میں نے پہلے کسی کو اس طرح کھیلتے نہیں دیکھا۔ کیا تم عالمی چیمپئن ہو؟............ لیکن میں نے کبھی نہیں سنا............"

"اگر تمہارا اشارہ جیکب اور ہیبر جیسوں کی طرف ہے تو میرا جواب نفی میں ہے۔ وہ نیشنل ہینڈبال ایسوسی ایشن کے ٹائٹل کے لئے کھیلتے ہیں اور فائنل تک پہنچنے کے لئے انہیں صرف آؤٹ آف پریکٹس کاروباریوں کو شکست دینا پڑتی ہے۔"

"تم این ایچ اے سے ناراض معلوم ہوتے ہو؟"

"وہ احمقوں کا ٹولہ ہے۔ جیکب اور ہیبر دو ہی اچھے کھلاڑی ہیں اور انہیں صرف شہرت کی ہوس ہے۔ میں بتاؤں لڑکے' اس ملک کے بہترین کھلاڑی ان احمقانہ ٹورنامنٹس میں حصہ نہیں لیتے۔ تم نے تو ان کھلاڑیوں کے نام بھی نہیں سنے ہوں گے۔"

"اور تم کیا چیز ہو؟"

"تم سے مطلب؟ کیا تم کوئی کتاب لکھ رہے ہو؟"

"برہم ہونے کی ضرورت نہیں۔ یونہی پوچھ رہا تھا۔"

"جاننا چاہتے ہو تو سنو۔ میں چھوٹے ٹورنامنٹس میں حصہ نہیں لیتا ہوں۔ میں شرط لگا کر بھی کھیلتا ہوں لیکن چھوٹی چھوٹی شرلیں' پرانے ساتھیوں یا کبھی کسی وکیل اور ڈاکٹر سے' جن کا فرض بنتا ہے کہ میرے ریٹائرمنٹ فنڈ میں عطیہ دیں۔"

"اب اس لسٹ میں ایک اکاؤنٹنٹ کو بھی شامل کر لو۔"

بیری نے جوائے کو مزید ڈرنکس لانے کا اشارہ کیا۔

"ہوں تو تم اکاؤنٹنٹ ہو۔ تمہیں اپنا کام پسند ہے؟" ٹیٹ نے پوچھا۔

"بس کام ہے............ اور اتنا مل جاتا ہے کہ کورٹس میں ہونے والا نقصان پورا کرلیتا ہوں۔"

"تم نے مجھ سے کھیل کر حماقت کی تھی۔ سمجھ میں آتی ہے یہ بات؟"

"کیا کہہ رہے ہو۔ جب تم لنگڑاتے ہوئے میری طرف بڑھ رہے تھے تو میں خود کو ٹھگ محسوس کررہا تھا۔ بڑی شدت سے احساسِ جرم ہوا تھا' مجھے۔"

ٹیٹ مخصوص انداز میں ہی ہی کرکے رہ گیا۔ بیری اپنے گلاس پر جھک گیا۔ یہ ہنسی اسے زہر لگتی تھی۔

"دیکھو لڑکے۔" ٹیٹ نے کہا۔ "میں تمہیں ہر روز لوٹ سکتا ہوں لیکن میں بھی ضمیر رکھتا ہوں۔" اس نے سگار کا گہرا کش لیا۔ "یاد رکھو' کسی ایسے شخص کا چیلنج کبھی قبول نہ کرو' جسے تم نے کھیلتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔ خاص طور پر ایک میچ کھیل کر تھکنے کے بعد۔"

"میں تھکا ہوا نہیں تھا۔ میں اس سے پہلے کئی بار مسلسل تین میچ بھی کھیل چکا ہوں۔" بیری نے احتجاج کیا۔

"ممکن ہے' اس بار ٹینڈر کے ساتھ یا اس جوکر کے ساتھ کھیلا ہو' جسے تم نے مجھ سے پہلے تھکا مارا تھا۔" ٹیٹ کا لہجہ تحقیر آمیز تھا۔ اس نے اپنی بات جاری رکھی۔ "پھر تم نے مجھے نیلے کپڑوں میں کھیلنے کا موقع دیا۔ دس پوائنٹ تو میں نے صرف اسی وجہ سے حاصل کرلئے تھے۔"

بیری ٹھٹک کر رہ گیا۔ بڈھے پر رحم کھانے میں وہ یہ بات نظرانداز کرگیا تھا۔

اگر بیری اب تک متاثر نہیں ہوا تھا تو بعد میں جو کچھ ہوا' وہ اسے متاثر کرنے کے لئے کافی تھا۔ ٹیٹ نے سگار اپنی ہتھیلی پر بجھایا اور اس دوران اس کے ہاتھ میں ذرا سی لرزش بھی نہیں نظر آئی۔ وہ ہاتھ گواہی دیتے تھے کہ ان کے مالک نے ہینڈ بال کے لاکھوں میچ کھیل کر انہیں سختی عطا کی ہے۔ پھر ٹیٹ نے خالی الذہنی کی کیفیت میں پتلون سے خیالی راکھ جھاڑی اور بچا کھچا مشروب حلق میں انڈیل لیا۔ بیری اور جوائے دونوں ہی اسے گھور رہے تھے' دونوں کے منہ کھلے ہوئے تھے۔

"ایک گلاس اور۔" ٹیٹ نے کہا۔ جوائے نے کسی پالتو کتے کی طرح اس کے حکم کی تعمیل کی۔

"تم بہت پیکٹر ہو۔" بیری نے کہا۔ وہ اب بھی ٹیٹ کے بائیں ہاتھ کو گھور رہا تھا۔ اسے توقع تھی کہ کسی بھی لمحے بڈھا چیخ پڑے گا۔ ہاتھ میں جلن غیر متوقع تو نہیں تھی۔

ٹیٹ کی ہی ہی پھر شروع ہو گئی۔ جوائے نے گلاس ٹھیک طرح سے میز پر رکھا بھی نہیں تھا کہ اس نے گلاس اٹھایا اور سبز مشروب ایک ہی گھونٹ میں حلق سے اتار لیا۔ پھر اس نے گلاس کو تھپتھپا کر گویا مزید مشروب طلب کیا۔ "دیکھو لڑکے' تم باصلاحیت ہو۔ مجھے کچھ محنت کرنا ہو گی۔ پھر تم کھیل کے ذریعے خاصی کمائی کر سکتے ہو۔" اس نے کہا۔ "میں تمہاری تربیت کروں گا۔ گدھے کی طرح تم سے کام لوں گا حتیٰ کہ تم تیار ہو جاؤ گے۔ پھر ہم شاہرہ کامرانی پر دوڑیں گے۔"

"اور یہ تربیت کتنے عرصے میں مکمل ہو گی؟"

"کم از کم دو ماہ اور زیادہ سے زیادہ جب تک میں تمہیں فٹ قرار نہ دوں۔"

"کیا میں ہینڈ بال کو پیشہ بنا سکتا ہوں؟"

"احمق' بکواس مت کرو۔" ٹیٹ نے اسے جھڑک دیا۔ "پیشہ بہت خراب لفظ ہے۔ یہ لفظ استعمال نہ کرو۔" بیری کے کان کو لویں سرخ ہو گئیں۔ ٹیٹ نے اپنی بات جاری رکھی۔ "تمہیں علم نہیں کہ ملک میں کتنے بڑے بڑے مہنگے اور شاندار کلب موجود ہیں اور وہاں لوگ اپنی جیبیں خالی کرنے کے لئے بیتاب بھی ہیں۔"

"کیا تم سنجیدہ ہو؟"

"ہونہہ' تم سے مذاق کروں گا۔ احمق' تم شہر شہر گھومو گے' اچھا کھاؤ گے' اچھا پہنو گے۔ جیب بھری ہوئی ہو گی۔ اس سے اچھی اور پُرکشش زندگی ممکن ہی نہیں۔" ٹیٹ نے شراب کا ایک طویل گھونٹ لیا۔ "عورتیں.......... ازل سے کھلاڑیوں پر مرتی آئی ہیں اور پھر ہینڈ بال جیسا مردانہ کھیل۔ تم محنت کرو گے' جیب بھرو گے اور لڑکیاں تم پر مریں

گی۔"

"اور تم؟" بیری کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ "تمہیں کیا فائدہ ہو گا؟"

"جو تم جیتو گے' اس کا نصف میرا ہو گا۔ میری کوچنگ کے بعد پہلے سال تم کم از کم ایک لاکھ ڈالر کما سکو گے۔ میں پچاس ہزار میں روپیٹ کر گزارا کر ہی لوں گا لیکن تمہیں میرے کہنے پر عمل کرنا ہو گا۔ ہر قسم کی آسائشیں تمہاری منتظر ہیں لیکن بنیادی بات کھیل سیکھنا ہے۔ میرا مطلب ہے حقیقی کھیل کو سمجھنا' جاننا اور سیکھنا ہے اور اس کام میں تمہارا گوشت' گاڑھا پسینہ بن کر بہہ جائے گا۔ پچیس سال پہلے میں ایسا ہی تھا' پیسہ میرے ہاتھ کا میل تھا اور ان دنوں میں ہاتھ بھی نہیں دھوتا تھا۔"

"تم زخمی کیسے ہوئے؟"

"نیو آرلینز میں ایک حادثہ پیش آیا تھا۔" ٹیٹ نے پھر مشروب کا گھونٹ لیا۔

"ہاں' تو کیا خیال ہے لڑکے؟"

بیری نے قہقہہ لگایا۔ "ملازمت چھوڑ دوں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ مارا مارا پھروں' جسے میں جانتا بھی نہیں۔"

"اگر کولمبس بھی تم جیسا ہی ہوتا تو ابھی تک خود کو اسپین میں گھلاتا رہتا اور تم بھی یہاں نہ ہوتے۔ عیش کرنے کے لئے خطرہ مول لینا بہت ضروری ہوتا ہے۔ پھر جب جی چاہے' تم دوبارہ اکاؤنٹ افسر بھی بن سکتے ہو۔"

"میں تمہارے ٹیکس کے معاملات نمٹا سکتا ہوں۔"

"انکم ٹیکس! میاں میں نے بیس سال سے اس منحوس فارم کی شکل نہیں دیکھی۔"

"یعنی............ یعنی تم نے اتنے عرصے سے انکم ٹیکس ادا نہیں کیا؟"

"اور کیا............ ایک مرتبہ ایک بھورا لفافہ میرے نام آیا تھا۔ میں نے اس پر لکھ دیا' وفات پا چکا' وہ دن ہے اور آج کا دن' انہوں نے دوبارہ مجھے تنگ نہیں کیا۔"

ہنسی روکنے کی کوشش میں بیری کو اچھو ہو گیا۔

"لڑکے' یہ رہا میرا نمبر۔ کوئی فیصلہ کرلو تو مجھے رِنگ کر دینا۔" ٹیٹ نے سنجیدگی سے کہا اور کاغذ کا ایک پُرزہ بیری کی طرف بڑھادیا۔

"یہ تو وائی ایم سی اے کا نمبر ہے۔"

"میں ہوٹلوں میں اپنی رقم ضائع نہیں کرتا برخوردار۔" ٹیٹ نے بچا کھچا مشروب حلق میں انڈیلا اور بیری کو سیلوٹ کرکے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ "شب بخیر' لڑکے۔" اس نے پلٹ کر کہا "میں شاید دو دن اور یہاں رکوں گا۔"

بیری اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ "باتیں کرنے کا ماہر ہے۔" اس نے جوائے سے کہا۔

"پینے کا بھی ماہر ہے۔ انیس ڈالر' پچانوے سینٹ۔" جوائے نے یاد دلایا۔

بیری نے اپنا سر پیٹ لیا۔ "خبیث! بل بھی ادا نہیں کیا۔"

پھر اس نے جیب سے کریڈٹ کارڈ نکال کر کاؤنٹر پر پٹخا۔

"کیا بات ہے۔ آج کیش نہیں ہے؟"

"ارے اس خبیث نے مجھے لوٹ لیا۔ پھوٹی کوڑی بھی نہیں چھوڑی میرے پاس۔"

☆------------☆------------☆

بیری وہاں سے سیدھا گھر گیا۔ وہ بہت تھکا ہوا تھا لیکن اسے نیند بھی نہیں آرہی تھی۔ ٹیٹ کی پیش کش اسے ہیجان میں مبتلا کئے ہوئے تھی۔ خون اس کی رگوں میں تیزی سے گردش کررہا تھا۔ روچسٹر سرکس کی ملازمت کا تحفظ اپنی جگہ لیکن وہ یکسانیت سے اکتانے لگا تھا۔ کیوں نہ یہ پیش کش قبول کرلی جائے لیکن سوسن؟ اس کے اندر سے کسی نے پوچھا' کیا فرق پڑتا ہے؟ وہ شادی کے لئے یوں بھی تیار نہیں' کسی سوچ نے جواب دیا۔ ہارنے کے لئے ہے ہی کیا! ایک ملازمت۔ بے روزگار ہو جاؤ گے تو وہ بخوشی تم سے شادی کرلے گی' بیری نے بمشکل سر جھٹک کر سوچوں کا سلسلہ منقطع کیا۔ وہ خواب گاہ سے نکل کر کمرۂ نشست میں چلا آیا۔ اس نے ٹی وی آن کیا لیکن فوراً بند کردیا۔ اس کے جسم

یں سنسنی کی ایک لہر سی دوڑ رہی تھی۔ وہ چشم تصور میں خود کو ہینڈ بال کا میچ کھیلتے دیکھ رہا تھا۔ اس کا مخالف بری طرح ہار رہا تھا۔ بڈھا ٹیٹ بڑی بڑی رقمیں وصول کر رہا تھا اور............ ایک سے ایک حسینہ............ اس رات وہ بمشکل تمام سو سکا تھا۔

اگلی شام ریسٹورنٹ میں سوسن نے اس کی عدم توجہی فوراً محسوس کرلی۔ وہ اسے بولنے پر مجبور کرنے کی کوشش کرتی رہی لیکن وہ ہوں ہاں کر کے ٹالتا رہا۔ وہ بہت خوب صورت لگ رہی تھی لیکن بیری اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ اس نے یہ سوچ کر بیری کو اس کے حال پر چھوڑ دیا کہ کچھ دیر بعد وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر وہ دونوں کنسرٹ میں گئے۔ نیل ڈائمنڈ کے بارہ ہزار پرستاروں کی تالیوں کی گونج کے درمیان نیل ڈائمنڈ کے فن کا مظاہرہ بہت کامیاب ثابت ہوا لیکن بیری کسی اور ہی دنیا میں تھا۔ فیصلہ کن گفتگو کے لئے سوسن نے اپنے اپارٹمنٹ پہنچنے تک خود کو روکے رکھا۔ "کس چکر میں ہو؟ معلوم ہے پچھلے پانچ گھنٹے سے تم خلا میں تکتے رہے ہو۔"

"نہیں، کوئی خاص بات نہیں۔" بیری نے جواب دیا۔ نہ جانے کیا چیز اسے سوسن سے بھی سب کچھ چھپانے پر مجبور کر رہی تھی۔

یا تو مجھے بتا دو یا پھر سیدھے ہو جاؤ۔" سوسن نے بے حد خراب لہجے میں کہا۔

پہلی مرتبہ بیری کھل کر مسکرایا۔ "ٹھیک ہے۔" اس نے کہا۔ "کل میں نے ٹیٹ نامی ایک شخص سے ہینڈ بال کا میچ کھیلا تھا۔ اس نے میرا حلیہ بگاڑ دیا۔"

"چنانچہ اب تم خودکشی کرلو گے۔"

"نہیں، میچ کے بعد اس نے مجھے ایک پیش کش کی تھی۔" بیری نے کہا اور پھر سینے پر موجود تمام بوجھ اگل دیا۔ البتہ اس نے گفتگو میں لڑکیوں کا تذکرہ بڑی صفائی سے غائب کر دیا تھا۔

"تمہارا مطلب ہے، تم روچسٹر سرکٹس چھوڑ دو گے؟" سوسن نے حیرت سے پوچھا۔ "ایسے جذباتی فیصلے صرف ہیرو ہی پردہ سیمیں پر کرتے ہیں۔"

"مذاق سمجھ رہی ہو، میں اس پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہوں۔" بیری کے لہجے میں

ضد کا تاثر تھا۔

"بڑا عجیب سالگتا ہے' یہ سننا............ واقعی............؟"

"لیکن میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ وہ فراڈ بھی ہو سکتا ہے؟"

"تو کیا ہوا' تمہیں کوئی بڑا نقصان تو نہیں پہنچ سکتا؟"

"دیکھوں گا۔" بیری نے مدافعانہ انداز میں کہا۔

دیکھو بیری تم ضرورت سے زیادہ محتاط ہو۔ تم ہمیشہ تصویر کا منفی رخ سامنے رکھتے ہو۔" سوسن نے اسے چھیڑا اسے ہمیشہ سے بیری میں حوصلے کی کمی محسوس ہوتی تھی۔

بیری کا چہرہ خفت سے سرخ ہو گیا۔ "اگر مجھ میں احساس ذمے داری ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں بزدل ہوں یا خوفزدہ ہو جاتا ہوں۔"

"میں نے تم جیسا پیارا آدمی آج تک نہیں دیکھا' میں تم سے محبت کرتی ہوں لیکن تم لگے بندھے اصول کے تحت کام کرنے والے ایک روایت پرست آدمی ثابت ہوئے ہو۔ ذمے داری البتہ ایک مختلف چیز ہے۔"

"ایک منٹ............ میں نے تمہیں یہ سب کچھ اس لئے نہیں بتایا کہ تم اس حوالے سے میری کھنچائی کرو۔"

"میں تمہاری کھنچائی نہیں کر رہی ہوں۔ تم نے خود کو مقید کر رکھا ہے اور میں تمہیں آزاد دیکھنا چاہتی ہوں۔"

بیری صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ "تم غلط کہہ رہی ہو۔ میں جو جی چاہے کر سکتا ہوں۔ اچھی مدد کی تم نے میری! کیا میں ایسا بچہ ہوں جس کی ناک بہہ رہی ہے؟"

"سنو............ میں تم سے محبت کرتی ہوں اور میں' تمہیں محض موجود رہنے کے بجائے زندہ دیکھنا پسند کرتی ہوں۔"

وجہ کچھ بھی ہو' سوسن کا رویہ دھماکے کا سبب بنا تھا۔ بیری نے وہ کیا جو پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ وہ چیختا چنگھاڑتا سوسن کے اپارٹمنٹ سے نکل آیا۔ "میں تمہیں دکھا دوں گا کہ میں نہ تو بچہ ہوں اور نہ ہی ڈرپوک ہوں۔" باہر آ کر اس نے دروازہ بھی بہت زور سے

بند کیا تھا۔

سوسن چند لمحوں کے لئے تو سن ہو کر رہ گئی۔ پھر وہ مسکرائی اور اس نے ایک زور دار قہقہہ لگایا۔ واقعی' بیری کو تو غصہ آگیا۔ اس نے خود کلامی کی لیکن اسے یہ سب اچھا لگا تھا۔ بیری مشین کی طرح زندگی گزار رہا تھا' لگے بندھے معمولات تھے اور اس کے نزدیک وہ معمولات ہی پُرسکون زندگی کی ضمانت تھے اور ضمانت اس کے نزدیک بہت اہم تھی۔ سوسن نے خوش ہو کر سوچا کہ شاید اب وہ اپنی گرفت سے آزاد ہو رہا ہے۔

اسی شہر میں ایک اور شخص بھی یہی امید کر رہا تھا۔ ٹیٹ نے یہ جوا کھیلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس کے پاس جیب خرچ بھی موجود تھا۔ ایک گیلن سبز مشروب اس کے سوٹ کیس میں محفوظ ہو چکا تھا۔ اس نے کار کے سلسلے میں بھی فیصلہ کر لیا تھا۔ اگر وہ ایک ہفتے کے اندر کار کی مرمت کے ڈیڑھ سو ڈالر ادا نہ کر سکا تو سروس اسٹیشن کے مالک سے کہہ دے گا کہ کار اس کی ہوئی۔ ٹیٹ کو محسوس ہو رہا تھا کہ خوش بدن اکاؤنٹنٹ بیری' ہینڈ بال کا بہت بڑا کھلاڑی ثابت ہو سکتا ہے۔

☆============☆============☆

تین دن کے اندر اندر ٹیٹ دس ڈالر کے سوا سب کچھ خرچ کر چکا تھا۔ اب وہ پھر دباؤ میں تھا۔ آلو جیسی ناک والا ڈیسک کلرک آتے جاتے اسے سامان سڑک پر پھینکنے کی دھمکیاں دینے لگا تھا۔ بیری والا میچ الگ جان کو آگیا تھا۔ شرط والی بات کھل گئی تھی۔ یوں فرار کا راستہ بند ہو گیا تھا اور اب وہ میچ بھی نہیں کھیل سکتا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اس نے روچسٹر میں رک کر حماقت کی تھی۔ بیری نے اسے بڈھا شرابی سمجھ کر نظرانداز کر دیا تھا۔ اس کے باوجود ایک نامعلوم احساس نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ جس ٹورنامنٹ کی غرض سے وہ نکلا تھا' اس میں بہرحال ابھی دس دن باقی تھے لیکن وہ گھٹ کر رہ گیا' کہیں جا بھی نہیں سکتا تھا۔ پھر وہ احساس............ اسے لگتا تھا کہ بالآخر اس کی باری بھی آگئی ہے۔

لیکن اب احساسِ ضرورت' وجدان پر دھیرے دھیرے حاوی ہوتا جا رہا تھا۔ جلد ہی کچھ نہ ہوا تو اسے متبادل منصوبے پر عمل کرنا ہو گا۔ متبادل منصوبہ یہ تھا کہ وہ آدھی رات کو وہاں

سے نکل بھاگے گا۔

دوسری طرف بیری کا بھی کچھ اچھا حال نہیں تھا۔ اندرونی آوازوں نے اسے پریشان کرر کھا تھا۔ اس کے اندر کا اکاؤنٹنٹ تحفظ اور محفوظ کیریئر کے متعلق تقریر کرتا رہتا تھا لیکن اس کے وجود میں موجود باغی لحہ بہ لحہ قوی تر ہوتا جارہا تھا۔ وہ دلائل دیتا کہ آدمی کا پسندیدہ کھیل ہی سب سے اچھا کیریئر ہوتا ہے۔ رات کو وہ عظیم کھلاڑیوں سے خواب میں مقابلہ کرتا۔ اسے بڑے بڑے کلب دکھائی دیتے جن کا پہلے کبھی اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ درجنوں حسین لڑکیاں ایک دوسرے کو دھکیلتی نظر آتیں' محض عظیم بیری ویسٹ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے۔ پس منظر میں ٹیٹ موجود ہوتا۔ اس کے ہاتھ اپنی بھری ہوئی جیبوں میں ہوتے اور لبوں پر مسکراہٹ ہوتی۔ یہ خواب وہ تھے جو اس کی ان آرزوؤں کی نمائندگی کرتے تھے' جنہیں اس نے نہ جانے کب سے دبا رکھا تھا۔ اسے یاد تھا کہ پیر کو آفس میں کئی میٹنگز ہیں لیکن ان خواب ناک دنوں میں اس نے جان لیا تھا کہ وہ ان میٹنگز سے عاجز آچکا ہے۔ روچسٹر سرکٹس کا قبضہ اس کے جسم پر تھا لیکن ٹیٹ کی تجویز تو اس کے پورے وجود پر بڑے دھڑلے سے قابض ہوگئی تھی۔

اتوار کی شام اس نے سوسن کو فون کیا اور معذرت کی۔

"کوئی بات نہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے بہت سختی برتی............ اور کام کی کیا پوزیشن ہے؟"

"کل ایک میٹنگ ہے جس کی تجویز میں نے ہی پیش کی تھی۔ اس میٹنگ میں' میں پورے اکاؤنٹنگ ڈویژن کی نمائندگی کروں گا۔"

"تم کامیاب رہو گے۔"

"شکریہ سوسن لیکن میں خوفزدہ ہوں۔ اس میٹنگ میں مارکیٹنگ کے بڑے لوگ شریک ہوں گے۔"

"بدترین بات یہ ہوسکتی ہے کہ وہ تمہیں نکال دیں۔ کون جانے' یہ ایک نئے کیریئر کی ابتدا ہو۔ ایسے مواقع خوش نصیبوں کو ملتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے سوسن، میں کل فون کروں گا۔"

اس نے ریسیور رکھ دیا اور خلا میں گھورنے لگا۔ سوسن اس کے اندر موجود محتاط اور تحفظ پسند بیری کو سلانا چاہتی تھی لیکن اسے علم نہیں تھا کہ وہ جس زمین میں تعبیر کے بیج بو رہی ہے، وہ کس قدر زرخیز ہے لیکن یہ سب کچھ فیصلہ کن نہیں تھا۔ فیصلہ تو بڑے ڈرامائی حالات میں ہوتا تھا کیونکہ اب بھی اس پر ایک محتاط دماغ کی حکمرانی تھی، جو مستقبل کے متعلق ہمیشہ صرف تحفظ کے حوالے سے غور کرسکتا تھا۔

منگل کی صبح وہ مقررہ وقت سے چالیس منٹ پہلے دفتر پہنچا۔ وہ مجوزہ میٹنگ کے لئے تیاری کرنا چاہتا تھا۔ ممکن ہے، آخری لمحات میں رپورٹ میں کچھ تبدیلیاں کرنا پڑیں۔ وہ اپنے باس ڈک کین سے گفتگو کے لئے تیار رہنا چاہتا تھا۔ کین بے حد تند خو اور غصہ ور آدمی تھا۔ اس کے اعصاب بھی کمزور تھے۔ ہر دو صورتوں میں اس کی آنکھیں دھندلا جاتی تھیں۔ اس نے بیری کو کبھی پسند نہیں کیا تھا بلکہ اسے تو بیری سے خدا واسطے کا بیر تھا۔ وہ بیری پر اپنی افسری کا رعب جھاڑنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا۔ وہ انیس سال سے کمپنی میں ملازم تھا اور یونین اس کی پشت پر تھی۔ کوئی ڈائریکٹر اسے نکالنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا تھا اور کین اپنی اس مضبوطی سے بخوبی واقف تھا۔ بیری بھی یہ بات سمجھتا تھا۔ وہ اپنا کام محنت اور جانفشانی سے کرتا، تاکہ کین کو اس کے خلاف کچھ کرنے کا موقع نہ ملے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس صبح وقت سے پہلے چلا آیا تھا۔ پریشانی کا آغاز اس وقت ہوا جب اسے ٹائپ شدہ تجاویز کا مسودہ اور وہ دس ٹائپ شدہ کاپیاں میز پر نہیں ملیں، جن کا اس کی سیکریٹری نے اس سے وعدہ کیا تھا۔ مارگریٹ کی میز کی درازیں بھی مقفل تھیں۔ "لعنت ہے" وہ بڑبڑایا۔ اب وہ نو بجے تک انتظار کرنے کے سوا کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ مارگریٹ ہی مطلوبہ مواد اس کے حوالے کرسکتی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ دس بجے ہونے والی میٹنگ کی تیاری کے لئے اسے بہت تھوڑا وقت ملتا۔

دس منٹ اوپر ہوگئے اور مارگریٹ کا کہیں نام ونشان تک نہیں تھا۔ اب بیری نروس ہونے لگا۔ "مارگریٹ کا کچھ پتا ہے؟" اس نے کیتھی سے پوچھا جو مارگریٹ کے

برابر ہی بیٹھتی تھی۔

"آج کی خبر نہیں۔ البتہ کل وہ جلدی چلی گئی تھی۔ اس کا لڑکا بیمار ہے۔"

"میرے خدا۔" بیری نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ اسی وقت اس نے کین کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔

"دس بجے تیار رہنا بیری۔" کین نے کہا۔

"کاغذات میری سیکریٹری کے پاس ہیں وہ آئی نہیں ہے اور اس کی درازیں مقفل ہیں۔"

"ڈنفی کے پاس چابی ہے۔ ٹھیک دس بجے میں تمہیں کانفرنس ہال میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ مارکیٹنگ والے اس پروجیکٹ کے خلاف ہیں۔"

ڈنفی اکاؤنٹنگ ڈویژن میں کام کرنے والی سیکریٹریوں کا سپروائزر تھا۔ بیری اس کے پاس پہنچا اور صورت حال کی وضاحت کی۔

"مت گھبراؤ میرے شیر۔" ڈنفی نے اسے تسلی دی۔ "ہم دراز کھول لیں گے۔

دراز کھولی گئی۔ "کیا چاہئے تمہیں؟" ڈنفی نے پوچھا۔

لیکن بیری کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔ رپورٹ محض ڈرافٹ کی شکل میں تھی۔ بیری کے منہ سے بیساختہ ایک کراہ نکل گئی۔ "تین دن سے یہ رپورٹ اسی طرح رکھی ہے اس نے ایک سطر بھی ٹائپ نہیں کی۔"

"اگر یہ بہت اہم ہے تو میں ابھی کسی لڑکی کو اس کام پر لگا دیتا ہوں۔" ڈنفی نے پھر اسے تسلی دی۔

"یہ اسی صفحے ہیں اس میں چارٹ بھی ہیں اور گراف بھی۔ ہے کوئی ایسا جو انہیں صرف سات منٹ میں ٹائپ کردے نہیں، کوئی فائدہ نہیں۔"

"اوہ میرے خدا .... مجھے افسوس ہے۔"

"شکریہ ڈنفی۔" بیری نے کہا اور اسے سیلوٹ کر کے کین کے کمرے کی طرف لپکا۔

"تم مجھے یہ بتانے آئے ہو کہ اتنا فاضل وقت ملنے کے باوجود رپورٹ تیار نہیں ہے۔" کین کی آنکھیں دھندلا گئیں اور چہرہ سرخ ہوگیا۔ وہ اٹھا اس نے دفتر کا دروازہ کھولا اور پوری قوت سے بند کردیا۔ باہر بیٹھے ہوئے لوگ دہل گئے۔ کین پوری قوت سے کرسی پر ڈھے گیا' جیسے وہ کرسی نہیں بلکہ بیری ہو' اب وہ مظاہرے کے لئے تیار تھا۔ "اس وقت کانفرنس روم میں بیس افراد ہمارے منتظر ہیں۔ انہیں ہم نے مدعو کیا ہے اور اب تم کہہ رہے ہو کہ رپورٹ تیار نہیں ہے۔ پلیز بیری کہہ دو کہ تم مذاق کررہے ہو۔"

"مجھے افسوس ہے' رپورٹ تیار نہیں ہے۔" بیری نے مدھم لہجے میں کہا۔ وہ تماشا بننا نہیں چاہتا تھا۔ اس وقت تمام لوگ شیشے کے اس آفس کی طرف اس طرح متوجہ تھے جیسے وہ کوئی باکسنگ کا رِنگ ہو۔

"دیکھو بیری' میں اس سلسلے میں تمہیں پہلے ہی ایک موقع دے چکا ہوں۔"

"آپ جانتے ہیں کہ یہ درست نہیں ہے۔ میرے ہاتھ میں یہ کام بعد میں آیا ہے۔"

"لیکن تم نے پورے سیکشن کو سرنگوں کردیا ہے۔ اب ہم احمقوں کا ٹولہ کہلائیں گے۔"

"میں نے کہا نا' میں معذرت خواہ ہوں اور کیا چاہتے ہیں آپ؟ میں میٹنگ میں سارا الزام اپنے سر لے لوں گا۔"

"معذرت؟ معذرت اور ہمدردی صرف لغت میں پائی جاتی ہے۔ مجھے رپورٹ چاہئے۔ کیوں تیار نہیں ہے رپورٹ؟ مجھے بتاؤ۔" کین پھٹ پڑا۔ اب وہ بری طرح چیخ رہا تھا۔ کب سے وہ بیری کو خوفزدہ کرنے کا آرزو مند تھا۔ ویسے بھی اسے ماتحتوں کی بے عزتی کرنے میں لطف آتا تھا۔

بیری معاملہ ٹھنڈا کرنا چاہتا تھا۔ "میری سیکریٹری کل جلدی چلی گئی تھی اس نے مجھے بتایا بھی نہیں کہ رپورٹ ٹائپ نہیں کی ہے۔ آج بھی وہ غائب ہے۔"

کین نے پہلو بدلا۔ سیکریٹریوں کو ملتا بھی کیا ہے۔ فائدے میں سپروائزر رہتے

ہیں۔ لہٰذا ذمے داری بھی انہی کی ہوتی ہے۔ اس کے ہونٹوں پر بڑی بے رحم مسکراہٹ مچلی۔ یعنی بیری اپنا بوجھ کسی اور کے کندھے پر منتقل کر رہا ہے۔ بے چاری سیکریٹری! اس نے سوچا۔ آج تو پھنسے ہو بیٹا۔ "تم جانتے ہو کہ یہ کوئی معقول عذر نہیں۔ اپنی سیکریٹری کے ذمے دار تم خود ہو۔ اس کی کارکردگی پر تمہاری کارکردگی کا انحصار ہے۔"

"اس نے بتایا ہی نہیں تو مجھے کیسے پتا چلتا۔ بتا دیتی تو میں کوئی اور بندوبست کرتا۔" بیری کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"میں کچھ نہیں جانتا بیری تمہیں بہرحال علم ہونا چاہئے تھا۔ مجھے تمہاری سیکرٹری کی حاضری یا غیر حاضری سے کوئی دلچسپی نہیں۔ میں تو بس نتائج چاہتا ہوں۔ میں نے تمہیں جو کام سونپا' وہ ہونا چاہئے بس۔" کین پوری قوت سے دہاڑا۔

اب تک بیری کا ردعمل حسب سابق مدافعانہ رہا تھا۔ وہ سہما ہوا کھڑا رہا تھا لیکن اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ خود اس کے لئے بھی باعث حیرت تھا۔ "میں نے تمہاری بکواس بہت سن لی کین۔" اس کے الفاظ شیشے کی دیواروں کے پار بھی سنے گئے۔ لوگ بوکھلا گئے۔ دو سیکریٹریز بے اختیار کھڑی ہو گئیں۔ "تم اپنی جہنمی............ ربورٹ............"

بیری دہاڑتے ہوئے گالیوں پر اتر آیا۔

کین نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔ بیری کا چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا۔ دور کہیں سے تالیوں کی گونج سنائی دی۔ "ایک منٹ بیری' تم کیا............" اب کین کا انداز مدافعانہ تھا۔

............لیکن اب طوفان رکنے والا نہیں تھا۔ بیری ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ "بس کین' اب تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو میں غلاظت کا یہ تھیلا پھوڑ دوں گا' جسے تم اٹھائے پھرتے ہو۔" اس نے دہاڑتے ہوئے کین کے جسم کی طرف اشارہ کیا۔

"میں تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں۔"

کین کے سارے جسم سے پسینہ پھوٹ پڑا۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کے مقابل پر دیوانگی طاری ہے۔ "ٹھہرو' ایسا کوئی کام نہ کرو بیری کہ تمہیں بعد میں پچھتانا

پڑے۔ ہم مل کر اس مسئلے کو حل کرلیں گے۔ میں میٹنگ کے شرکاء کو قائل کرلوں گا۔ فکر مت کرو۔" اس نے نرم لہجے میں کہا۔ درحقیقت اب کین پریشان تھا۔ بیری جیسا قابل اور پرانا اکاؤنٹنٹ نوکری چھوڑ گیا تو اس سے جواب ضرور طلب کیا جائے گا اور یہ ثابت ہوگیا کہ ایسا اس کی بدسلوکی کی وجہ سے ہوا ہے تو اس کے اچھے نتائج نہیں نکلیں گے۔ ملازمین کی بھی عزت ہوتی ہے۔ ان کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں۔ کین سہم کر رہ گیا تھا۔ "دیکھو بیری' میٹنگ کل ہوجائے گی۔ رپورٹ آج ٹائپ کرالیں گے۔" کین نے جمع کے صیغہ پر زور دیا تھا۔

............لیکن کین کو سہا ہوا دیکھ کر بیری اور شیر ہوگیا۔ پچھلے برسوں کی ڈانٹ پھٹکار نے جس نفرت کو جنم دیا تھا' وہ دبی ہوئی نفرت' لاوے کی طرح بہہ نکلی تھی۔ بیری کے ذہن میں بس ایک ہی خیال تھا۔ وہ آزادی حاصل کر سکتا ہے' وہ ہینڈ بال کا عظیم کھلاڑی بن سکتا ہے۔ ٹیٹ نے یہی کہا تھا۔ سوسن کو بھی یقین تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور دہاڑا۔ "بس موٹے خبیث' بہت ہوگئی۔ اب میری ملازمت بھی تو ہی سنبھال۔" یہ کہہ کر وہ باہر نکل آیا۔

☆------------☆------------☆

اب بیری کی قوت ارادی پر آزادی کی ایک نئی لہر حکمراں تھی۔ اپنی میز صاف کرنے میں اسے پانچ منٹ بھی نہیں لگے۔ کین کو خوف نے مفلوج کرکے رکھ دیا تھا۔ وہ اپنے دفتر کے قلعے سے' بیری کو بے بسی سے دیکھتا رہا۔ بیری نے ذاتی چیزیں اس بریف کیس میں ڈالیں جو کبھی اس کے باپ کی ملکیت تھا۔ ایک جیبی کیلکولیٹر' چند قلم' چند میکانیکی پنسلیں' اپنی ذاتی ٹیلیفون ڈائریکٹری اور ہینڈ بال کی دو ٹرافیاں۔ یہاں پانچ سال میں اس نے بس یہی کچھ کمایا تھا۔ کسی کو اس سے بات کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ سب ہی خوفزدہ تھے البتہ اس کے ساتھ کے کیبن والا لیری اس کے پاس چلا آیا۔ "بیری کیا کررہے ہو؟ یہ کیا تماشا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"میں ملازمت چھوڑ رہا ہوں" بیری نے نرم لہجے میں کہا۔ "میرے واجبات کا

چیک گھر کے پتہ پر بھجوا دینا۔ بھجوا دو گے نا؟" لیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسی وقت ڈنفی آپہنچا۔ وہ بہت پریشان نظر آرہا تھا۔ "کیا کر رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔ "کیا کرو گے تم؟"

"یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ البتہ اب آزاد زندگی گزاروں گا۔"

"خدا تمہاری مدد کرے۔" ڈنفی نے بے حد خلوص سے کہا۔

اب وہاں بہت سارے لوگ جمع ہو گئے تھے' سب دم بخود تھے۔ وہ سوائے بیری کے' اس ڈرامے کی توقع کسی سے بھی کر سکتے تھے کیونکہ وہ ملازمت کے معاملے میں بہت برخوردار قسم کا آدمی تھا۔

پندرہ منٹ بعد بیری' وائی ایم سی اے کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں دو سوال گردش کر رہے تھے' جن کا جواب اس کے پاس نہیں تھا۔ اگر ٹیٹ جا چکا تو کیا ہو گا؟ اس صورت میں وہ کہاں مل سکے گا؟

دونوں سوالوں کا جواب اسے لابی ہی میں مل گیا۔ ٹیٹ ڈیسک پر کہنیاں ٹیکے کھڑا' ڈیسک کلرک سے باتیں کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر بیری کی جان میں جان آگئی۔ وہاں غیر معقول سناٹا تھا۔ پھر بیری کو یاد آیا کہ گزشتہ پانچ برس میں وہ صبح ساڑھے دس بجے وائی ایم سی اے کبھی نہیں آیا۔ اس لئے سناٹا اسے کچھ زیادہ محسوس ہو رہا ہے۔ "ٹیٹ' اس وقت تمہیں دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔" بیری نے ڈیسک کی طرف لپکتے ہوئے کہا۔

"آؤ لڑکے۔" ٹیٹ کے لہجے میں بھی ہیجانی کیفیت تھی۔ "کیا ہو رہا ہے؟"

"تمہاری پیش کش اب بھی برقرار ہے نا؟"

"آؤ' اس کے متعلق بات کریں۔ ناشتا کر لیا ہے تم نے؟"

وہ ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ میں جا بیٹھے۔ ناشتے کے دوران میں ٹیٹ نے بات چھیڑی۔ "ہاں' اب بتاؤ' کیا کہہ رہے تھے۔"

"میں تمہاری پیش کش میں دلچسپی لے رہا ہوں۔"

"اور ملازمت؟"

"ایک گھنٹا پہلے میں نے ملازمت چھوڑ دی۔" بیری نے کہا۔ "میری گرل فرینڈ بھی اس تبدیلی کے حق میں ہے۔"

"اس کی جدائی میں ہڑکنے تو نہیں لگو گے؟ یاد رکھو' معاہدے کی صورت میں تم میری سرمایہ کاری ہوگے۔"

"نہ تو میں ایسا ہوں اور نہ ہی سوسن ایسی ہے۔ وہ تو اس سلسلے میں مجھے قرض دینے کے لئے بھی تیار ہے۔ اگر ہمیں ضرورت ہو۔"

ٹیٹ نے سرخ آنکھیں اٹھا کر بیری کو گھورا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا۔ اس کے سامنے وہ لڑکا موجود تھا' جس میں ہینڈبال کا عظیم کھلاڑی بننے کی قدرتی صلاحیت موجود تھی۔ شاید خدا نے اسے اسی لئے تخلیق کیا تھا۔ "یہ آسان کام نہیں ہوگا لڑکے! میرے کچھ مخالفین بھی ہیں۔ وہ میرے تربیت یافتہ شاہکار کو تباہ کرنا چاہیں گے۔"

"مجھے معلوم ہے کہ تربیت آسان نہیں ہوگی۔ دوسری باتیں تم جانو۔"

"ایک بات طے ہے۔ جب تک میں تمہیں فٹ نہ سمجھوں' تمہیں خود کو باندھ کر رکھنا ہوگا۔ ابتدا ہی سے یہ بات ذہن میں رکھ لو۔ اس جہاز کا کیپٹن میں ہوں گا۔ تمہیں میرے اشاروں پر چلنا ہوگا۔"

"بس کیپٹن' میں سمجھ گیا۔" بیری نے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ عہد کرو کہ جو میں کہوں گا' وہی کرو گے۔ خواہ وہ تمہارے نزدیک لاکھ احمقانہ ہی کیوں نہ ہو۔ ہمارے پاس بحث کے لئے وقت نہیں ہوگا۔ میں تمام ضروریات سے واقف ہوں اور مجھے سوچنے والا آدمی نہیں چاہئے۔ ایسے لوگ دولت نہیں کماسکتے۔"

بڑی کڑی شرائط عائد کررہے ہو۔ بہرحال' مجھے منظور ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ کل سے کام شروع.......... تمہیں صبح آٹھ بجے اٹھ کر کام پر جانے کے لئے تیار ہونا ہوگا۔ اگر قسمت نے ساتھ دیا اور تم نے میرے کہنے پر پوری طرح عمل کیا تو تین ماہ میں بالکل تیار ہوجاؤ گے۔" ٹیٹ نے بیری کی آنکھوں میں جھانکا۔

"تین مہینے.......... کیا تم سنجیدہ ہو؟"

"بالکل........... نوے دن' تیرہ ہفتے' تمہیں آٹھ گھنٹے یومیہ محنت کرنا ہوگی۔ ہینڈ بال تمہاری زندگی ہوگی۔ سوچ لو اور بتا دو۔ ورنہ بات یہیں ختم کردو۔"

"مجھے ہر شرط منظور ہے۔"

"اور تم اس لڑکی........... سوسن سے میری اجازت کے بغیر نہیں ملو گے۔ اس طرح کوئی آدمی ہینڈ بال کا عظیم کھلاڑی نہیں بن سکتا۔"

"دیکھو بڑے میاں' تمہیں بھی اپنی زبان کو قابو میں رکھنا ہوگا۔ خصوصاً سوسن کے معاملے میں۔"

"سنو میں ہر چیز کو اس کے اصل نام سے پکارتا ہوں اور میں نے یہ تماشے بہت دیکھے ہیں۔ اس چکر میں الجھ کر کوئی شخص کورٹ میں محنت نہیں کر سکتا۔"

بیری نے چھت پر نظریں جماتے ہوئے گہرا سانس لیا۔ ویٹر نے ٹیٹ کا گلاس پھر بھر دیا تھا۔ "میں پاگل ہوں؟ میں نے ملازمت چھوڑ دی' اب سوسن کو چھوڑ دوں اور اپنی نکیل ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں' جسے میں صرف ایک شرابی کی حیثیت سے جانتا ہوں۔ تم فراڈ بھی ہو سکتے ہو اور قانون سے فرار ہونے والے مجرم بھی۔"

"ممکن ہے ایسا ہو لیکن یہ امکان بھی ہے کہ ایسا نہ ہو۔ دوسری صورت میں میں تمہیں سنسنی آمیز زندگی عطا کروں گا۔ اتنی دولت اور شہرت کا تم نے تصور بھی نہ کیا ہوگا۔ میرا گلاس بھرواؤ۔"

ٹیٹ سبز مشروب کے دو گلاس اور اتار گیا۔ بیری نے ادائیگی کی۔ جب وہ اٹھنے لگے تو اچانک ٹیٹ بولا۔ "اور ہاں' بلاوجہ پیسے ضائع کرنے سے فائدہ؟ میں تمہارے ساتھ ہی رہ لوں گا۔ اس طرح میں تم پر پوری طرح توجہ بھی دے سکوں گا۔ کچھ پیسے بھی بچ جائیں گے۔"

"تمہارا مطلب ہے' تم مجھ پر نظر بھی رکھ سکو گے؟" بیری نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"لڑکے' میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میں سمجھنے کی صلاحیت بے پناہ ہے۔ ہی ہی

ہی............" ٹیٹ کی ہنسی جاری ہو گئی۔

بیری نے نفی میں سر ہلایا۔ ابھی تین گھنٹے پہلے اس کے پاس ملازمت تھی' تنخواہ کی گارنٹی تھی اور زندگی اس کی اپنی تھی اور اب اس کے پاس نہ ملازمت تھی ' نہ کوئی تحفظ' بس ایک ساتھی تھا جو اس پر اخلاقی پابندیاں لگانے کے علاوہ اسے کوچ کرنے والا تھا۔ وہ سوچتا رہا کہ اگر وہ یہ سب کچھ اپنے دوستوں کو بتائے تو وہ اس پر کس قسم کے تبصرے کریں گے۔

☆------------☆------------☆

اگلی صبح ٹیٹ اور بیری سوا آٹھ بجے لاکر روم میں پہنچے اور لباس تبدیل کر کے بغیر ایک لفظ کہے ٹاپ فلور کی طرف چل دیئے۔ اوپری منزل سرد اور قبرستان کی طرح خاموش تھی۔ ٹیٹ نے کورٹ نمبر۲ کی طرف اشارہ کیا۔ "یہی جگہ ہے جہاں تم نے مجھے اس روز لوٹا تھا۔" بیری نے اسے یاد دلایا۔

اور آغاز کے لئے مناسب ترین بھی ہے۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔

بیری نے دستانوں کی نئی جوڑی نکالی اور گیند کا سر بمہر ڈبا اپنے کرٹ بیگ میں سے نکالا۔ "تربیت کا آغاز نئی چیزوں سے............" اس نے خوش دلی سے کہا۔

"ان تمام چیزوں کو دور ہٹاؤ۔ آج تمہیں ان کی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

"کیا؟" بیری کا لہجہ الجھن آمیز تھا۔ "تو اور ہم یہاں کیا کریں گے؟"

"جیسا میں کہوں' ویسا ہی کرو۔"

بیری نے کچھ نہ سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ ابتدا میں ٹیٹ کی احمقانہ ہدایات پر بھی بے چون وچرا عمل کرے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ اس نے ٹیٹ جیسا کھلاڑی پہلے نہیں دیکھا تھا۔ وہ ٹیٹ کے پیچھے چلتا ہوا کورٹ میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر لیا۔ روشنیاں اور ایگزاسٹ فین جاگ اٹھے۔ کورٹ میں ٹھنڈ تھی۔ ایک سرد سی لہر بیری کے جسم میں دوڑ گئی۔ پھر اسے فوری طور پر ٹیٹ میں تبدیلی کا احساس ہوا۔ کورٹ میں وہ ایک بالکل بدلا ہوا آدمی نظر آ رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا' جیسے کورٹ نے اس ٹوٹے

ہوئے جسم میں نئی روح پھونک دی ہو۔ باہر سڑک پر ٹیٹ ایک شکستہ بڈھا نظر آتا تھا' لیکن ہینڈ بال کے کورٹ میں وہ ایسا نظر آرہا تھا جیسے پانی میں موجود خونخوار شارک۔

"آج ہم کورٹ کا مطالعہ کریں گے۔" ٹیٹ نے کہا۔ اس کے لہجے میں پیشہ ورانہ سنجیدگی تھی۔ "ہم دروازوں سے شروع کرتے ہیں۔ دروازے سیدھی سادی چیز ہوتے ہیں' بظاہر ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔"

"میں تم سے متفق ہوں۔" بیری نے تند لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ میچ ہارنے اور جیتنے کے درمیان فرق بن سکتے ہیں۔ ہمارے معاملے میں اہمیت اس بات کی ہوگی کہ تم دروازوں کے بارے میں کتنی اچھی طرح واقف ہو۔" ٹیٹ نے دروازے پر بڑی نرمی سے ہاتھ پھیرا' جیسے اسے محسوس کررہا ہو' "دیکھو' اس دروازے میں خفیف سی کجی ہے۔ یہ فریم میں پوری طرح فٹ نہیں ہے۔ گیند جیسی آرہی ہے' ویسا کھیل نہیں سکتی۔ ری پلے کی نوبت تو نہیں آئے گی' البتہ گیند کی فلائیٹ ضرور تبدیل ہوجائے گی۔" اس نے دروازے کا ابھرا ہوا سرا تھاما۔ اس کی انگلیوں کی بالائی پوریں بہ آسانی جھک سکتی تھیں۔ وہ دیوار سے لگے ہوئے شاٹس کھیلنے کے نتیجے میں ٹوٹی ہوئی انگلیاں تھیں۔ "یہ دروازہ شاہ بلوط کی لکڑی کا ہے۔ اس کا مغز کھوکھلا ہوتا ہے۔ اس پر پڑکر گیند دیوار کی بہ نسبت کم رفتار سے آئے گی لیکن غیر تربیت یافتہ آنکھ اس فرق کو نہیں پہچان سکتی اور آدمی ٹائمنگ میں دھوکا کھا جاتا ہے۔ یعنی اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔" اس نے بیری کو آنکھ ماری۔

"تو اس دن تم نے............"

"اس پہلے ٹیسٹ میں تم نے اے گریڈ حاصل کرلیا۔" ٹیٹ نے کہا اور اپنی بات جاری رکھی۔ "مرکب دروازوں کا ہمیشہ دھیان رکھو' وہ لکڑی سے بنائے جاتے ہیں لیکن اوپر تعمیراتی مسالے کی ہلکی سی تہ ہوتی ہے۔ وہ کنکریٹ کا سا ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔"

اب بیری کی سمجھ میں آیا کہ بڈھا ٹیٹ ان معاملات پر کس قدر عبور رکھتا ہے۔ اس وقت اس کی سیاہ آنکھوں سے قوت بہتی محسوس ہو رہی تھی۔ "اب آؤ عقبی دیوار

کی طرف یہ کنکریٹ کی ہے۔ اسپنرز کے لئے اچھی نہیں ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ہمیشہ فرش پر انحصار کرو اور شاٹس نیچے رکھو۔"

ٹیٹ اب عقبی دیوار کو سہلا رہا تھا' کسی ڈاکٹر کی طرح جو یہ جاننا چاہتا ہو کہ مریض کے کہاں درد ہو رہا ہے۔ وہ کارنر تک چلا گیا جمعے کے میچ نے جو ثابت کیا تھا' اس کی تصدیق ہو رہی تھی۔

"جب ہم کھیلے تھے تو میں سمجھ گیا تھا' اس جگہ پانی نے دیوار کو نقصان پہنچایا ہے۔ پہلو کی دیوار لکڑی کی ہے۔ کنکریٹ والی دیوار کا کچھ نہیں بگڑا لیکن لکڑی کی دیوار خفیف سی ٹیڑھی ہو گئی ہے۔ انہوں نے ان اسپاٹس کو رندا کرکے برابر کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن کارنر بالکل ڈیڈ ہیں۔ گیند یہاں ڈیڈ ہو جاتی ہے۔"

اگلے دو گھنٹے کے دوران ٹیٹ نے کورٹ کے ایک ایک انچ کا جائزہ لیا۔ ٹیٹ نے اسے فرش کی ڈھلان کو چیک کرنا سکھایا' اسے بتایا کہ دیوار کے نشیب و فراز کیسے جانچے جاتے ہیں۔ کن کن چیزوں سے کس کس طرح فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اس نے وضاحت کی کہ سامنے والی دیوار کتنی اہم ہوتی ہے۔ اس نے بتایا کہ تعمیری خرابی کی وجہ سے دیوار پر پھولے ہوئے حصے رہ جاتے ہیں۔ ان پر پڑ کر گیند تھوڑی سی خلاف توقع زاویے کے ساتھ پلٹتی ہے۔ وہ دونوں کورٹ میں ٹہلتے رہے۔ اب ٹیٹ بیری کو ہارڈ بورڈ کے بارے میں بتا رہا تھا۔ وارنش اور پینٹ کا فرق اور ان دونوں پر گیند کا رد عمل' گیند کی باؤنسنگ کو سمجھنا اور اس کے مطابق خود کو ڈھالنا' پھر یہ سمجھنا کہ فرش کس نوعیت کا ہے۔ اس میں نمی تو نہیں آتی اگر ایسا ہے تو اسپن کی تبدیلی سے پورے کھیل کا مزاج تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اس نے بیری کو کئی طریقے بتائے' جن کی مدد سے کھیل کی رفتار کم کی جاسکتی تھی۔ اس نے بتایا کہ شرطیہ کھیلوں کے درمیان ٹائم آؤٹ نہیں لیا جاسکتا' سوائے اس کے کہ کوئی دستانہ یا جوتے تبدیل کرنا چاہے یا زخمی ہو جائے۔ البتہ پسینہ پونچھنے کے بہانے سانس درست کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ "میں نے صرف پسینہ پونچھنے کی وجہ سے پورا کھیل تبدیل ہوتے دیکھا ہے۔" اس نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ ٹائم آؤٹ نہ ملتا ہو؟"

"اگر کوئی زخمی ہو جائے تو اسے دوبارہ کھیل شروع کرنے کے لئے پندرہ منٹ کی مہلت ملتی ہے ورنہ وہ میچ بھی ہار گیا اور شرط بھی۔"

"ایسا کیوں ہے؟"

"کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔ لوگ مہلت لینے کے لئے بنتے بھی تو ہیں۔ جیتنے کا امکان نہیں وہ زخمی ہو کر لیٹ گئے۔ میچ بھی ملتوی اور شرط بھی۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی حریف کا زور توڑنے کے لئے کوئی گر جاتا ہے۔ میں نے تو صرف کھیل کی رفتار کم کرنے کے لئے لوگوں کو ایک گیم میں تین تین مرتبہ گرتے دیکھا ہے۔"

"بات سمجھ میں آتی ہے۔"

"اس کے علاوہ اگر کوئی کھیلنے کے لئے فٹ نہیں تو اس کی کورٹ میں موجودگی کیا معنی؟ ایسا آدمی باہر جائے............ یہ تو فٹ لوگوں کا کھیل ہے۔"

ٹیٹ، بیری کو مخلوط مسالے والے فرش کے بارے میں بتانے لگا۔ "ان پر کھیلنے کے لئے تمہیں مخصوص جوتوں کی ضرورت پڑے گی، ہموار تلے والے ٹینس کے جوتے۔ ورنہ تمہارا حرکت کرنا محال ہو گا۔ تم خود کو ایسا چوپایہ محسوس کرو گے، جس کے دو پاؤں بندھے ہوئے ہوں۔" پھر ٹیٹ نے انگلی اٹھائی۔ "اور اب چھت............" وہ دونوں چھت کی طرف دیکھنے لگے۔ ٹیٹ گفتگو کرتا رہا، یہاں تک کہ بیری کی گردن دکھ گئی۔ بیری کو مختلف روشنیوں اور ان پر آنکھ کے ردعمل کے متعلق پتا چلا۔ "مرکری کی روشنی ابتدا میں تمہیں بوکھلا دے گی۔" ٹیٹ نے کہا۔ "ہر چیز سبز دکھائی دے گی۔ اس روشنی میں پہلے خوب اچھی طرح پریکٹس کرو تاکہ روشنی کے عادی ہو جاؤ۔"

"میرے خدا، میں تو اس وقت خود کو تعمیراتی انجینئر محسوس کر رہا ہوں۔" بیری نے اپنی گردن مسلتے ہوئے تبصرہ کیا۔ اس کا استاد اب بھی چھت پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ "نسبتاً پرانے کلب اور جدید اعلیٰ درجے کے کلب اب بھی لکڑی استعمال کرتے ہیں۔ اس پر شاٹس بالکل درست قوسی سفر کرتے ہیں سخت لکڑی سب سے اچھی ہوتی ہے۔"

"گیند اوپر اچھال کر اور اس کی آواز سن کر چھت کے متعلق بتایا جاسکتا ہے۔"
ٹیٹ نے جیب سے گیند نکالی اور عملی مظاہرہ کیا۔ "سنو............ یہ ٹن کی آواز جپسم کی نشاندہی کرتی ہے............ کم اخراجات کے لئے اب بیشتر کلب یہی استعمال کرتے ہیں۔ لکڑی تو گنگناتی ہے اور تیز کھیلتی ہے۔ یاد رکھو' کھیل سے پہلے ہمیشہ چھت چیک کرو۔"

ٹیٹ نے چھت کا پیچھا چھوڑا تو بیری نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اس کی گردن بری طرح دکھنے لگی تھی۔

"کسی بھی کورٹ میں داخل ہو کر سب سے پہلے تمہیں کارنرز کا معائنہ کرنا چاہئے' چاروں ہی............ اور گیند اچھالتے ہوئے یہ ظاہر کرو جیسے محض وارم اپ ہونے کے لئے ایسا کر رہے ہو۔ "ادھر دیکھو۔" ٹیٹ نے کہا اور سامنے اور سائڈ والی دیواروں کے جوڑ پر ہاتھ رکھ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ "دیکھو' یہاں فرش کی حالت۔" اس نے اشارہ کیا۔ بیری کو وہاں کوئی خاص بات نظر نہیں آئی۔ ٹیٹ کی کمنٹری جاری رہی۔ "وہ جگہ دیکھو' چھوٹی سہی لیکن کچھ بتاتی ہے۔ یہ تمہیں میچ میں ہار یا جیت سے ہمکنار کرسکتی ہے۔ اس جگہ کارنر شاٹس ڈیڈ ہو جاتے ہیں۔ ہلکا سا بال بھی شاٹس کو کھا جاتا ہے۔ ان کونوں پر سارا دن ہلکے شاٹس کھیلتے رہو' جتنا نیچا شاٹ کھیلو گے' گیند اتنی ہی نیچے آئے گی۔ اس طرح اس بات کے امکانات کم سے کم ہوتے جاتے ہیں کہ تمہارا حریف ریٹرن دے سکے گا۔ کونوں کی طرف تیز مت کھیلو۔ اتنے پیار سے کھیلو' جیسے رقم بینک کلرک کے سامنے رکھ رہے ہو۔ درحقیقت تم اس طرح بینک میں رقم محفوظ کرا رہے ہو گے۔"

بیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ "تو جمعے کو تم اس طرح کھیلے تھے؟" اس نے پوچھا۔

"تم ایک سمجھدار شاگرد ہو۔ تم کسی حد تک سمجھنے لگے ہو کہ ایک اچھے ہینڈ بالر اور عظیم ہینڈ بالر کے درمیان کیا فرق ہوتا ہے۔ ہاں تو............ فرنٹ کارنر ٹائٹ ہوں تو طاقتور شاٹس کھیلو۔ انہیں نیچا رکھو لیکن تیز کھیلو۔"

اگلے دو گھنٹوں میں انہوں نے کورٹ کی سطح کو پوری طرح چھان ڈالا۔ چھپے ہوئے اور ظاہر سپاٹس کا جائزہ لیا۔ بیری مسحور ہو کر رہ گیا۔ اس کا ذہن یوں بھی منطقی اور

تجزیاتی تھا۔ اس نے جان لیا کہ وہ کتنی اہم تربیت ہے۔ وہ ہینڈ بال کو ان زاویوں سے دیکھ رہا تھا' جن پر اس نے کبھی غور بھی نہیں کیا تھا۔ "کمال ہے' میں تو خود کو اس کھیل کا استاد سمجھتا تھا۔"

ٹیٹ عقبی دیوار سے ٹیک لگا کر ہینڈ بال کے عظیم کھلاڑیوں کے قصے سنانے لگا۔ "وہ ایسے کھلاڑی تھے' جن کے نام شاید ہی کبھی اخبارات کی زینت بنتے ہوں لیکن وہ کھیل پر حکمرانی کرتے تھے' وہ ماسٹر تھے مگر غیر معروف تھے البتہ کھیل کے سنجیدہ ترین عاشق تھے۔ ہینڈ بال کے حلقوں میں ان کی ساکھ بہت بلند تھی۔ ان میں میسن تھا جو کھیل کے ذریعے لاکھوں ڈالر کماتا تھا۔ جولیس تھا جس نے چیمپئن ہیبر کو نو مسلسل گیم ہرا کر دس ہزار ڈالر جیتے تھے۔ پھر ساڑھے چھ فٹ لمبا ریڈک تھا' جس کی رفتار اور اسٹیمنا دونوں خطرناک تھے۔ اس کے شاٹس اتنے تیز ہوتے تھے کہ اگر کسی شخص کے کسی اسپاٹ پر گیند لگ جائے تو وہ مفلوج ہو جاتا تھا۔"

"کیسا اسپاٹ؟" بیری نے پوچھا۔ وہ ٹیٹ کی باتوں میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔

"فی الحال اسے بھول جاؤ۔ وہ صرف ذاتی دفاع کے سلسلے میں استعمال ہوتے ہیں۔ جب تم میرے نزدیک معتبر ہو جاؤ گے تو بتاؤں گا۔"

"معتبر؟ میں نے تمہارے کہنے پر کیا نہیں کیا؟ اب کیا چاہتے ہو؟ خون بہاؤں اپنا' تب اعتبار کرو گے؟"

"فی الحال صرف اتنا سمجھ لو' جسم کے چند مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں گیند لگ جائے تو تم چھپکلی کی طرح پٹ سے گر جاؤ گے جیسے تمہیں گولی لگی ہو۔"

"کیا ایسا اکثر ہوتا ہے' تمہیں بھی کسی نے مارا تھا؟"

"نہیں' ہٹ کرنے والے کم ہی سامنے آتے ہیں۔ ہٹر جو دانستہ اپنے حریف کو زخمی کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جیتنے کے لئے لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔"

"ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں؟"

"ہاں' لیکن وہ زیادہ دن نہیں چلتے۔ ایسے خطرناک کھلاڑی بہت جلد میچوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔"

"کس قسم کے لوگ دانستہ ایسی حرکت کرتے ہوں گے؟" بیری اس وقت بچہ بن گیا تھا۔

"کوئی بڈھا کھلاڑی جس کا کھیل ماضی کا حصہ بننے کے لئے تیار ہو۔ غرور بھی آدمی سے بہت سے ناپسندیدہ کام کرادیتا ہے۔ یا پھر کوئی نیا آنے والا ہوتا ہے۔ نوجوان بلندی پر پہنچنے کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کھلاڑیوں سے کمتر ہوتے ہیں' انہیں معذور کر کے راستہ صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن حقیقی پیشہ ور کھلاڑی کسی صورت ہٹر نہیں ہوتے۔ انہیں کھیل سے عشق ہوتا ہے۔ وہ اسے ایسے کھیلتے ہیں' جیسے کھیلا جانا چاہئے۔ ہٹرز خراب لوگ ہوتے ہیں یا وہ لوگ جو کھیل کو اولیت نہیں دیتے۔ اس کے علاوہ شراب' عورت' بڑھاپا' لالچ یا کوئی اور وجہ بھی کھلاڑی کو ہٹر بنا سکتی ہے۔ ہٹر اس شیر کی طرح ہوتا ہے جس کے منہ کو خون لگ گیا ہو۔ اچھے کھلاڑی معزز اسپورٹس مین ہوتے ہیں۔ وہ اخلاقی ضابطوں کا خیال رکھتے ہیں اور انہیں کھیل کی آبرو ہمیشہ عزیز رہتی ہے۔"

"یہ کیسے پتا چلتا ہے کہ ہم جس سے کھیل رہے ہیں' وہ ہٹر نہیں ہے؟"

"تم ہٹ ہونے سے بچے رہو گے۔"

"عجیب بات ہے! ہٹ ہونے کے بعد پتا چلے گا کہ ہم کسی ہٹر سے مقابلہ کر رہے تھے۔"

"لڑکے' ایسی باتیں بہت تیزی سے پھیلتی ہیں۔ ایسے گندے لوگوں کو میچ ملنا بند ہو جاتے ہیں۔ یا پھر اونچے کھلاڑیوں کے درمیان سمجھوتا ہوتا ہے اور وہ ہٹر کو باہر کر دیتے ہیں۔"

"باہر کر دینے کا مطلب نہیں سمجھا میں؟"

"میں مثال دیتا ہوں۔ ساحلی علاقے کے ایک لڑکے نے لوگوں کو ہٹ کرنا شروع

کردیا تھا۔ وہ شکاگو میں جولیس کے مقابلے میں کھیل رہا تھا۔ دوسرے گیم میں ابھی اس نے پہلا پوائنٹ ہی حاصل کیا تھا کہ گیلری میں سے کسی نے اسے پکارا۔ ردعمل کے طور پر لڑکا پلٹا۔ جولیس کا شاٹ لڑکے کی آنکھ پر پڑا۔ اس کی داہنی آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل آیا۔ ظاہر ہے' اس کے بعد وہ کیسے کھیل سکتا تھا۔"

بیری کانپ کر رہ گیا۔ آنکھ کا زیاں ہر ہینڈ بالر کے لئے خوفناک خواب کی حیثیت رکھتا ہے۔ "یعنی یہ طے شدہ تھا اور لڑکے کو باہر کرنے کے لئے یہ طریقہ اپنایا گیا؟" اس نے پوچھا۔ "کبھی تم نے بھی کسی کو اس طرح باہر کیا؟"

"ایک مرتبہ۔ کینساس سٹی کی بات ہے میں نے پیٹ کو نشانہ بنایا تھا۔"

بیری کا جی متلانے لگا۔ "ایسے لوگوں کے خلاف رپورٹ کیوں نہیں کی جاتی۔ پریس کے سپرد کردو ایسے لوگوں کو۔"

"ہم اپنے کھیل کی پولیس خود ہیں اور اپنا گھر خود صاف رکھتے ہیں لڑکے۔"

"اور اگر ہٹر اس شاٹ سے بچنے کی کوشش کرے؟"

"بہت مشکل ہے' اسے کچھ علم نہیں ہوتا کہ اسے کون مارے گا' کب مارے گا۔ صرف یہی بات اسے پاگل کردینے کے لئے کافی ہے۔ یہ بہت کٹھن انتظار ہوتا ہے۔"

بوڑھے ٹیٹ کے لہجے میں تنبیہہ تھی۔ بیری نے اس کا موڈ بھی بدلتے دیکھا۔ ایسا لگا جیسے وہ فرض سمجھ کر اسے یہ بات بتا رہا ہے۔

"کیا کبھی کسی کو اس طرح اپنے کسی دوست کو کھیل سے باہر کرنا پڑا ہے؟"

"ہاں۔"

"تم ایسا کرسکتے ہو؟"

"یقیناً۔"

"اور اگر تم انکار کردو؟"

"کوئی انکار نہیں کرتا۔" ٹیٹ کا لہجہ بے حد سنگین تھا۔ "چلو آج کے لئے یہ کافی ہے۔ اب کھانا کھاتے ہوئے گھر چلیں گے۔"

"تم تو کھانے کی جگہ بھی سبز مشروب استعمال کرو گے؟"

"تم نے میرے منہ کی بات چھین لی ہے لڑکے۔"

گھر جانے کا مطلب بھی آرام نہیں بلکہ کام تھا لیکن ایک مختلف کام۔ ٹیٹ نے اپنے بوسیدہ سوٹ کیس سے ایک چھوٹی سی کتاب نکالی۔ وہ اپنے سوٹ کیس سمیت رات ہی بیری کے پاس منتقل ہو گیا تھا۔ کتاب کے صفحے زرد اور بوسیدہ تھے۔ وہ بہت پرانی کتاب تھی۔ "یہ ہے اتھارٹی لڑکے' یہ ۱۸۱۵ء میں چھپنے والا پہلا پرنٹ ہے۔ اس وقت دنیا میں اس کی زیادہ سے زیادہ پچاس جلدیں موجود ہوں گی۔ اس کا مصنف سین اوڈوائر ہے۔ وہ اس کھیل کے بانیوں اور بنیادی رہنماؤں میں سے ایک ہے۔"

بیری نے ٹیٹ کو کسی چیز کو اتنی احتیاط سے برتتے نہیں دیکھا تھا۔ البتہ سبز مشروب کی بات اور تھی۔

"ہینڈ بال کا آغاز آئرلینڈ میں ہوا۔" ٹیٹ نے اپنی بات جاری رکھی۔ "اوڈوائر نے ضابطوں کا تعین کیا اور انہیں تحریری شکل دی۔ اوڈوائر پرنٹر تھا اور یہ کتاب اس نے خود چھاپی تھی۔ ضابطوں کا سرچشمہ یہی کتاب ہے۔ تم دنیا کے ان چند لوگوں میں شامل ہو رہے ہو جو یہ ضابطے براہ راست سمجھے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھو' اسے رٹ لو۔ اس میں جو کچھ ہے' اپنی کھوپڑی میں اتار لو۔"

بیری نے وہ کتاب لے لی۔ سنہری حروف میں کتاب کا نام دمک رہا تھا۔ "آرٹ آف ہینڈ بال" اس نے کتاب کو بڑی احتیاط سے تھاما۔ وہ کتاب اسے گم شدہ تہذیبوں کی کلید معلوم ہو رہی تھی۔ بیری شام تک وہ کتاب پڑھتا رہا۔ اس دوران ٹیٹ' ٹی وی دیکھتا رہا یا سبز مشروب کے گلاس اپنے معدے میں اتارتا رہا۔ بیری اب ٹیٹ کی بات سمجھنے لگا تھا۔ ہینڈ بال ایک خاص کھیل تھا۔ اس نے تبدیلیوں کے خلاف مزاحمت کی تھی۔ تبدیلیاں وہ لوگ لانا چاہتے تھے جو کھیل کو عوامی مقبولیت عطا کرنے کے خواہش مند تھے۔ اس کے لئے کھیل کو عوامی اور عام فہم بنانا ضروری سمجھتے تھے لیکن ہینڈ بال اب بھی ہینڈ بال تھا اور ہمیشہ پہلے ہی کی طرح ہینڈ بال رہے گا جب تک ٹیٹ جیسے لوگ اس کی حفاظت کے لئے

موجود ہیں' وہ اپنی بنیادی شکل ہی میں زندہ رہے گا۔ کتاب کیا تھی' معلومات کا خزانہ تھا۔ وہ اسے پڑھتا گیا اور اس کے دماغ میں روشنی پھیلتی گئی۔ ہینڈ بال صرف کھیل ہی نہیں' ایک مذہب بھی تھا۔ ہینڈ بال کی بنیاد دو صدیاں گزر جانے کے باوجود نہیں بدلی تھی۔ اس کے پرستار اس کے ساتھ بہت بے لوث تھے۔

عام آدمی کی بہ نسبت بیری کے منطقی ذہن نے وہ سب کچھ زیادہ جلد اور زیادہ آسانی سے سمجھ لیا تھا۔ اسے پتا چل گیا کہ بنیادی چیز جسم کی تربیت ہے جو ذہن کی ہدایات پر فوراً عمل کرنے کا عادی ہو جائے۔ کھیل کی بنیادی ہدایات کی تفصیل محفوظ کرنا ذہن کی ذمے داری تھی۔ "میں تو اس کھیل کو سمجھتا ہی نہیں تھا۔" بیری نے کتاب بند کرتے ہوئے کہا۔

"بہرحال' اب تم نے سمجھنا شروع کر دیا ہے۔"

"ریکٹ کا استعمال کر کے اسے اسکواش کی شکل دے دی گئی ہے تاکہ مقبول ہو سکے۔"

"ریکٹ.......... ہونہہ.......... لڑکے' جو لوگ محنت نہیں کرنا چاہتے' یہ ان کے لئے ایک شارٹ کٹ ہے۔ وہ اپنے ہاتھ زخمی نہیں کرنا چاہتے چنانچہ وہ گیند کو ریکٹ سے مارتے ہیں اور اسے اسپورٹ کہتے ہیں۔ ہنہ۔"

"سنو ٹیٹ' بہت ہو چکا۔ اب میں سوسن کے پاس جاؤں گا۔" بیری نے اچانک کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن یاد رکھنا' تمہیں صبح آٹھ بجے چل دینا ہے اور ترو تازہ.......... ورنہ میں تمہاری ہڈیاں چبا جاؤں گا۔"

"تمہاری زبان بہت خراب ہے ٹیٹ۔ پہلے کسی نے تمہیں یہ بات نہیں بتائی؟"

"بتاتے رہتے ہیں۔" ٹیٹ نے بے پروائی سے کہا۔ "لیکن بچے' تم نے ابھی تک مجھے غصے کے عالم میں بولتے نہیں سنا۔ ممکن ہے' کل تم اونگھتے ہوئے گرفت میں آ جاؤ' تب سننا مجھے۔ بہتر یہی ہے کہ شرافت سے جلدی گھر آ جانا۔"

"بہت بہتر' پاپا جان۔" بیری نے تمسخر کے ساتھ کہا اور باہر نکل گیا۔ ٹیٹ پھر سبز مشروب کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

زندگی میں پہلی مرتبہ ٹیٹ کو آنے والی کل عزیز ہوئی تھی۔ اس کے پیشِ نظر کام تھا' ایک بہت بڑا کام۔ وہ ہینڈ بال کھیلنے والی ایک ناقابلِ شکست' عظیم مشین تخلیق کرنے والا تھا' کامل یقین کے ساتھ وہ مشین اس کے چند خوابوں کی تعبیر بھی تھی۔ ان میں سے ایک خواب کے لئے وہ زندگی بھر تڑپا تھا۔ اس خواب کا تعلق دولت کی فراوانی سے تھا۔ دوسرا خواب نیو آرلینز والے واقعے کے بعد اس کے ذہن میں آسیب کی طرح چمٹ گیا تھا۔ اس دوسرے خواب کا تعلق انتقام سے تھا۔

☆============☆============☆

دوسرے دن ٹیٹ نے اپنے شاگرد کو دستانے پہننے کی اجازت دے دی۔ خود اس نے بھی اپنے دستانے پہن لئے۔ ٹھیک آٹھ بجے وہ کورٹ میں تیار کھڑے تھے۔ "میری پہلی نصیحت یہ ہے لڑکے کہ تم کھیل کے متعلق جو کچھ جانتے ہو' اسے طاق پر رکھ دو۔ ہم الف بے سے شروع کریں گے۔"

"اور الف بے کیا ہے؟"

"آج ہم سروس کرنا سیکھیں گے۔"

"مجھے معلوم ہے کہ سروس کیسے کی جاتی ہے۔ مجھے وہ سکھاؤ جو میں نہیں کر سکتا۔"

"صرف سنو اور دیکھو۔ پھر میرا مطلب سمجھ جاؤ گے۔"

بیری سروس زون میں ٹیٹ کے برابر ہی پوزیشن لے کر کھڑا ہو گیا۔

"سارا چکر گرفت کا ہے۔ مجھے بتاؤ' تم سروس کرتے وقت گیند کیسے پکڑتے ہو؟"

"مجھے کیا معلوم' کس طرح پکڑتا ہوں بس پکڑ لیتا ہوں۔"

"میرا اندازہ بھی یہی تھا۔"

اب بیری کو پتا چلا کہ گرفت سے کتنا فرق پڑتا ہے۔ یہ گرفت ہی کا کمال تھا کہ

گیند شرابیوں کی طرح اچانک ڈگمگا کر رہ جاتی تھی۔ اسپن کے زاویوں میں تنوع بھی گرفت پر ہی منحصر تھا۔ گیند اور ہاتھ کے اتصال کے وقت ٹیٹ اپنا ہاتھ کلائی کے زور سے اندر کی طرف کرتا تھا تو گیند اچھلتی ہوئی بیری کی بائیں جانب آتی تھی۔ کسی بھی سیدھے ہاتھ سے کھیلنے والے کے لئے یہ ایک مشکل سروس تھی۔ گیند اس کے جسم کے وسط کی طرف آتے آتے بائیں جانب قوس بناتی تھی۔ ٹیٹ کے پاس سروس کا بڑا ذخیرہ تھا۔ وہ گیند کو اس طرح گھماتا کہ اس کے متعلق پہلے سے اندازہ لگانا ممکن نہ رہتا۔ گیند پوری طرح ٹیٹ کی مرضی کے تابع معلوم ہوتی تھی۔ گیند دیوار سے ٹکرا کر کسی بھی بیک کارنر میں آسکتی تھی۔ وہ نیچی رہتی یا ڈیڈ ہوجاتی' یہ سب کچھ ٹیٹ کی مرضی پر منحصر تھا۔ بیری کا سانس اکھڑنے لگا لیکن وہ ایک ریٹرن بھی نہ دے سکا۔ ٹیٹ نے اسے بتایا کہ سروس کرتے وقت ہاتھ کو کس طرح جسم کی اوٹ میں رکھا جاتا ہے تاکہ مقابل کو یہ پتا ہی نہ چل سکے کہ آپ کس طرح کی سروس کرانے والے ہیں۔ بیری کو احساس تھا کہ جو کچھ اوڈوائر کی کتاب میں موجود ہے' ٹیٹ اسے عملاً سکھا رہا ہے۔ ایک مخصوص سروس نے تو بیری کو بے ساختہ گالیاں بکنے پر مجبور کردیا۔ دیوار سے پلٹنے کے بعد گیند کا رخ سائڈ وال کی طرف تھا۔ بیری خود کو ریٹرن ڈرائیور کی پوزیشن میں لاکر ہاتھ کو حرکت میں لایا ہی تھا کہ اچانک گیند نے رخ بدلا اور سروس کرنے والے کی طرف مڑگئی۔ بیری گرنے کے باوجود ریٹرن نہ دے سکا۔ گیند تو ہے کی معلوم ہوتی تھی اسے ٹیٹ کی انگلیوں کی مقناطیسی کشش پر ایمان لانا پڑا۔

پہلے ہفتے میں صرف سروس اور پاس شاٹس پر کام ہوا۔ بعد میں ٹیٹ نے وضاحت کی کہ وہ دونوں چیزیں بیری کی نمایاں ترین کمزوریاں تھیں۔ "تم ہر چیز کو مارنے کی کوشش کرتے ہو۔ حالانکہ صرف یقینی گیند کو کِل کرنا چاہئے۔"

وہ دونوں ہر صبح کسی بیل کی طرح محنت کرتے۔ ایک گھنٹا سروس کی مشق ہوتی اور ایک گھنٹا پاس شاٹس کی۔ ٹیٹ اس دوران بیری کو مختلف جگہوں پر کھڑا کرتا۔ بیری ایسے ڈرائیو کھیلنے کی کوشش کرتا' جو ٹیٹ کی پہنچ سے دور ہوں۔

"اگر تمہارے پاس صرف کِل شاٹ ہے تو ایک اچھا کھلاڑی لمبے ڈرائیو کھیلے گا اور تمہیں دیوار کے قریب گیند ملنے ہی نہیں دے گا۔ پھر وہ تمہاری ہر ریٹرن خود کِل کردے گا۔"

ٹیٹ نے بیری کو بتایا کہ کورٹ کا درمیانی حصہ ہر اعتبار سے اہم ترین ہوتا ہے۔ پھر اس نے اسے ایسے شاٹس بتائے جو مخالف کو آؤٹ آف پوزیشن کرتے ہوئے' اسے اس اہم حصے پر قابض ہونے کا موقع دے سکتے تھے۔ وہ شاٹس کی مشق کرتے رہتے' یہاں تک کہ بیری کو لگتا کہ اس کے ہاتھ کاندھوں سے الگ ہوجائیں گے۔ پھر ٹیٹ نے بیری کو ایسے شاٹس کی مشق کروائی جو فرش پر گرنے سے پہلے تینوں دیواروں سے ٹکراتے ہیں۔ پھر ایلی شاٹس کی مشق ہوئی۔ کھلاڑی سب سے زیادہ اسی شاٹ کی وجہ سے زخمی ہوتے ہیں۔ خصوصاً سائڈ وال کے قریب کھیلے جانے والے ایلی شاٹس ریٹرن دینے والے کو زخمی کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔ ابھی تک مالی مسئلہ زیرِ بحث نہیں آیا تھا۔ تربیت کے پہلے ہفتے کے خاتمے پر ٹیٹ نے یہ مسئلہ چھیڑا۔ اس وقت تھکا ماندہ بیری سوچ ہوئے ہاتھوں میں اپنا سر تھامے بیٹھا تھا۔ خود ٹیٹ بھی پسینے میں تر تھا۔

"تربیت کے دوران ہمیں رقم کی ضرورت ہوگی۔" ٹیٹ نے کہا۔ "جب تک ہم شرط لگا کر میچ کھیلنے کے قابل نہیں ہوجاتے اس وقت تک گزارے کے لئے معقول رقم درکار ہوگی۔ تمہارے پاس کتنی رقم ہے؟"

"کتنی رقم کی ضرورت ہوگی؟" بیری نے نظریں اٹھائے بغیر پوچھا۔

"میرا خیال ہے' کم از کم دو ہزار ڈالر درکار ہوں گے۔"

"میرے پاس بنک میں ایک ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔"

"ایک ہزار.......... کچھ دن تو کام چل جائے گا۔" ٹیٹ آزردہ نظر آنے لگا۔ "لیکن تمہارے اپارٹمنٹ میں تو کافی سامان ہے' ٹی وی' اسٹیریو سیٹ' فرنیچر اور دوسرا تمام الم غلم۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا۔ سامان کی بات کیوں کرتے ہو؟" بیری چونک اٹھا۔

"سفر میں ان تمام چیزوں کا کیا کام۔ انہیں تم کٹ بیگ میں تو ٹھونسنے سے رہے۔"

"میری کُل کائنات وہی کچھ ہے۔ میں اسے اسٹور میں ڈال دوں گا۔"

"دیکھو لڑکے، تمہاری تیاری تک ہمیں بغیر کچھ کمائے کھانا ہو گا۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ امکان بھی پیشِ نظر رکھنا ہو گا کہ ابتدائی دو میچ خلاف توقع ہار بھی سکتے ہیں۔ میرا مطلب سمجھ رہے ہو نا؟"

"خوب سمجھ رہا ہوں۔ مجھ پر کس قدر اعتماد ہے تم کو............ اب پتا چلا ہے۔"

بیری نے بھی آخری لمحے تک مزاحمت کی ٹھان لی تھی۔

"یہ عدم اعتماد کی بات نہیں احمق۔ ہر پہلو سامنے رکھنا چاہئے اور پھر جب دولت میں کھیلنے لگو گے تو اس سے بہتر چیزیں خرید سکو گے۔"

"تمہارے لئے یہ سب کچھ کہنا بہت آسان ہے۔ وہ سب کچھ تمہارا تو ہے نہیں کہ تمہیں اس کا درد ہو۔"

"تمہیں یہ قربانی تو دینا ہی پڑے گی۔"

"اور تم بھی تو پارٹنر ہو۔"

"ہاں............ اور میری کُل کائنات ایک کار ہے، وہ میں تم پر نچھاور کر دوں گا۔"

"تو تمہارے پاس کار بھی ہے؟"

"ہاں برخوردار، بہت خوب صورت اور کلاسکل کار ہے۔ آج صبح میں نے اسے برائے فروخت کر دیا ہے اب کیا خیال ہے؟"

"میں بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔ کیونکہ میں نے آج تک تمہاری جیب سے دمڑی تک برآمد ہوتے نہیں دیکھی۔ پھر اس معاملے میں تمہارے پاس ہارنے کے لئے ہے ہی کیا؟"

"ایسا نہ کہو برخوردار! کار کے متعلق میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ میرے پاس جو کچھ ہے تمہارے لئے حاضر ہے۔ میں اب تمہی پر انحصار کر رہا ہوں۔"

"میں نے تو اب تک تمہاری پُراسرار کار کا صرف تذکرہ ہی سنا ہے۔ کیش کے

متعلق بھی تو کچھ کہو۔" ٹیٹ کے چہرے پر رنگ بکھرتا دیکھ کر بیری کو بڑی خوشی ہوئی۔

"میرا کیش تو تم ہو جعلی ثابت ہوئے تو میں برباد ہو جاؤں گا۔"

"برباد تو میں ہوں گا۔ ملازمت گئی، محبت گئی، گھر گیا۔ ناکامی کی صورت میں فٹ پاتھ ہو گا اور میں ہوں گا۔ ویسے اس سے پہلے تم کیا کرتے تھے؟"

"دیکھو برخوردار! میرے پاس کیا ہے۔ میں تمہیں ہینڈ بال کی ایسی کوچنگ فراہم کر رہا ہوں، جو تمہیں ساری دنیا میں کوئی اور نہیں دے سکتا اور میری یہ خدمات تمہارے لئے مفت ہیں۔"

"ٹھیک ہے، میں نے تم پر اعتبار کیا ہے تو آئندہ بھی کرنا ہی پڑے گا۔ میں سامان کے متعلق سوچوں گا۔"

ٹیٹ کچھ نہ بولا۔ وہ دل ہی دل میں بیری کے سامان کی مالیت کا اندازہ لگا رہا تھا۔

"اور وہ سامان بیچا کیسے جائے گا؟"

"اپارٹمنٹ برائے فروخت۔"

"اور ہم سوئیں گے فٹ پاتھ پر؟"

"میرے بچے! ہم روانگی سے صرف ایک ہفتہ قبل یہ کام کریں گے۔ ابھی تو ہم یہ سوچیں گے کہ ان کی کیا قیمت طلب کرنا چاہئے۔"

ٹیٹ کی کار صرف زبانی جمع خرچ کی حد تک اثاثے کی حیثیت رکھتی تھی۔ اسٹیشن کا مالک کار کے دو سو ڈالر لگا رہا تھا لیکن کار کے سلسلے ہی میں ٹیٹ اس کا ایک سو تیس ڈالر کا مقروض تھا۔ گویا اسے ستر ڈالر ملنا تھے۔

☆============☆============☆

تربیت کو مزید دو ماہ گزر گئے۔ ٹیٹ' بیری پر بے تحاشا محنت کر رہا تھا' عمر کا تجربہ منتقل کر رہا تھا۔ وہ دراصل اپنا تجربہ اور بیری کی توانائی اور فطری جارحیت یکجا کر کے بہترین نتائج حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کا وجدان اسے یقین دلا رہا تھا کہ امتزاج بہت تباہ کن ثابت ہوگا۔ اس کا اندازہ درست تھا۔ کیمیاوی عمل جاری تھا۔ بیری تمام نئی معلومات ہضم کر رہا تھا اور روز بروز اس کی کارکردگی بہتر ہو رہی تھی۔ پھر اسے رول آؤٹ کِل شاٹ کی تربیت دی جانے لگی۔

"لیکن اس میں کامیابی کا امکان سب سے کم ہوتا ہے۔" ٹیٹ نے کہا۔ "یہ شاٹ صرف اس وقت کھیلو' جب تمہیں ایک سو ایک فیصد کامیابی کا یقین ہو۔" اس نے مختلف مقامات سے شاٹ کھیل کر دکھایا۔ گیند سامنے والی دیوار پر اتنی نیچی لگتی کہ فرش سے اس کا فاصلہ بمشکل چوتھائی انچ ہوتا۔ پھر وہ فرش پر کسی سیاہ چوہے کی طرح رینگتی نظر آتی۔ ریٹرن کی تو کوئی صورت ہی نہیں تھی۔

"اب سمجھے امکان کا مطلب۔" ٹیٹ نے کہا اور سروس زون سے تین قدم پیچھے ہٹ آیا۔ اب تک وہ یہ شاٹ سروس زون سے کھیلتا رہا تھا۔ اس نے پھر یہ شاٹ کھیلے لیکن فاصلہ بڑھ جانے کی وجہ سے شاٹ کی درستی میں فرق آگیا تھا۔ گیند اچھل جاتی تھی یا دیوار سے لگنے سے پہلے فرش پر لگ جاتی تھی۔ "سینٹر زون کورٹ کی حدود سے باہر یہ شاٹ نہ کھیلو بلکہ پاس شاٹ کھیل جاؤ۔" ٹیٹ نے نصیحت کی۔

بیری کے ذہن میں یہ بات اچھی طرح بٹھانے کے لئے ٹیٹ نے عجیب طریقہ

پر اختیار کیا۔ بیری اس کی ہدایت کی خلاف ورزی کرتا' ٹیٹ کھیل روک کر بیری کو پچاس پُش اپ کی سزا سنا دیتا۔ بیری کے کندھے سوج کر رہ جاتے۔ تربیت کے تین سیشن ہوتے۔ پہلے میں وہ میچ کھیلتے' دوسرے میں ٹیٹ بیری کا امتحان لیتا کہ جو کچھ اب تک اسے سکھایا گیا ہے وہ یاد ہے یا نہیں۔ تیسرے سیشن میں وہ بیری کے کھیل کی کمزوریاں دیکھتا اور اگلے دن کا لائحہ عمل مرتب کرتا لیکن بیری بھی صرف کوچ پر انحصار نہیں کر رہا تھا۔ وہ خود بھی بہت ساری ورزشیں کرتا تھا تاکہ جسمانی طور پر سپرفٹ رہے۔ دو ماہ پورے ہونے پر اس کا جسم گوشت پوست کے بجائے اسٹیل کا بنا ہوا معلوم ہونے لگا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ جذباتی طور پر پہلے سے بھی زیادہ سخت گیر ہو گیا تھا۔ ٹیٹ' کورٹ میں اسے نچاتا تو وہ اندر ہی اندر کھولتا رہتا۔ کورٹ کا منظر ایسا لگتا جیسے کوئی بے انتہا پُر اعتماد ٹرینر چھیڑ چھاڑ کے ذریعے کسی خوب صورت لیکن پھنکارتے ہوئے درندے کو سدھا رہا ہو۔ ٹیٹ اپنا کام سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کر رہا تھا۔ وہ بیری ویسٹ میں چھپے ہوئے اکاؤنٹنٹ کو باہر نکال رہا تھا............ فنا کر رہا تھا۔

لڑکے کا کھیل خطرناک اور وحشیانہ ہوتا گیا۔ ٹیٹ کا تجربہ اور داؤ پیچ بیری کی اپنی چالاکیوں' ذہنی صلاحیتوں' جسمانی چستی اور شاندار اسٹیمنا کے ساتھ مل کر ایک قابل دید کھلاڑی کو جنم دے رہا تھا۔ بیری' ہینڈبال کی ایک ایسی مشین میں تبدیل ہو رہا تھا جو گھنٹوں کورٹ کے سینے پر بغیر تھکے متحرک رہ سکتی تھی لیکن نو ہفتے بعد ان کے سامنے مالی مسائل منہ کھول کر کھڑے ہو گئے تھے۔ جمع پونجی تیزی سے سمٹ رہی تھی۔ سبز مشروب کا بل انہیں ڈبوئے دے رہا تھا۔ صرف ٹیٹ ہی ایک ہفتے میں سو ڈالر سے زیادہ کا سبز مشروب اپنے وجود میں انڈیل جاتا تھا۔

بیری اس رات تک خاموش رہا' جس رات سوسن نے ان دونوں کو ڈنر پر بلایا تھا۔ سوسن کا قرب اسے حوصلہ عطا کرتا تھا۔ یہ بات طے تھی کہ تربیت کی تکمیل سے پہلے ہی وہ قلاش ہو چکے ہوں گے۔

ٹیٹ عام طور پر عورتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا لیکن سوسن اسے روایتی عورت

سے مختلف لگی۔ ابتدا ہی سے اس نے کوشش کی تھی کہ اس کا محبوب ٹیٹ کی پیش کش قبول کرلے' باوجود اس کے کہ اس کا مطلب دونوں کے درمیان جدائی تھا۔ اس نے ٹیٹ کی اس تجویز کی بھی تائید کی تھی کہ وہ لوگ ملنا جلنا ترک کردیں۔ ٹیٹ کے نزدیک وہ ایک ایسی عورت تھی کہ دنیا میں ایسی عورتیں کبھی کبھار ہی دکھائی دیتی ہیں۔

"اب ہمیں تربیت کو مختصر کرنا ہوگا۔" کھانے کے بعد بیری نے کہا۔ "میرا بینک اکاؤنٹ جواب دے رہا ہے۔"

"کمال ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم بے حد مالدار آدمی ہو۔" ٹیٹ نے بے پروائی سے کہا۔

"تھا.......... لیکن ہمارے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔"

"تب تو کچھ اور سوچنا پڑے گا۔"

"کوئی اور راستہ نہیں' بس پروگرام وقت سے پہلے شروع کرنا ہوگا۔"

"لیکن تم ابھی تیار نہیں ہو۔ کوئی بھی اچھا کھلاڑی ایک ہی وار میں میری ساری محنت پر پانی پھیر سکتا ہے۔"

سوسن ہتھیلیوں کے پیالے میں چہرہ رکھے خاموشی سے سن رہی تھی۔ اس معاملے میں اس کا بھی تو بہت کچھ داؤ پر لگا ہوا تھا۔ ٹیٹ درحقیقت وہ کام کررہا تھا' جو وہ خود نہیں کرسکتی تھی۔ وہ بیری کو مرد بنا رہا تھا۔ اب بیری میں جرات مندی آگئی تھی۔ وہ آزادی اور اس کی حرمت کا مفہوم سمجھنے لگا تھا۔ اس نے بدلے ہوئے بیری کی طرف دیکھا اور اسے اس پر بے حد پیار آیا۔ وہ سوچنے لگی کہ کچھ کرنے کا احساس آدمی کو کتنا اعتماد بخشتا ہے حالانکہ وہ کچھ آدمی صرف اپنے لئے کررہا ہوتا ہے لیکن وہی حقیر سا "کچھ" آدمی کو اپنے وجود کی اہمیت کا احساس دلاتا ہے۔ "مسٹر ٹیٹ' بیری کی تیاری تک آپ لوگوں کو کتنی رقم درکار ہوگی؟" اس نے پوچھا۔

"سوسن' تم بھی فیلڈ مارشل ٹیٹ کا سا انداز اختیار کررہی ہو۔" بیری کے لہجے میں احتجاج تھا۔ "کیا میں محض گوشت کا ایک لوتھڑا ہوں؟"

سوسن نے اسے اپنی حسین ترین مسکراہٹ سے نوازا۔ ٹیٹ نے ہی ہی ہی شروع کردی تھی۔

"مجھے اپنی رقم ڈوبنے کی پرواہ نہیں لیکن میں نہیں چاہتا کہ تم اپنی رقم بھی ڈبو دو۔" بیری نے کہا۔

"تم میری رقم کے لئے پریشان نہ ہو اور ہاں' میں تمہیں گوشت کا لوتھڑا ہرگز نہیں سمجھتی۔"

"مجھے یہ وضاحت سن کر خوشی ہوئی۔" ٹیٹ نے کہا اور پھر ہی ہی کرنے لگا۔

"اس وقت مسٹر ٹیٹ اور ان کے سبز مشروب کی مہربانی سے اخراجات کی جو رفتار ہے اس کے حساب سے ہمیں کم از کم پندرہ سو ڈالر درکار ہوں گے۔"

"اس میں پندرہ سو اور شامل کرلو ابتدائی اخراجات اور شرط پر لگانے کے لئے بھی تو رقم چاہئے ہوگی۔"

"مجھے سوچنے دو تین ہزار ڈالر میرے لئے بھی کچھ کم رقم نہیں ہے۔" سوسن نے کہا۔

"خاتون' یقین کرو کہ یہ ایک منفعت بخش سرمایہ کاری ہوگی۔ یہ لڑکا مسلسل جیتنے والا گھوڑا ثابت ہوگا۔"

اے خدا' آج رات مجھے عزت اور افتخار کے کتنے لمحے میسر آئیں گے۔" بیری نے چھت کی طرف منہ اٹھا کر اداس سے لہجے میں کہا۔

"میری ایک شرط ہوگی۔" سوسن نے بیری کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ "یہ ضمانت دو کہ میرا بیری کم از کم کسی حد تک میرا رہے گا۔" وہ بے حد سنجیدہ تھی۔

"فکر مت کرو۔ یہ بڑی حد تک تمہارا رہے گا۔" ٹیٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

☆============☆============☆

تین دن بعد بیری اپنے واجبات کے کاغذات پر دستخط کرنے روچسٹر سرکٹس گیا۔ یہ رقم اسے کم از کم چار ماہ بعد ملنا تھی۔ سوسن نے ٹیٹ سے ملاقات کے لئے یہی وقت

مناسب سمجھا تھا۔

ٹیٹ صبح کی پریکٹس کے بعد ٹی وی کے سامنے بیٹھا تھا' فون پر سوسن کی آواز سن کر اسے کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی۔ سوسن نے اسے بیری کے فلیٹ سے دو بلاک دور ڈیلانی ریسٹورنٹ میں ملنے کی تجویز پیش کی تھی ٹیٹ کو اس پر بھی حیرت نہیں تھی۔ وہ گزشتہ تین دن سے ایسی ہی باتوں کی توقع کر رہا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے؟" ٹیٹ نے پرائیویٹ بوتھ میں سوسن کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ سوسن وہاں پہلے سے موجود تھی۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ اس نے فون ریسٹورنٹ سے کیا تھا۔

"کام کی بات کی جائے' میں تمہارے لئے پہلے سے ہی سبز مشروب کا آرڈر دے چکی ہوں۔"

"تم بہت ہوشیار ہو۔ ہاں تو مسئلہ کیا ہے؟" ٹیٹ نے خوش ہو کر پوچھا اور پھر اس کی ہی ہی ہی شروع ہو گئی۔

"دیکھئے مسٹر ٹیٹ' شاید میں پوری طرح نہیں سمجھ سکی کہ آپ بیری کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ البتہ میں اتنا جانتی ہوں کہ اس میں ان گنت مثبت تبدیلیاں آئی ہیں۔ وہ پہلے سے زیادہ اچھا ہو گیا ہے لیکن مجھ سے دور ہوتا جا رہا ہے۔"

"یہ بات ذہن میں رکھو کہ وہ زیر تربیت ہے۔" ٹیٹ نے کہا اور یہ محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ اس عورت کو پسند کرتا ہے۔

"بات یہ ہے ٹیٹ کہ میں تم پر اعتماد نہیں کرتی۔ دیکھو' اسے اپنی ذات پر حملہ تصور نہ کرنا' میں سمجھتی ہوں کہ جیسے ہی میں تمہیں رقم دوں گی تم چپکے سے یہاں سے کھسک لوگے۔" سوسن نے بلاجھجک تبصرہ کیا۔

"واقعی.......... تم سمجھتی ہو کہ میں دولت کے لئے تمہیں دھوکا دوں گا؟" ٹیٹ نے مشروب کے دوسرے گلاس سے گھونٹ لیتے ہوئے پوچھا جو ویٹر ابھی اس کے سامنے رکھ گیا تھا۔

"ہاں' میرا یہی خیال ہے کہ کم از کم تم کش مکش میں ضرور پڑ جاؤ گے۔"

ٹیٹ اس لڑکی کے وجدانی انداز سے دہل کر رہ گیا۔ یہ بات بہرحال اس نے سوچی تھی۔

"اس کی کوئی ضمانت دے سکتے ہو کہ تم ایسا نہیں کرو گے؟"

"کوئی ضمانت نہیں۔" یہ پہلا موقع تھا کہ ٹیٹ کو مدافعانہ انداز اختیار کرنا پڑ رہا تھا۔ "بہرحال یہ بتاؤ کہ کیا تم نے شادی کی تھی؟"

"رقم کے اس لین دین سے اس بات کا کیا تعلق؟" سوسن کے لہجے میں ہلکی سی برہمی تھی۔

"پلیز' میرے سوال کا جواب دو۔"

"ہاں کی تھی.......... لیکن پھر ہماری راہیں جدا ہو گئیں۔ میں نے طلاق لے لی۔"

"اس لئے کہ تمہارا شوہر شفاف پانی کا چشمہ چھوڑ کر گندے جوہڑوں میں نہانے لگا تھا۔"

"کیا مطلب؟" سوسن نے کہا پھر اس کے رخسار دہک اٹھے یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ تمہیں اس پر اتنے بے ہودہ انداز میں تبصرہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔" وہ بولی۔

"دیکھو' میں گندگی کو پاکیزہ الفاظ میں بیان کرنا برا سمجھتا ہوں۔ ہر چیز کو اس کے اصل نام سے پکارنے کا عادی ہوں۔ تم بیری کو کھونا نہیں چاہتیں' اس لئے تم رقم دینے سے گریز کر رہی ہو۔ تمہیں ڈر ہے کہ تم دوسری مرتبہ بیوقوف نہ بن جاؤ۔ تم اتنی بااعتماد لڑکی ہو لیکن اندر سے کسی چھوٹی سی بچی کی طرح خوفزدہ اور نروس ہو۔"

"ٹھیک ہے.......... ٹھیک ہے' میرے وجود کا ایک حصہ بیری کو نہیں چھوڑنا چاہتا۔ دوسرا حصہ اسے آزاد خوش و خرم اور پُراعتماد دیکھنا چاہتا ہے۔"

ٹیٹ اس قسم کے معاملات میں آدمی کے اندر تک جھانکنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

"ایک بات بتاؤں۔" اس نے کہا۔ "تم بیری سے محبت نہیں کرتیں۔ بیری تمہارے معیار کے معاملے میں بہت ہلکا ہے تم جری مرد کی قائل ہو.......... ایسا مرد جیسا میں ہوں۔"

سوسن نے ہلکا سا قہقہہ لگایا لیکن اس میں لرزش سی تھی۔

"اس لئے تم بیری کو وہ مرد بنانا چاہتی ہو' اپنے خوابوں کا شہزادہ........... لیکن تم مجھ جیسے مردوں سے ڈرتی بھی ہو۔ میں تمہارے سابق شوہر کی پوری شخصیت کھول کر بیان کرسکتا ہوں۔ اس کے لئے صرف تمہیں جاننا کافی ہے۔"

"ضرور بیان کرو۔ مجھے لطف آرہا ہے۔" سوسن نے ویٹر کو گلاس بھرنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا شوہر بیری جیسا تھا اور اتنا ہی آزاد اور پُراعتماد رہا ہوگا جیسے ایک پر قینچ طوطا' جو ایک ایسے کمرے میں بند ہو جس میں درجنوں بھوکی اور خونخوار بلیاں موجود ہوں۔"

سوسن خالی خالی نظروں سے ٹیٹ کو تکتی رہی۔ اس نے خود پر قابو رکھا تھا۔ ٹیٹ یہ سب کچھ بے حد پُرستائش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"ممکن ہے' میں غلطی پر ہوں۔" ٹیٹ کا لہجہ بے حد نرم ہوگیا۔ وہ پہلے ہی اس لڑکی کو خاصی اذیت دے چکا تھا۔ یوں بھی وہ اس کی شخصیت میں کافی کشش محسوس کررہا تھا۔ کچھ دیر وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ ٹیٹ کی نگاہوں میں احترام اور پسندیدگی تھی جبکہ سوسن کی نگاہوں میں برہمی اور افسردگی کا ملا جلا تاثر تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے بے حد مختلف انسان تھے' جنہیں اتفاق نے ملایا تھا۔ شاید کوئی اور وقت ہوتا' وہ پہلے ملے ہوتے اور سوسن خود کو کسی آزاد جری مرد کے صحیح معنوں میں قابل بنانے کی کوشش کرتی تو وہ ایک ساتھ چلتے نظر آتے لیکن ٹیٹ بہت خود مختار تھا اور سوسن بہرحال تحفظ کی طلب گار تھی........... پھر اس تاثر انگیز خاموشی کو سوسن نے توڑا۔

"لو دیکھو مسٹر ٹیٹ! میں بیری کو کھونے سے کس قدر خوفزدہ ہوں۔" اس نے پرس میں سے ایک بھاری لفافہ نکال کر ٹیٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "لیکن ایک شرط ہے۔ بیری کو یہ علم نہ ہو کہ یہ رقم میں نے دی ہے۔"

"ٹھیک ہے' یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں۔" ٹیٹ نے لفافے کو سونگھتے ہوئے کہا۔

"جو جی چاہے' اسے بتاؤ میں کوئی وضاحت کر کے اس سے معذرت کرلوں گی۔"
ٹیٹ کی نگاہوں میں سوسن کے لئے احترام نمایاں ہوگیا تھا۔

☆==========☆==========☆

بیری یہی سمجھتا رہا کہ ٹیٹ کے کسی پرانے دوست نے مدد کی ہے۔ اسے اس بات کی خوشی بھی تھی کہ اس سلسلے میں سوسن کو زیربار نہیں ہونا پڑا۔ بہرحال مالی دباؤ ہٹ چکا تھا۔ بیری کے خیال میں وہ تربیت کا آخری مہینہ تھا لیکن ٹیٹ تکمیل کی حتمی تاریخ کے مطابق کبھی کچھ نہیں کہتا تھا۔ وہ تو بس ایک ہی جملہ کہتا تھا۔ "ابھی تم تیار نہیں ہو۔"

اب تربیت کا ٹیمپو بہت تیز ہوگیا تھا۔ ٹیٹ' بیری کو کورٹ میں خوب نچاتا اور بیری بڑے استقلال سے ڈٹا رہتا۔ بیری کا خیال تھا کہ وہ کئی ہفتے پہلے ہر مقابلے کے لئے تیار ہوچکا ہے لیکن ٹیٹ ہٹ دھرمی اور اڑیل پن سے کام لے رہا ہے۔ اس کے خیال میں ٹیٹ ابھی سوسن سے رقم سمیٹنے کے چکر میں تھا۔ ان دونوں کے درمیان اچھی خاصی کشیدگی ہوگئی تھی۔ اپارٹمنٹ کی حدود میں وہ شاذ ہی ایک دوسرے سے کلام کرتے تھے۔

تیسرے ماہ کے دوران ٹیٹ بالکونی سے جائزہ لیتا اور بیری تنہا پریکٹس کرتا۔ وہ خود ہی اپنے شاٹس کی ریٹرن دیتا۔ اس طرح پورے کورٹ پر اس کا کنٹرول ہوتا۔ ٹیٹ نے یہ مشق اسی لئے اس پر تھوپی تھی۔ کورٹ کے ایک ایک انچ پر کنٹرول اور اسٹیمنا' اس مشق سے یہ دونوں فائدے حاصل ہوتے تھے' ٹیٹ' بیری کو اس کی بساط سے زیادہ پریکٹس پر مجبور کرتا۔ بیری کا جسم چیختا' چیختا' جواب دینے لگتا لیکن استاد اسے پریکٹس جاری رکھنے پر مجبور کردیتا۔ اس جبر میں بھی بیری کے لئے ایک سبق تھا۔ جسم اور ذہن کی چیخوں کے باوجود بھی انسان میں کچھ نہ کچھ موجود ہوتا ہے۔ بے پناہ اذیت کے بعد محفوظ توانائی اور مضبوطی کا کنواں سامنے آتا ہے۔ جس طرح اونٹ کوہان میں برے وقت کے لئے غذا محفوظ رکھتا ہے' اسی طرح انسانی وجود بھی کچھ توانائی ایک ان دیکھے کنویں میں محفوظ رکھتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ زندگی میں بار بار اور مسلسل تھک ہار کر مرنے والے بیشتر انسان اس بات سے آخر تک بے خبر رہتے ہیں کہ ان کے وجود میں ایک ایسا کنواں بھی موجود

ہے۔ اصل چیز اس کنویں کی دریافت ہے اور ٹیٹ' بیری کو اس کے وجود کے اس کنویں سے متعارف کرا رہا تھا۔

بیری کا سینہ لوہار کی دھونکنی کی طرح پھولتا' پچکتا' ٹانگیں وجود سے علیحدہ کوئی چیز محسوس ہونے لگتیں۔ پسینہ اسے کچھ دیکھنے کے قابل نہ چھوڑتا اس کے باوجود وہ آدھ گھنٹا مزید پریکٹس کرتا۔ یہ آدھا گھنٹا تین عام کھیلوں کے عرصے کے برابر ہوتا۔

ایک دن بیری چیخ ہی پڑا۔ "کب تک ہوتا رہے گا یہ تماشا؟ میں اب ہینڈ بال کھیلنا چاہتا ہوں۔"

"جب تک میں چاہوں گا' یہی ہوتا رہے گا۔" ٹیٹ نے بے حد نرمی سے کہا۔

"اور تم کب چاہو گے؟ بہت ہو چکی تربیت............ پسینہ تو میرا بہہ رہا ہے۔"

"اس وقت نہیں بہہ رہا ہے' اس وقت تو تمہاری زبان چل رہی ہے۔"

اس رات اپنے کاؤچ پر دراز ٹیٹ نے خود کو یاد دلایا کہ مہلت کا عرصہ ختم ہوا لیکن لڑکا ابھی مکمل تیار ہونے سے ایک ماہ کے فاصلے پر ہے۔ ٹیٹ کو خدشہ تھا کہ یہ بات وہ اسے سمجھا نہیں سکتا۔ بیری اب کسی وقت بھی بغاوت کر سکتا تھا اور ایک مرتبہ بغاوت کا مطلب تھا کہ پھر اس کی تکمیل عمر بھر ممکن نہ ہو سکے گی۔ گویا ٹیٹ کو اب کچھ کرنا تھا۔ ورنہ وہ بہت قریب آکر منزل سے محروم رہ جاتے۔ لڑکا اچھا تھا............ بہت اچھا............ وہ عظیم کھلاڑی بننے والا تھا لیکن ابھی اس میں کچھ خامیاں موجود تھیں۔ ایسی کمزوریاں جنہیں کوئی عظیم کھلاڑی ایک لمحے میں سمجھ سکتا تھا اور پھر............ لڑکے کو خاک میں ملا سکتا تھا۔ بیری کی ناکامی کا مطلب محض مالی نقصان نہیں تھا بلکہ ٹیٹ کا خواب بھی بکھر جاتا اور یہ ٹیٹ کو کسی طرح بھی گوارا نہیں تھا۔ ٹیٹ خود کو سبز مشروب میں غرق کرتا رہا اور سوچتا رہا۔ ابھی بیری کو بدستور ہینڈ بال کا ایک طالب علم رہنا تھا تاوقتیکہ اس کی کمزوریاں رفع ہو جائیں۔

سوسن کے اپارٹمنٹ میں بیری بھی اسی مسئلے پر گفتگو کر رہا تھا۔ "وہ بدبخت اذیت رساں ہے۔ مجھے مارنا چاہتا ہے اور بس............؟" اس نے غصے سے کہا۔

بات سمجھ میں نہیں آتی۔" سوسن نے کہا۔ "دیکھو تمہاری کامیابی ہی اس کی کامیابی ہے۔"

بیری دیر تک بھناتا رہا اور سوسن اسے سمجھاتی رہی۔

☆------------☆------------☆

"اب اپارٹمنٹ بیچ دو اگلے ہفتے ہم روانہ ہو رہے ہیں۔" اگلی صبح ٹیٹ نے بیری سے کہا۔

بیری کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔ "اگلے ہفتے؟ تمہارا مطلب ہے' میں تیار ہوں۔" اس کے لہجے میں استعجاب تھا۔

ٹیٹ نے اثبات میں سرہلادیا۔

پورا ہفتہ بڑی مصروفیت میں گزرا۔ اپارٹمنٹ فروخت کردیا گیا۔ جمعے کی شب وہ دونوں روانگی کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ ان کے پاس تین ہزار ڈالر تھے لیکن ٹیٹ مصر تھا کہ کچھ اور رقم کا بندوبست کیا جائے۔ سوسن اس سے متفق تھی۔ وہ جانتی تھی کہ دوسری صورت میں ٹیٹ آگے بڑھنے سے انکار کردے گا۔

"میں نے سوسن سے کہہ دیا ہے کہ ہم اس کے دفتر ہوتے ہوئے جائیں گے۔" بیری نے بتایا ٹیٹ نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔

ٹیٹ نیچے کھڑا رہا۔ بیری' سوسن کے دفتر میں چلا گیا۔ یہ ان کی روانگی کا دن تھا۔

"ہم جارہے ہیں۔" بیری نے سوسن سے کہا۔ "ٹیٹ نیچے کھڑا ہے وہ کہہ رہا تھا کہ اس سے رقت آمیز مناظر نہیں دیکھے جاتے۔"

"اسے میری طرف سے خدا حافظ کہنا۔ وہ ایک اچھا آدمی ہے اور مردوں کے بارے میں میری رائے کبھی غلط نہیں ہوتی۔"

"ٹھیک ہے سوسن۔"

"اے.......... نہ کوئی وعدہ' نہ عہد وفا.......... خیر' ٹھیک ہے' جاؤ جو جی چاہے کرو۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔"

"میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں تمہیں فون کروں گا اور خط بھی لکھوں گا۔ تمہیں بتاتا رہوں گا کہ ہم کب اور کہاں ہوں گے۔"

"کون جانے کب' کہاں میں نازل ہو کر تمہیں متحیر کردوں۔"

نہ جانے کیوں بیری کا دل بھر آیا۔ وہ خاموشی سے باہر نکل آیا۔ وہ سوسن کے سامنے جذباتیت کا اظہار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ سوسن اسے جاتا دیکھتی رہی۔ وہ جانتی تھی کہ ابھی وہ اس کے پیچھے لپکے اور اس سے لپٹ کر رک جانے کو کہے تو شاید وہ رک جائے۔ وہ ایسا ہی تھا۔ اسے نہ اپنے استاد پر اعتماد تھا' نہ اس کے منصوبے پر اور نہ ہی خود پر............ لیکن وہ اسے ایسا دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔ ممکن ہے' وہ لوٹ کر آئے تو مختلف آدمی ہو۔

ٹیٹ نے بیری کی کیفیت فوراً ہی بھانپ لی۔ "لڑکے' وہ محض ایک لڑکی ہے' بہت اچھی لڑکی لیکن پھر بھی محض ایک لڑکی ہی تو رہے گی۔" اس نے بیری کو سمجھایا۔

"تمہارے لئے یہ کہنا بہت آسان ہے ٹیٹ۔" بیری ڈرائیو کرتے ہوئے اپنی توجہ سڑک پر رکھنے کی کوشش کررہا تھا۔

"ہاں' بہت آسان ہے۔ دنیا میں دو ہی طرح کے لوگ ہوتے ہیں' لرزنے والے اور نہ لرزنے والے۔"

"تم کس قسم سے تعلق رکھتے ہو؟"

"وقت وقت کی بات ہے............ چھوڑو لڑکے' اب چلو کچھ جیت کر دکھانا ہے۔"

وہ نرم دھوپ میں آگے بڑھتے رہے۔ وہ اپریل کا مہینہ تھا۔ جابجا اب بھی برف موجود تھی۔ وہ خاموشی سے سفر کرتے رہے۔ ان کے ذہن مختلف حقیقتوں پر مرکوز تھے۔ بیری' سوسن کے متعلق سوچ رہا تھا۔ وہ اسے دیکھے بغیر کیسے رہے گا۔ وہ تو اس پر بہت زیادہ انحصار کرنے کا عادی ہوگیا تھا۔ ٹیٹ اپنے شیڈول کے متعلق سوچ رہا تھا۔ یہ شیڈول مثلث کی شکل میں تھا۔ ایسا مثلث جو چھوٹے چھوٹے مربعوں میں منقسم ہو۔ ہر مربع پر ایک نام لکھا تھا' وہ سیڑھی تھی' ہینڈ بال کی انتہائی بلندی پر لے جانے والی سیڑھی' ملک بھر

کے بہترین کھلاڑی اس سیڑھی کے زینے تھے۔ مثلث کے عین اوپر ایک جانا پہچانا نام تھا بے حد محفوظ مقام پر............ برسوں سے وہ نام ٹیٹ کے دماغ کو ایک انگارے کی طرح جلا رہا تھا۔

ٹیٹ کے دماغ میں جو تصویر تھی' وہ ایک راستے کی تھی۔ دو افراد کے لئے کامیابی' دولت اور شہرت کے حصول کا راستہ۔ وہ راستہ ایک معذور اور تھکے ہوئے شخص کی تعبیر کا راستہ تھا............ ایک پرانا خواب............ جو ایک معذور اور بے بس انسان کی زندگی کا کل زادِ سفر تھا۔

☆-----------☆-----------☆

آٹھ گھنٹے بعد وہ کلیوی لینڈ پہنچ چکے تھے۔ ٹیٹ' بیری کی رہنمائی کر رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد وہ ایک پرانی لیکن باوقار عمارت تک پہنچے جو قدیم طرز تعمیر کی نمائندہ عمارت تھی۔ عمارت کی پیشانی پر پیتل کے حروف سے کلیوی لینڈ ایتھلیٹک کلب وضع کیا گیا تھا۔ نیچے تحریر تھا' صرف ممبران کے لئے۔

"صبح کھیل ہو گا۔" ٹیٹ نے اعلان کیا۔

زیر زمین گیراج میں کار کھڑی کر کے انہوں نے اپنا سامان اتارا۔ وہ جگہ بے حد سرد تھی اور وہاں سیلن بھی تھی۔

"میں کس سے کھیلوں گا؟" بیری نے پوچھا۔

"یہ معلوم ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اگر میں تمہیں بتا بھی دوں تو کیا فائدہ؟ تم اسے نہیں جانتے۔ ویسے تمہیں چیک کرئزر سے کھیلنا ہے۔"

"ٹھیک کہتے ہو............ میں تو اس نام سے بھی واقف نہیں ہوں۔ کیا وہ اچھا کھلاڑی ہے؟"

"ٹھیک ٹھاک ہے۔ میں ابتدا نرم چارے سے کرانا چاہتا ہوں۔ ابتدا میں شکست کا خطرہ مول لینا فضول ہے۔"

"اس اعتماد کا بہت بہت شکریہ۔" بیری نے زہریلے لہجے میں کہا۔

کوئی بات نہیں برخوردار! اس اعتماد سے تمہارا سابقہ پڑتا ہی رہے گا۔"

وہ دونوں رجسٹریشن ڈیسک پر پہنچے۔ کلرک' کلب کی وردی میں ملبوس تھا وہ ایک پستہ قامت اور دبلا پتلا آدمی تھا۔ اس کے بالوں کا ایک گچھا سفید تھا۔ "کیا آپ لوگ ممبر ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں' ہم مسٹر جیک کربزر کے مہمان ہیں۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔ "ہمارے لئے یہاں کمرا محفوظ کرایا جاچکا ہے۔"

اس جگہ کا تاثر بے حد خوابناک اور تصوراتی تھا۔ کمرے میں ماضی کے سائے رینگتے محسوس ہو رہے تھے۔ بیری کو اپنے جسم میں سنسنی کا احساس ہونے لگا۔ رات تک وہ اپنے کمرے میں بند رہے۔ ٹیٹ نے کلیوی لینڈ کی رات کی زندگی پر بڑا خوفناک تبصرہ کیا تھا۔ "یہاں رات کو جرائم کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ شریف لوگ باہر نہیں نکلتے چنانچہ بدمعاش' بدمعاشوں ہی کو بھنبوڑنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ میں تو قدم بھی باہر نہیں نکالوں گا۔" اس نے کہا تھا۔

رات کا کھانا' کھانے کے بعد بیری نے اوپر جانے کا اعلان کیا۔ "میں سوسن کو ٹیلی فون کروں گا اور پھر سوجاؤں گا۔"

"ٹھیک ہے لڑکے۔" ٹیٹ نے طمانیت بھرے لہجے میں کہا۔ "میں ذرا یہاں کے بار کا امتحان لے لوں۔"

اپنے کمرے میں پہنچ کر بیری نے سوسن کا نمبر ملایا۔ وہ سوسن کی کمی' شدت سے محسوس کر رہا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اب ہینڈبال کا عظیم کھلاڑی بننے اور شہر شہر میچ کھیلتے پھرنے کے مقابلے میں سوسن کہیں زیادہ اہم معلوم ہو رہی تھی۔ یہاں ہر چیز اجنبی تھی۔ سوسن نے دوسری گھنٹی پر ریسیور اٹھالیا تھا۔ "کہو کیا حال ہے؟" اس نے چھوٹتے ہی پوچھا تھا۔

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔ میں خود کو احمق سمجھ رہا ہوں۔"

"اے.......... ڈٹے رہو واپس تو تم کسی بھی وقت آسکتے ہو۔ جب آؤ گے تو

روچسٹر بھی اپنی جگہ پر ہوگا اور میں بھی۔"

"لیکن تم مجھے بہت یاد آ رہی ہو۔ میں تمہاری کمی محسوس کر رہا ہوں۔ ہے نا دیوانگی۔"

"میرا بھی یہی حال ہے بیری! لیکن ابتدائی چند روز ایسے ہی سخت ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جانے والوں کے لئے............ تم جلد ہی ٹھیک ہو جاؤ گے۔ یوں سمجھو کہ تم تعطیلات منانے نکلے ہو اور کسی بھی وقت گھر لوٹ سکتے ہو۔"

بیری کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

"بس خود کو یہ یاد دلاؤ کہ تم آزاد اور خود مختار آدمی ہو۔ آخری فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔"

مزید خاموشی!

"پھر ہم دونوں مل کر کچھ کریں گے۔"

"تمہارا اشارہ شادی کی طرف ہے نا؟"

"ہاں............ لیکن بیری جو لوگ ذرا سی جدائی بھی برداشت نہ کر سکیں وہ زندگی بھر ایک دوسرے کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔"

"تم ٹھیک کہتی ہو۔"

"میں جانتی ہوں کہ تم کیا محسوس کر رہے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں اتنی دور رہ کر بھی میری شرکت کا احساس ہو رہا ہوگا۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

"میں کل کھیل رہا ہوں۔"

"کس سے؟"

"میں اس کے متعلق زیادہ نہیں جانتا شاید کوئی آزمودہ کار کھلاڑی ہے جو کئی بڑے ٹورنامنٹ جیت چکا ہے۔"

"تم کامیاب رہو گے۔ میچ کے بعد مجھے فون کرنا' شب بخیر۔"

بیری نے ریسیور رکھ دیا۔ پہلے اس نے نیچے جا کر بیئر سے شغل کرنے کے متعلق

سوچا لیکن پھر جلد سو جانے کا فیصلہ کیا۔ سوسن سے گفتگو نے اسے بڑی حد تک پُرسکون کردیا تھا۔ اب وہ اگلی صبح کے لئے تیار رہنا چاہتا تھا۔ اگلی صبح کے متعلق وہ اندھیرے میں تھا۔

ٹیٹ آدھی رات کو کمرے میں داخل ہوا تو بیری کو سوئے ہوئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔

اگلی صبح بیری ناشتے سے ساڑھے آٹھ بجے فارغ ہوا۔ میچ دس بجے ہونا تھا۔ بیری کو یہ بھی علم نہیں تھا کہ میچ کس کورٹ میں ہوگا۔ وہ اب لاکر روم جاکر کرٹ کرنا چاہتا تھا تاکہ وارم اپ ہو سکے لیکن ٹیٹ غائب تھا۔ "کیا میجر ملا ہے مقدر سے۔" وہ بہ آواز بلند بولا۔ اب وہ نروس ہو رہا تھا۔ اسے کریزر کے متعلق کچھ بھی نہیں بتایا گیا تھا اسے کچھ علم نہیں تھا کہ اس کا حریف کیسا ہے جبکہ وہ اس کی کمزوریاں اور اسٹرانگ پوائنٹس جاننا اپنے لئے ضروری سمجھتا تھا۔

اسموکنگ روم میں اسے ٹیٹ نظر آیا۔ وہ سیاہ فام پورٹر سے ہنسی ٹھٹول کر رہا تھا۔ بیری اس کی طرف بڑھا۔ کمرے میں تمباکو کی بو رچی ہوئی تھی۔ "ٹیٹ' میں تمہیں ڈھونڈتا پھر رہا ہوں۔ مجھ سے باتیں نہیں کرو گے۔" بیری نے فریاد کے سے انداز میں کہا۔

"ضرور لیکن پہلے ڈینیل سے ملو۔ یہ میرا پرانا دوست ہے۔ یہ بھی اچھا کھلاڑی ہے۔"

سیاہ فام پورٹر کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ "چھوڑو ٹیٹ' مجھے تو یہ صدیوں پرانی بات معلوم ہوتی ہے۔" اس نے کہا اور بیری کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ بیری کو اس کی انگلیوں کی گرفت نہ جانے کیوں کسی سانپ کی یاد دلا رہی تھی۔ "تم سے مل کر خوشی ہوئی مسٹر تمہارا کوچ کہتا ہے کہ تم ایک اچھے کھلاڑی ہو۔" اس نے بیری سے کہا۔

"شکر ہے.........." بیری نے تلخ لہجے میں کہا۔ پھر خود کو سنبھال کر بولا۔ "آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔"

"کریزر سے کھیل رہے ہو؟ خود کو نچانے کا موقع نہ دے بیٹھنا اسے۔"

"مجھے تو اس کے متعلق پتہ بتایا ہی نہیں گیا۔" بیری نے زہریلے لہجے میں کہا اور پھر ٹیٹ سے سرگوشی کی۔ "تم کیا کر رہے ہو؟ کیا یہ ان جھمیلوں میں الجھنے کا وقت ہے؟"

"ارے' میں اس سے پچیس سال بعد ملا ہوں۔" ٹیٹ کی مسکراہٹ بے حد جاندار تھی۔ "ٹھیک ہے ڈینی' پھر ملیں گے۔"

"گڈ لک لڑکے۔" پورٹر نے بیری سے کہا۔

"آؤ بیری' چلیں بہت تربیت ہو چکی۔ اب درخت سے نوٹ توڑنے کا وقت آگیا ہے۔" ٹیٹ نے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ بیری اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

لفٹ نے انہیں تہ خانے میں اتارا۔ ٹیٹ' بیری کو لے کر بے حد روشن لاکر روم کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے میں سبز قالین بچھے ہوئے تھے۔ دیواریں رنگ و روغن سے چمک رہی تھیں۔ وائی ایم سی اے کے مقابلے میں یہ جگہ بہت آرام دہ اور پُرسکون تھی۔ رنگین ٹیلیویژن چل رہا تھا اور بہت سارے لوگ تولیے لپیٹے ہوئے کرسیوں پر بیٹھے نشریات سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ "آدھے گھنٹے بعد ہمارا میچ ہے۔ بیری بمقابلہ کریزر............کون سے کورٹ میں ہوگا؟" ٹیٹ نے ایک ملازم سے پوچھا۔

ملازم نے ایک کاغذ نکال اور اسے دیکھا۔ کورٹ نمبر چار' دس بجے۔ مسٹر کریزر آچکے ہیں۔ تشویش کی ایک تیز لہر بیری کے پورے جسم میں دوڑ گئی۔

"لاکر نمبر تین استعمال کریں۔" ملازم نے مزید کہا۔ "یہ لیجئے چابی اور تولیا۔"

ٹیٹ' بیری کو لے کر لاکر کی طرف بڑھ گیا' "مذاق مت سمجھنا۔ کریزر بہت اچھے کھلاڑیوں میں سے ہے۔" ٹیٹ نے کہا۔

"فیجر' تم بس انہیں ایک ایک کرکے میرے سامنے لاتے رہو۔ میں انہیں ناک آؤٹ کرتا رہوں گا۔"

"اچھا ہیرو' دیکھیں گے۔"

دس منٹ کے اندر اندر بیری کِٹ کر چکا تھا۔ اس نے ہاتھ گرم پانی میں اس حد تک رکھے' جس حد تک برداشت کر سکتا تھا۔ آج کا دن بہت اہم تھا۔ آج یہ فیصلہ ہونا تھا

کہ وہ آگے بڑھیں گے یا............ روچسٹر کی طرف ان کی واپسی ہوگی۔ "میں تیار ہوں۔" کچھ دیر بعد بیری نے کہا۔

"خدا کی پناہ............ یہ نئے دستانے! میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ نئے دستانے بڑی دشواریوں کا باعث بنتے ہیں۔"

بیری احمقوں کی طرح اپنے نئے دستانوں کو گھورتا رہا۔

ٹیٹ نے پتلون کی جیب میں سے ریت کی تھیلی نکالی۔ انہیں تھیلی پر مارو۔ اس طرح یہ کسی حد تک کھردرے ہو جائیں گے۔"

ہر گیلری میں تقریباً سو تماشائیوں کے بیٹھنے کی گنجائش تھی مگر اس وقت تمام گیلریاں سنسان تھیں۔ وہاں کل چھ کورٹس تھے لیکن اس وقت صرف کورٹ نمبر چار میں روشنی تھی۔ دور سے گیند کی ٹھپ ٹھپ سنائی دے رہی تھی۔" یہ آواز کیا بتاتی ہے؟" ٹیٹ نے پوچھا۔

"کوئی ہینڈ بال کھیل رہا ہے۔"

"احمق............ گدھے' یہ تو کوئی بچہ بھی بتا دے گا۔ میرا مطلب ہے' یہ آواز کورٹ کے متعلق کیا بتاتی ہے؟"

"کنکریٹ کی دیواریں ہیں۔ جب تک سیلنگ شاٹ نہ کھیلا جائے' چھت کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

"ٹھیک ہے' گویا تم سن اور سمجھ سکتے ہو۔ اب تمہارا عملی مظاہرہ دیکھا جائے گا۔" اب وہ کورٹ کے قریب پہنچ چکے تھے۔ جیک کریزر مشق کر رہا تھا۔ "تم اپنا کھیل کھیلنا' سب ٹھیک ہو جائے گا۔" ٹیٹ نے نصیحت کی۔ اسے غلطیوں پر مجبور کرنا ہوگا۔ ویسے یہ بہت اچھا کھلاڑی ہے۔ اسے کورٹ میں نچا کر تم تھکا سکتے ہو لیکن خود اسے اس بات کا موقع ہرگز نہ دینا۔"

"ٹھیک ہے ٹیٹ۔" بیری نے کہا اور نروس انداز میں پہلو بدلا۔

"جاؤ اور اسے شکست دو۔ وہ تمہارا منتظر ہے۔ میں گیلری میں ہوں۔ گڈ لک۔"

ٹیٹ کے لہجے میں بلا کی شفقت تھی۔

"میں کامیاب رہوں گا۔" بیری نے اپنا حوصلہ بلند کرنے کی غرض سے کہا۔

"یقیناً.......... کیونکہ ہمارے مستقبل کا انحصار اسی میچ پر ہے۔ ہمارا سبھی کچھ داؤ پر لگا ہوا ہے۔"

"کک.......... کیا.......... تم نے ساری رقم اس میچ پر لگا دی ہے؟"

"ٹھیک سمجھے ہو لڑکے۔ ہم یہاں جوا کھیلنے کے لئے ہی تو آئے ہیں۔"

اس سے پہلے کہ بیری احتجاج کرتا' ٹیٹ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور نرمی سے بیری کو کورٹ میں دھکیل دیا۔ کچھ لمحوں کے لئے تو بیری کی نگاہیں خیرہ ہو کر رہ گئیں۔ یہ سب کچھ اس کے لئے نیا اور نامانوس نہیں تھا لیکن اس مرتبہ وہ کچھ دشواری محسوس کر رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا' جیسے انہوں نے جلد بازی سے کام لیا ہو۔ اس کا سر گھوم رہا تھا۔ خوف اس کی شریانوں میں رقصاں تھا۔ اس نے آہستہ سے دروازے کو تھاما جیسے اسے ٹھیک طرح سے بند کرنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن درحقیقت وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے آگے رنگ برنگ دائرے ناچ رہے تھے۔ ہر چیز گردش میں تھی۔ کانوں میں تیز سیٹیاں سی گونج رہی تھیں۔ چند لمحے بعد اس کی حالت سنبھل گئی۔ اس نے پلٹ کر اپنے حریف کا پہلی بار سامنا کیا۔ جو کچھ اس نے دیکھا' وہ اس کے لئے ایک اور ذہنی جھٹکے کا سبب ثابت ہوا۔ ابتدا میں اس نے سوچا کہ شاید اس کی آنکھیں ابھی تک زیادہ روشنی سے ہم آہنگ نہیں ہوئی ہیں لیکن بات صرف اتنی تھی کہ اس کا حریف اس کی توقعات سے بہت مختلف تھا۔

جیک کریزر گنجا تھا۔ اس کی عمر پچاس کے لگ بھگ ہوگی۔ وہ تو زیادہ سے زیادہ ایک ریٹائرڈ کھلاڑی معلوم ہو رہا تھا۔ "تم بیری ویسٹ ہو؟" اس نے دستانے اتارے اور بیری کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس کا ہاتھ نرم اور نسبتاً چھوٹا تھا۔

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی؟" بیری نے بے ساختہ کہا پھر دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ جو شخص اس سے رقم جیتنے کی غرض سے کھیل رہا ہے' اس کے ساتھ اتنا خلوص کیسے

برتا جاسکتا ہے۔

"چلو' کچھ پریکٹس کرلو۔ وقت کی پرواہ نہ کرنا۔" کریزر نے نرم لہجے میں کہا۔

بیری نے پریکٹس شروع کردی۔ فوراً ہی اسے کارنرز میں جمع ہونے والی گرد کا احساس ہوگیا۔ فرش ٹھیک ٹھاک معلوم ہورہا تھا۔ اس نے ذہن میں کھیل کا لائحہ عمل مرتب کیا۔ اس وقت اس کا دماغ کسی کمپیوٹر کی طرح کام کررہا تھا۔ دروازے کو بظاہر درست کرتے وقت وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ دروازہ گیند کی فلائٹ تبدیل کرسکتا ہے۔ یہ بات کم اہم نہیں تھی۔ کچھ دیر وہ یونہی پریکٹس کرتا رہا۔ پھر اس نے کہا۔ "میں تیار ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ سروس کے لئے تھرو کرو۔"

بیری عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ گیند فرش سے محض دو انچ اوپر سامنے والی دیوار سے ٹکرائی تھی۔ کریزر کی ریٹرن فرش اور دیوار کے جوڑ سے ٹکرائی تھی۔

"اب آپ کی سروس ہے۔" بیری نے دیوار کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا اور عقبی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا۔ وہ اپنے گھٹنوں کی خفیف سی لرزش پر قابو پانے کی کوشش کررہا تھا۔ کریزر نے اپنی اور بیری کی گیندوں کا موازنہ کیا۔ بیری کی گیند بہتر تھی کریزر نے اپنی گیند گیلری کی طرف اچھال دی' جہاں ایک ہاتھ نے اسے دبوچ لیا۔

"شکریہ ٹیٹ۔" کریزر نے کہا۔ ٹیٹ صرف ڈکرا کر رہ گیا۔ بیری کو ٹیٹ کا یہ انداز سخت ناپسند تھا لیکن آج اسے اس سے تقویت کا احساس ہوا۔ کریزر نے سروس زون سے پلٹ کر بیری کی طرف دیکھا بیری نے اثبات میں سر ہلایا۔ ہینڈ بال کے پیشہ ور کھلاڑی کی حیثیت سے یہ اس کے کیرئیر کا نقطہ آغاز تھا۔

کریزر کی پہلی سروس نے بیری کو حیران کردیا۔ وہ ایک ثانئے کے لئے ہچکچاہٹ کا شکار ہوگیا۔ اس کے گیند تک پہنچنے سے پہلے ہی سروس ڈیڈ ہوچکی تھی لیکن بیری کے لئے وہ لمحہ دھماکا خیز تھا۔ اس کا حریف بائیں ہاتھ سے کھیلتا تھا۔ اب میچ کا نتیجہ غیر متوقع نہیں تھا۔ کریزر نے بیری کی کمزوری بھانپ لی تھی۔ اس نے جان لیا تھا کہ بیری کا داہنا ہاتھ بے

بعد خوفناک ہے لیکن اس سے قطع نظر وہ کریزر کے لئے چاکلیٹ کیک کی حیثیت رکھتا تھا۔ چند لمحوں میں ہی کریزر، بیری کو کھا گیا۔ اس کے شاٹ دیوار سے لگ کر آنے کے بعد اس سے مخالف سمت میں حرکت کرتے تھے جس سمت کا بیری عادی تھا۔ اب وہ بائیں ہاتھ کی اسپن دیکھتا اور جانتے بوجھتے دھوکا کھا جاتا۔ گیند الٹی اسپن ہو رہی تھی۔ کریزر بیری کو تمام کورٹ میں نچاتا رہا۔ اس نے ہر شاٹ کھیلا اور بیری کے لئے کھیلنا دوبھر کر دیا۔ میچ یکطرفہ ثابت ہوا اور اسے انجام تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔

کریزر سے ہاتھ ملاتے وقت بیری نے بمشکل ان آنسوؤں پر قابو پایا، جو مایوسی اور بے بسی کی وجہ سے آنکھوں میں مچل رہے تھے۔ اس کے خواب چکنا چور ہو چکے تھے۔ بیری اب ٹیٹ کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ٹیٹ اسے کہیں نظر بھی نہیں آیا۔ بیری کو یقین تھا کہ وہ اس وقت اپنے ذہنی جھٹکے کو سبز مشروب میں غرق کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا۔ وہ لاکر روم کی طرف پلٹا۔ بڑی یاس انگیز خاموشی میں اس نے غسل کر کے لباس تبدیل کیا۔ پریشان کن خیالات اس کے ذہن کو ڈس رہے تھے۔ ہینڈ بال کے پیشہ ور کھلاڑی کی حیثیت سے اس کے کیریئر کا خاتمہ، شروع ہونے سے پہلے ہی ایک گمنام کھبے کھلاڑی نے ختم کر دیا تھا۔ "آپ کے پارٹنر نے کہا ہے کہ وہ اوپر بار میں آپ کے منتظر ہیں۔" ایک ملازم نے اسے آگاہ کیا۔

"شکریہ۔" بیری نے بمشکل کہا لیکن وہ ٹیٹ کا سامنا کرنے سے خوفزدہ تھا۔ وہ کسی کا بھی سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہر شخص کی نگاہوں سے اسے تمسخر جھانکتا محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ بھاگ کر جاتا بھی تو کہاں؟

ٹیٹ بار کاؤنٹر پر کہنیاں ٹکائے کھڑا تھا۔ اس کے سامنے کسی گلدان جتنا بڑا گلاس موجود تھا جو سبز مشروب سے لبریز تھا۔ بار کافی پر ہجوم تھا۔ "پیاسے ہو؟" ٹیٹ نے پوچھا۔

"ہاں، مجھے اعشاریہ چار پانچ کا ریوالور درکار ہے۔"

بیری نے ٹیٹ کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ لرزتی دیکھی۔ "فکر مت کرو۔ یہ سانحہ تو بہترین کھلاڑیوں کو بھی نہیں بخشتا۔" اس نے بیری کو دلاسا دیا۔

"آؤ پھر جشن منائیں۔" بیری نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔ وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دینا چاہتا تھا۔ "اب یہاں سے نکل چلو۔" اس نے مزید کہا۔

"ہمیں کچھ میچ جیتنے ہیں برخوردار کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں رہا؟"

"اب شرط لگانے کے لئے رقم کہاں سے لاؤ گے؟ ہم واپس کیسے جائیں گے؟"

"بات یہ ہے بیٹے کہ میں جانتا تھا' تم ابھی تیار نہیں ہو لیکن تمہاری کھال کھجا رہی تھی۔"

"تمہارا خیال تھا کہ میں ہار جاؤں گا؟"

"خیال.......... مجھے یقین تھا۔ کریزر کی گیند لے کر میں سیدھا یہاں آگیا تھا۔ میں نے تمہارا میچ دیکھا ہی نہیں۔"

"کیا کہہ رہے ہو!"

"میرے چاند' یہ تمہارے لئے ہینڈ بال کا ایک سبق تھا جو تمہیں مفت دیا گیا۔ کیا میں اتنا احمق ہوں کہ تم پر شرط لگا دیتا۔ پیارے' دراصل میں اور کریزر' ہم دونوں مل کر تمہارے کام آ رہے تھے۔"

"یعنی یہ مذاق تھا' تم نے شرط نہیں لگائی تھی؟" بیری زور سے چیخا۔ بہت سے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"تم تو بڑی باتیں بناتے تھے بیری' تم صرف مقابلوں کا بندوبست کرو' میں سب کھلاڑیوں کو ٹھکانے لگا دوں گا یاد ہے۔" ٹیٹ بھی چلایا۔

"میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔" بیری نے دہاڑ کر کہا۔

ٹیٹ نے اپنا گلاس سنبھالا اور تیزی سے ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ لوگ دروازے کی طرف کھسکنے لگے۔

"اپنا دماغ ٹھنڈا رکھو احمق۔" ٹیٹ نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ "ارے کوئی اسے سنبھالو' پاگل ہو گیا ہے۔"

لیکن وہاں بے چارے بارٹینڈر کے سوا کون تھا جو بیچ میں آتا۔ وہ خود گنجا' موٹا اور

بڈھا تھا اور پریشان تھا کہ کس مصیبت میں پھنس گیا۔ ٹیٹ اپنے ہاتھوں سے چہرہ چھپا رہا تھا۔ چہرہ گھما لینے کی وجہ سے گھونسہ ٹیٹ کے کان پر پڑا لیکن ٹیٹ کو زیادہ تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ ویسے بھی وہ اس وقت تک کافی مشروب پی چکا تھا۔ بارٹینڈر نے بیری کو جکڑ لیا تھا۔ بیری جھٹکے دے کر خود کو چھڑانے کی کوشش کرتا رہا۔ پھر اسے بار کاؤنٹر پر ایش ٹرے میں ایک جلتا ہوا سگار رکھا نظر آیا۔ بارٹینڈر کی خوش قسمتی تھی کہ بیری کو ایش ٹرے کا خیال نہیں آیا' ورنہ اس بے چارے کا سر کھل جاتا۔ البتہ بیری نے جلتا ہوا سگار اٹھا کر اس کے چندیا پر مسل ڈالا۔ بارٹینڈر نے دردناک چیخ ماری اور بیری کو چھوڑ دیا۔

ہنگامہ جلد ہی فرو ہو گیا۔ یہ احساس کہ قلاش نہیں ہوئے ہیں اور سنک میں پانی کی دھار کے نیچے سر رکھے کھڑا بارٹینڈر' ان دونوں عوامل نے بیری کا غصہ ٹھنڈا کر دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم رقم نہیں ہارے؟" اس نے ٹیٹ سے پوچھا۔

"ایک دمڑی بھی نہیں ہارے خود کو قابو میں رکھو۔" ٹیٹ کے ہاتھ اب بھی مدافعانہ انداز میں بلند تھے۔

"چھوڑو.......... کچھ پلواؤ۔"

بارٹینڈر اپنے سر کی سروس کرنے میں مصروف تھا۔ ٹیٹ خود بار کے پیچھے چلا گیا۔ لوگ اب واپس آنے لگے تھے۔ "یہ باکسنگ رِنگ نہیں ہے۔ لڑنے کا شوق ہے تو باہر جا کر لڑو۔" آنے والوں میں سے کسی نے تبصرہ کیا اور ٹیٹ کی ہی ہی ہی اسٹارٹ ہو گئی۔ ایک ہاتھ سے وہ اپنے کان کے نیچے ابھر آنے والے گومڑ کو سہلا رہا تھا۔

☆------------☆------------☆

"استاد معظم' تم نے بڑا ظلم کیا۔ میں تو تمہارا سامنا ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ سوچتا تھا کہ کار لے کر چپکے سے نکل بھاگوں۔" بیری نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ ٹیٹ صرف سر ہلا کر رہ گیا۔ "اب ہم کہاں جائیں گے' کیا کریں گے؟"

"کہیں نہیں جائیں گے۔ جب تک تمہارا بایاں ہاتھ نہیں چلنے لگتا' ہم کہیں نہیں جائیں گے۔"

بار ٹینڈر اپنے سر پر تولیا لپیٹے ہوئے نازل ہوا۔ وہ بیری کو گھورے جا رہا تھا۔

"میں نے کریزر کو تیار کر لیا ہے۔ کل سے تمہاری تربیت پھر شروع۔ اب مجھے سکون سے پینے دو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ۔" وہ بار کی طرف پلٹا۔ اس کے بھینچے بھینچے ہونٹوں کے درمیان مسکراہٹ لرز رہی تھی۔ طالب علم پھر طلبِ علم میں مبتلا ہو گیا تھا' صرف ایک گومڑ کے عوض سودا برا نہیں تھا۔ یوں بھی درد اس کے لئے کوئی اجنبی تو نہیں تھا۔ وہ دونوں پچیس برس سے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

"مجھے افسوس ہے۔" بیری' بار ٹینڈر کی طرف متوجہ ہوا۔ "دکھاؤ مجھے۔" اس نے بار ٹینڈر کے سر کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"مجھ سے دور رہو۔" بار ٹینڈر غرایا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر مشروب کا جگ اٹھا لیا۔ "ورنہ میں اس سے تمہارا منہ دھلا دوں گا۔"

"انہوں نے کلب سے کچھ دور ایک سستے ہوٹل میں کمرا بک کرالیا۔ وہ ایک صاف ستھری جگہ تھی۔ تربیت مکمل ہونے تک انہیں وہیں رہنا تھا۔

اگلی صبح نو بجے وہ دونوں کلب لابی میں کھڑے تھے۔ "کریزر ہمارا منتظر ہے برخوردار.......... چلو' اب اپنے بائیں ہاتھ کی تربیت کرو۔" درد کے مارے اس سے ٹھیک طرح بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔ ہوا کے جھونکے بھی درد کی شدت میں اضافہ کر رہے تھے۔ کورٹ کا منظر آج بھی گزشتہ روز جیسا تھا۔ کریزر پریکٹس کر رہا تھا۔ البتہ اس مرتبہ گیلری کا رخ کرنے کے بجائے ٹیٹ بھی اس کے ساتھ کورٹ میں داخل ہوا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے چمڑے کی ایک نرم رسی نکالی۔ "تو آج کیا پروگرام ہے؟" بیری نے پوچھا۔

"یہاں آؤ تو تمہیں سمجھاؤں۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔ کریزر گیند اچھالنے میں معروف تھا۔ ٹیٹ نے چمڑے کی رسی' بیری کی کمر سے اس طرح باندھی کہ بیری کا دایاں ہاتھ بھی بند ہو گیا۔ اس نے رسی کی بندش بہت سخت رکھی تھی۔

"کیا کر رہے ہو؟ میں تو معذور ہو کر رہ گیا ہوں۔" بیری نے احتجاج کیا۔

"اب میں اوپر جا رہا ہوں۔" ٹیٹ نے کہا اور کورٹ سے نکل گیا۔ بیری احمقوں کی

طرح وہیں کھڑا رہا۔

"چلو' وارم اپ کرو۔" کریزر نے کہا۔

وارم اپ میں زیادہ دشواری نہیں ہوئی۔ بیری دھیرے دھیرے اپنے واحد آزاد ہاتھ سے مطابقت حاصل کر رہا تھا لیکن دشواری اس وقت سامنے آئی' جب دونوں نے کھیلنا شروع کیا۔ کریزر بہت اچھا کھلاڑی تھا۔ بیری اسی انداز میں کھڑا رہا جس کا عادی تھا۔ دائیں جانب آنے والے شاٹس کھیلنے کے لئے وہ اپنے دائیں ہاتھ کو آزاد کرانے کے لئے پورا زور لگاتا۔ کئی مرتبہ وہ فرش پر گر گیا اور زیر لب ٹیٹ کو کوستا رہا۔ وہ پوری صبح اس نے محض اپنا توازن برقرار رکھنے کی کوشش میں گزا دی لیکن پھر وہ اسی حال میں روزانہ کریزر کے ساتھ کم از کم پچیس گیم کھیلنے لگا۔ دھیرے دھیرے وہ اس کے تمام شاٹس کی ریٹرن بائیں ہاتھ سے دینے لگا۔ کریزر اسے مسلسل بائیں جانب کھلاتا اور بہت نیچے کھلاتا۔ ابتدا میں تو وہ گیند تک پہنچ ہی نہیں پاتا تھا اور شدید مایوسی کا شکار ہو جاتا تھا۔ پھر جب وہ بائیں ہاتھ سے ریٹرن دینے لگا تو مایوسی اور بڑھ گئی۔ اب دایاں ہاتھ اسے عضو معطل محسوس ہونے لگا تھا۔ پھر دائیں ہاتھ میں درد ہونے لگا۔ ہر صبح وہ تکلیف برداشت کرنے کی کوشش میں دانتوں سے اپنے ہونٹ کاٹ ڈالتا۔ اس کے علاوہ بائیں ہتھیلی بھی اذیت دینے لگی تھی لیکن ٹیٹ کو اس پر ذرا رحم نہیں آتا تھا۔ پہلی شکست کے حوالے سے وہ اسے یہ سزا دے رہا تھا۔ اس تمام عرصے میں بیری کی انا معطل ہو کر رہ گئی تھی۔ ٹیٹ اپنے شاگرد کی شکست خوردگی اور احساسِ جرم سے پوری طرح فائدہ اٹھا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہر کمزوری دور کرنے کا اور تکمیل کا یہ آخری موقع ہے ورنہ فتح انسان کو کچھ سیکھنے ہی نہیں دیتی۔

اس دوران کریزر نے بیری کو بڑا سہارا دیا۔ جب بھی وہ دیکھتا کہ بیری کی مایوسی حد سے بڑھ گئی ہے' وہ اس کی حوصلہ افزائی کرتا۔ دو ہفتے کی تربیت کے بعد مشکل پسند استاد کو یقین ہو گیا کہ اس نے ہینڈ بال کھیلنے کی ایک کامل اور تحیر خیز مشین تخلیق کر لی ہے۔ اس کی محنت اپنی جگہ لیکن بیری پیدائشی کھلاڑی بھی تھا۔ اس کی قدرتی اہلیت اور اسٹیم

قدرت کی طرف سے ملنے والے بہت بڑے عطیات تھے۔

"ٹیٹ......... یہ لڑکا اب ہر میچ جیت سکتا ہے۔" دو ہفتے بعد کریزر نے ٹیٹ سے کہا۔ "اب تو میں اس کے سامنے ٹھہر بھی نہیں سکتا۔"

ٹیٹ مسکرایا۔ بیری صرف ایک ہاتھ سے وہ کام کر رہا تھا جو ملک کے بے شمار کھلاڑیوں میں سے چند ایک ہی دونوں ہاتھوں کی مدد سے کر سکتے تھے یعنی کریزر کو شکست دینا۔ کریزر دو مرتبہ قومی چیمپئن رہ چکا تھا۔

☆-----------☆-----------☆

اب ان کی منزل الینی ایتھلیٹک کلب تھا۔ بیری بہت مسرور اور پُراعتماد تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اب اس کا کھیل بہت اچھا ہو گیا ہے۔ ٹیٹ اس کے اعتماد کے مظاہرے پر خاموش رہتا۔ گویا وہ زبان خاموشی سے اسے بتاتا تھا کہ وہ بھی اس کے ارتقا سے مطمئن ہے۔ ٹیٹ کا اعتماد بھی بے وجہ نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اب بیری کا کھیل کسی بھی کمزوری سے پاک ہے۔ وہ پوری طرح اسلحے سے لیس تھا۔ اب مشکل ترین مرحلہ سامنے تھا۔ بہترین کھلاڑیوں سے اس کا مقابلہ کرانا......... لیکن بتدریج......... اسے ریٹنگ کا خیال بھی رکھنا تھا تاکہ لڑکا کسی بھی جھٹکے سے محفوظ رہے۔ بیری کو بھی احساس تھا کہ وہ شاہراہِ عظمت پر گامزن ہے۔ ٹیٹ نے بارہا اسے یہ احساس دلایا تھا۔ "یاد رکھنا برخوردار' اگر تم کبھی ہارے تو صرف خود سے ہارو گے' اپنی غلطی سے ہارو گے۔ اچھے کھلاڑی اور عظیم کھلاڑی کے درمیان فرق سمجھ لو۔ عظیم کھلاڑی غلطیاں کم کرتا ہے اور حریف کی غلطیوں سے صدفی صد فائدہ اٹھاتا ہے۔ ورنہ ان دونوں کی اہلیت میں زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ بہترین کھلاڑیوں کا ارتکاز بے پناہ ہوتا ہے۔ ایک حرکت' ایک نظر' دو ایک غیر روایتی شاٹس اور توانائیوں کا اچانک اظہار' میچ کا پانسہ پلٹ دیتا ہے۔ یاد رکھو عظیم کھلاڑی ماہرِ نفسیات ہوتا ہے۔"

اس بار معاملہ حقیقی تھا۔ انہیں رقم داؤ پر لگانا تھی۔ بیری صرف ٹیٹ کے خوابوں کی تعبیر ہی نہیں تھا بلکہ ٹیٹ اب اس لڑکے کو پسند بھی کرنے لگا تھا۔ لڑکا جما رہا تھا.........

بڑی ثابت قدمی سے............ اور ٹیٹ ایسے لوگوں کا ہمیشہ احترام کرتا آیا تھا۔

"مقابلہ کس سے ہے؟" بیری نے پوچھا۔

"ہیوز............ الی نوائس یونیورسٹی کا وائس چانسلر ہے۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔

"کوئی بڈھا ہے؟"

"مجھے یاد پڑتا ہے کہ اب تک بڈھے ہی کورٹ میں تمہیں مرغا بناتے رہے ہیں۔"

"ہاں یہ تو ہے۔" بیری نے ندامت سے سر جھکالیا۔

☆------------☆------------☆

بیری' کورٹ کے دروازے سے ڈاکٹر ہیوز کو پریکٹس کرتے دیکھتا رہا۔ ٹیٹ اس کی کمر سہلا رہا تھا۔ "تم اپنا کام کرنا برخوردار یہ شخص تمہارے لئے کسی دشواری کا باعث نہیں بنے گا۔ بس تم اپنا کھیل' کھیل کر اسے غلطیوں پر مجبور کرنا۔ پوائنٹ خود بخود مل جائیں گے۔" اس نے کورٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

بیری نے ہاتھ ملاتے ہی بڑی توجہ سے ہیوز کی ٹانگوں کو دیکھا۔ وہ بہت توانا ٹانگیں تھیں' یعنی ٹیٹ نے اسے سوچ سمجھ کر نصیحت کی تھی۔ یہ شخص توانائیوں کا پاور ہاؤس معلوم ہوتا تھا۔ وہ جسمانی اعتبار سے ایک ایتھلیٹ تھا۔ یعنی بیری کو اس کے خلاف رننگ گیم کھیلنے سے گریز کرنا تھا۔ چند ہی لمحوں میں بیری گیم پلان مرتب کر چکا تھا۔ وارم اپ کے دوران وہ شرط کے متعلق سوچتا رہا۔ ٹیٹ نے کہا تھا کہ وہ ابتدا میں چھوٹی رقمیں لگائے گا۔ وہ چاہتا تھا کہ پہلے بیری رقم کے لئے کھیلنے کا عادی ہوجائے' پھر بڑی رقمیں لگائی جاسکتی ہیں۔ اس میچ کی شرط ڈھائی سوڈالر فی گیم اور میچ کے پانچ سو ڈالر طے پائے تھے۔ بیری کے نزدیک یہ کوئی تگڑی شرط نہیں تھی۔

سروس کے لئے تھرو ہوئی۔ بیری نے سروس تھرو جیت لی۔ اب وہ سروس زون کی طرف بڑھ رہا تھا۔ یہ اس کا پہلا بڑا میچ تھا اور وہ کسی حد تک نروس تھا۔ اس نے گیلری کی طرف دیکھا گیلری میں صرف ٹیٹ بیٹھا تھا۔ وہ بے حد سنجیدہ تھا۔ اسے اس میچ

کا تنقیدی جائزہ لینا تھا تاکہ آئندہ میچ کے لئے بیری کی خامیاں دور کی جاسکیں۔ بیری اس کے متعلق سوچتے ہوئے مسکرایا' ٹیٹ کے نزدیک پہلے گیم میں بیری کی کئی خامیاں سامنے آئی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ عظیم کھلاڑیوں کی طرح کھیلا تھا۔ اس نے توانا ہیوز کو اس بات کا موقع نہیں دیا کہ وہ اسے کورٹ میں نچاسکے۔ اس کا ارتکاز بھی غیر معمولی تھا۔ بیری عظیم تھا۔ جب بھی کورٹ کی سینٹر زون پر بیری کی گرفت کمزور ہونے لگتی' وہ پوری قوت سے شاٹس کھیل کر ہیوز کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیتا۔ اس کے سیلنگ شاٹس بھی قابل دید تھے۔ کئی مرتبہ ہیوز کی انگلیوں کو گیند اٹھانے کے چکر میں عذاب اٹھانا پڑا۔ اس کے علاوہ ہیوز کے ریٹرن شاٹس بے جان تھے اور بیری کے لئے کوئی خاص مسئلہ نہیں بن رہے تھے۔ ڈاکٹر ہیوز اس کی کمزوریاں ہی تلاش کرتا رہ گیا۔ وہ تو یہ فیصلہ بھی نہیں کرسکا کہ لڑکا کھبا ہے یا سجا۔

وہ بیری کا میچ تھا' شروع سے آخر تک.......... ہیوز بے پناہ کوشش کے باوجود بیری پر ذرا سا دباؤ بھی نہیں ڈال سکا۔ بیری بے حد تیزی سے بار بار کھیل کا ٹیمپو اور ڈائریکشن تبدیل کرتا رہا۔ ہیوز دائیں طرف ہوتا تو بیری کھیل کو بائیں جانب منتقل کردیتا۔ غرض اس نے ہیوز کو ایک لمحہ بھی سکون سے نہ رہنے دیا۔ بیری نے پہلے دو گیم ۳۔۲۱ اور ۶۔۲۱ کے اسکور پر جیت کر بیسٹ آف تھری گیم اسٹریٹ جیت لیا۔ ایک گھنٹے کی مشقت کے عوض بیری اور ٹیٹ ایک ہزار ڈالر جیت چکے تھے۔

اس شام بیری نے ایک گھنٹے تک سوسن سے فون پر گفتگو کی۔ اس نے میچ کی جزئیات تک سوسن کو سناڈالیں۔ وہ بہت خوش تھا۔ ٹیٹ نے اپنے مخصوص انداز میں اس فتح کا جشن منایا۔ وہ سبز مشروب میں غرق ہوگیا۔

☆------------☆------------☆

"اب تم نے فتح کا ذائقہ چکھ لیا ہے۔" کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹیٹ نے بیری سے کہا۔ "چار میچوں میں ہم چھ ہزار ڈالر کما چکے ہیں۔"

"اچھا۔" بیری نے مسکرا کر کہا۔

"لیکن جتنا کمایا ہے' اس کا نصف تم نے ٹیلیفون کی نذر کردیا ہے۔"

"ٹیلیفون تو بدنام ہے بے چارہ.......... تم اپنی رس ملائی پر رقم ضائع کررہے ہو۔" ہیری نے جواب دیا۔

"دیکھو ہیری' میں اس لڑکی کو پسند کرتا ہوں لیکن تمہیں اپنی توجہ اس پر سے کسی حد تک ہٹانا ہوگی۔ تم دوسری لڑکیوں کو بھی گھورنے لگے ہو۔ تم بڈھے ٹیٹ کو بیوقوف نہیں بنا سکتے۔"

"کیا بکواس ہے۔"

"لڑکے.......... تمہیں حلوے میں دلچسپی لینا چاہئے۔ ڈیٹرائٹ جیسا حلوہ اس ملک میں کہیں نہیں ملے گا.......... ہی ہی ہی.........."

"تمہاری بیہودہ باتوں کا جواب بھی بیہودہ ہی ہوسکتا ہے۔ سنو ٹیٹ میں ایک خود کفیل آدمی ہوں۔"

"ہی ہی ہی.......... تم بڈھے ٹیٹ کو بیوقوف نہیں بنا سکتے۔"

"تم اچھے خاصے مسخرے ہو لیکن تم میرے اور سوسن کے تعلق کو نہیں سمجھ سکے۔"

"لیکن میں نے تمہیں اب تک کوئی غلط مشورہ نہیں دیا۔" ٹیٹ نے سنجیدگی سے کہا۔ "ویسے بھی اس جہاز کا ناخدا میں ہوں۔"

"مجھے یاد ہے۔"

"اب ہمارے پاس آرام کے لئے دو دن ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کسی موٹے گدھے کی طرح آرام کرو۔"

☆----------☆----------☆

آٹو موٹیو کلب باہر سے کوئی دفتری عمارت معلوم ہوتی تھی مگر اندر سے وہ بڑی پُرشکوہ عمارت تھی.......... اس کی فضا میں دولت توانائی اور امارت کی خوشبو رچی ہوئی تھی۔ ڈیٹرائٹ کے پانچ بہترین ریستورانوں میں سے تین اس کی حدود میں واقع تھے۔ کلب صرف اور صرف مردوں کے لئے تھا۔ ریستورانوں میں ملازم لڑکیوں کے علاوہ وہاں عورتوں کا کوئی کام نہیں تھا۔ ان لڑکیوں کو بھی پہلی منزل سے اوپر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ ریستوران' کلب لابی سے خاصے دور تھے۔ گزشتہ برسوں میں عورتوں نے بارہا کلب کے اس اصول کو توڑنے کی ناکام کوششیں کی تھیں' طرح طرح کے حربے استعمال کئے گئے تھے' کلب پر مالی دباؤ بھی ڈالا گیا تھا لیکن کلب مالی طور پر بہت مستحکم تھا۔ کلب کو عوامی ردعمل کی کوئی پرواہ ہی نہیں تھی کیونکہ وہ عوام کے لئے تھا ہی نہیں۔ اس کے کمرے مستقل بنیادوں پر ممبروں کو دیئے جاتے تھے۔ کلب کے ممبر ذی حیثیت اور متمول افراد تھے۔ کلب انہیں ہر طرح کی سہولتیں اور آرام فراہم کرتا تھا۔ ٹیٹ اور بیری کو وہاں کھیلنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ اس کلب میں لاس ویگاس کے قمار خانوں سے کہیں زیادہ بڑی رقمیں داؤ پر لگائی جاتی تھیں۔ وہاں ہر شخص تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا۔ "کیا ہم کسی چرچ میں آگئے ہیں؟" بیری نے پوچھا۔ "اوہ ہو کس قدر خاموشی ہے یہاں۔"

"نہیں.......... یہاں کے لوگ دیوتاؤں سے زیادہ مالدار ہیں۔"

"اپنے نام بتائیے پلیز۔" کلب کے منیجر نے پوچھا۔ اس نے ان دونوں کو اشارے سے اپنی طرف بلایا تھا۔

"ٹیٹ اور بیری۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔ مسٹر فرینا ہمارے منتظر ہوں گے۔"

فرینا کا نام سن کر منیجر کا رویہ یکسر تبدیل ہوگیا۔ اب وہ سراپا انکسار تھا۔ اس نے رجسٹر کھولتے ہوئے سر کو اثباتی جنبش دی۔ "جی ہاں جناب' آپ ساتویں منزل پر جایئے۔ آپ کو لاکر روم اور کورٹس نظر آئیں گے۔ پلیز' ہمیں آپ کی آمد سے خوشی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" ٹیٹ نے کہا اور لفٹ کی طرف مڑ گیا۔ بیری اس کے ساتھ ساتھ تھا۔

"فرینا؟ وہی اکاؤنٹنٹ جس نے اسپورٹس کار کا تصور ہی بدل کر رکھ دیا ہے؟" اس نے سرگوشی میں پوچھا۔

"ہاں' وہی ہے۔"

"جس کی تصویریں گزشتہ سال ٹائمز اور نیوز ویک کے سرورق پر شائع ہوئی ہیں؟"

"ہاں ہاں وہی ہے۔" ٹیٹ غرایا۔ "لیکن فی الحال یہ سب کچھ بھول جاؤ۔ منیجر نے کیا بتایا تھا؟"

"یہی کہ کورٹس ساتویں منزل پر ہیں۔"

"یاد رکھو تم یہاں ہینڈبال کھیلنے آئے ہو۔ دوسری صورت میں ہم یہاں داخل بھی نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ اپنی توجہ اپنے محسن یعنی کھیل پر مرکوز کرو۔"

"ساتویں منزل۔ گویا دیواریں لکڑی یا پلاسٹر کی ہوں گی کنکریٹ کی نہیں ہوسکتیں۔"

"میں شروع ہی سے تمہیں جینئس قرار دیتا آیا ہوں۔" ٹیٹ نے جلے بھنے لہجے میں کہا۔

بیری نہ صرف فرینا سے میچ کھیلا بلکہ اس نے درحقیقت اسے آؤٹ کلاس بھی کردیا۔ دو دن کے اندر اس نے فرینا کے علاوہ تین اور کھلاڑیوں کا کباڑا کردیا اور ان میچوں کے دوران آٹھ ہزار ڈالر سے زائد رقم جیت لی۔ وہ لوگ حیران تھے۔ انہیں

شکست دینے والا ایک اجنبی نوجوان تھا۔ جس کا معذور نیجر ہر وقت سبز مشروب میں ڈوبے رہنا پسند کرتا تھا۔ بیری کا کھیل غلطیوں سے مبرا تھا اور کلاسیکی رقص کے سے ردھم کا حامل تھا۔ اسے کھیلتے دیکھ کر ٹیٹ کا خون سیروں بڑھ جاتا تھا۔ ٹیٹ بہت خوش تھا۔ دولت اس کے پاس تھی اور پھر ہمیشہ جیتنے والا گھوڑا بھی اس کی دسترس میں تھا۔ وہ اس غیر مرئی مثلث کا چوتھائی سفر طے کر چکے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ اب لڑکے کو آگے بڑھنے سے روکنے والا کوئی نہیں ہے۔

☆------------☆------------☆

وہ مئی کا وسط تھا اور کینساس کا اوور لینڈ پارک تھا۔ سورج ان بادلوں کی آغوش میں جا چھپا تھا' جو مسوری کے مغربی افق کو ایک ہفتے سے گھیرے ہوئے تھے۔ وہ اوور لینڈ پارک کے نواح میں خوب صورت اینٹوں اور کنکریٹ سے بنی ہوئی دو منزلہ عمارت تھی۔ ابھی صرف چھ بجے تھے لیکن پارکنگ لاٹ تقریباً کاروں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ منظر پوسٹ کارڈ پر نظر آنے والی کوئی رنگین تصویر معلوم ہو رہا تھا۔ سرمئی برساتی کوٹ میں ملبوس وہ دراز قد شخص ایک کیڈیلاک سے اترا اور عمارت کے صدر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ شیشے کے دہرے دروازے پر پیتل کے حروف سے دو نام لکھے تھے۔ اوپر نسبتاً بڑے حروف میں "ٹمکانٹی نینٹ کنسٹرکشن کارپوریشن" اور نیچے "نیشنل ہینڈبال ایسوسی ایشن" چھوٹے حروف میں لکھا تھا۔ وہ شخص استقبالیہ والے حصے میں داخل ہوا۔ اس نے ربر کے جوتے اتار کر دروازے کے قریب پڑے ریک میں رکھے اور استقبالیہ کلرک کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ "جیک موجود ہے؟"

"جی ہاں مسٹر گلیسن' مسٹر بیڈ فورڈ موجود ہیں اور آپ کے منتظر ہیں۔" کلرک نے جواب دیا وہ ایک دبلی پتلی لیکن حسین لڑکی تھی۔

ڈچ گلیسن کی عمر پچاس سے تجاوز کر چکی تھی لیکن اس کے انداز سے ابھی توانائی ظاہر ہوتی تھی۔ وہ ایک بڑے دروازے کی طرف بڑھا' جس پر چیئرمین اینڈ ڈائریکٹر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ اس نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی اور بولا'' بڈ' ڈچ حاضر

ہے۔"

"آجاؤ۔" اندر سے آواز آئی۔

ڈچ کلیسن اندر داخل ہوگیا۔ گزشتہ تیس برس سے وہ تقریباً ہر روز اس دفتر میں آرہا تھا لیکن اب بھی کمرے کو متجسس نگاہوں سے دیکھتا تھا۔ شاید یہ اب اس کی عادت میں شامل ہوگیا تھا۔ وہ ایک آراستہ کمرا تھا۔ ایک کھڑکی لان میں کھلتی تھی' جہاں فوارہ چل رہا تھا۔ فرش پر دبیز اور بیش قیمت قالین بچھا ہوا تھا۔ ڈچ آگے بڑھا۔ کمرے کی دیوار کے ایک ایک انچ پر تصاویر اور مختلف ایوارڈز کی اسناد آویزاں تھیں۔ آفس کا ایک حصہ تعمیراتی کاروبار کا آئینہ دار تھا۔ وہاں دیواروں پر مختلف ہوٹلوں اور عمارتوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ وہ تمام عمارتیں بریڈ فورڈ ہی نے بنوائی تھیں۔ کنسٹرکشن ہی اس کا اصل پیشہ تھا۔ آفس کا دوسرا حصہ ہینڈبال کے کھیل کی نمائندگی کرتا تھا۔ یہ بریڈ فورڈ کا شوق تھا۔ وہاں بڑے عظیم کھلاڑیوں کی تصاویر موجود تھیں۔ ان میں کچھ ماضی کی یادگار تھے۔ کچھ تصاویر حالیہ کھلاڑیوں کی بھی تھیں۔ بعض تصاویر ایکشن کے دوران لی گئی تھیں۔ ان میں جمی جیک تھا جس نے چھ مرتبہ سنگلز اور چھ مرتبہ ڈبلز ٹائٹل جیتا تھا۔ بریڈ فورڈ کی پشت جس دیوار کی طرف تھی' وہ درحقیقت فرش سے چھت تک کا ایک ٹرافی کیس تھا۔ وہاں مختلف ٹرافیاں چمک رہی تھیں۔ ہر ٹرافی پر بیڈ فورڈ کا نام کندہ تھا۔ وہ سب ڈبلز کے مقابلوں میں جیتی گئی تھیں۔

ڈچ زیر لب مسکرایا۔ یہ ایوارڈز اور ٹرافیاں دیکھ کر اسے ہمیشہ ہنسی آتی تھی۔ یہ ٹرافیاں کورٹس میں جیک بریڈ فورڈ کی مہارت کا صلہ ہرگز نہیں تھیں بلکہ یہ اس کی بے پناہ قوت کی مظہر تھیں۔ جیک اچھا کھلاڑی تھا لیکن عظیم نہیں تھا۔ وہ اپنے لئے ڈبلز کے پارٹنر کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر کرتا تھا۔ درحقیقت وہ ونر کو منتخب کرتا تھا۔ کوئی اس کے ساتھ کھیلنے سے انکار نہیں کرسکتا تھا اور یہ اس کی قوت کا ثبوت تھا۔ یہ ایک روایت تھی کہ سنگلز کا قومی چیمپئن ہی جیک بریڈ فورڈ کا پارٹنر بنتا تھا۔ ڈچ نے اتنے طویل عرصے میں کسی کھلاڑی کو اس بات سے انکار کرتے نہیں سنا تھا۔ ایسا ہو بھی جاتا تو ایسا کھلاڑی زیادہ عرصے

چل نہیں سکتا تھا۔

"اب بھی بارش ہو رہی ہے؟" جیک نے ڈچ سے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔ اس کی عمر پچپن سال تھی اور وہ اب تک لاکھوں ڈالر کما چکا تھا۔

"ہاں جیک۔" ڈچ نے جواب دیا۔

"ایسا لگتا ہے کہ اس سال سردی کے فوراً بعد ہم گرمی کے موسم میں قدم رکھ رہے ہیں۔ درمیان سے بہار غائب۔" جیک نے اپنے سر پر موجود گنجے پن کو چھپانے کے لئے کنگھا کرتے ہوئے کہا۔ "اچھا ہاں' کوئی خاص بات؟" اس نے تیز نظروں سے ڈچ کو گھورا۔

"بس یونہی کچھ بات کرنا تھی۔"

"اب تو کاغذات کا وزن اس عمارت سے بھی بڑھ جاتا ہے جو ہم تعمیر کر رہے ہوتے ہیں۔" جیک نے کاغذات کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ "ایک منٹ ڈچ' ذرا میں یہ کام نمٹا لوں۔"

ڈچ نے اپنے باس کو دیکھا جسے وہ بیک وقت سراہتا بھی تھا اور جس سے ڈرتا بھی تھا۔ وہ دونوں ہی ہینڈ بال کے عاشق تھے اور جیک نے اس سلسلے میں بہت سے اہم کام سرانجام دیے تھے۔ تیس سال پہلے جب امریکن ہینڈ بال ایسوسی ایشن نے جیک بریڈ فورڈ کی یہ درخواست مسترد کردی تھی کہ ٹورنامنٹ کے ضوابط تبدیل کردیئے جائیں' ان تبدیلیوں کا مقصد یہ تھا کہ کھیل عوامی سطح پر مقبولیت حاصل کرسکے تو بالآخر جیک نے اپنی ایسوسی ایشن کی داغ بیل ڈالی تھی۔ جیک بریڈ فورڈ نے ملک کے بہترین کھلاڑیوں کو اپنی تعمیراتی کمپنی میں ملازمتیں پیش کیں۔ بشرطیکہ وہ اس کی ایسوسی ایشن کے ٹورنامنٹس میں حصہ لیں۔ اس طرح اس کی ہینڈ بال ایسوسی ایشن زور پکڑتی گئی اور اصل ایسوسی ایشن کو پیچھے چھوڑ گئی۔ اس کے بعد جیک نے اس کھیل میں گلیمر پیدا کرنے کی کوششیں کیں۔ اس نے ٹاپ کلاس میچ ٹی وی پر دکھائے جانے کی داغ بیل ڈالی۔ پھر بریڈ فورڈ نے کھیل میں ریکٹ کو متعارف کرایا۔ یوں نیشنل ہینڈ بال ایسوسی ایشن، اس کھیل پر حاوی ہوتی گئی

اور امریکن ہینڈ بال ایسوسی ایشن سمٹتے سمٹتے بالآخر ختم ہوگئی۔

"ہاں' اب کہو کیا بات ہے؟" کام سے فارغ ہو کر بریڈ فورڈ نے مطالعے کا چشمہ اتارتے ہوئے کہا۔

"ٹیٹ کو ایک اچھا گھوڑا مل گیا ہے۔ اب تک وہ اپنے ہر حریف کو بری طرح شکست دیتا رہا ہے۔ عام تاثر یہ ہے کہ وہ ایک مکمل کھلاڑی ہے۔ اس کا نام بیری ویسٹ ہے۔ ٹیٹ اسے سامنے لایا ہے۔ اس سے پہلے کبھی اس کا نام بھی نہیں سنا گیا تھا۔ ٹیٹ نے اپنا تمام ہنر اسے منتقل کر دیا ہے۔ اب تک کے مقابلوں میں کوئی اس سے باعزت طور پر ہارنے میں بھی کامیاب نہیں ہو سکا ہے۔" دفعتاً ڈچ نے اپنے باس کی آنکھوں میں تبدیلی دیکھی۔ ان میں خوف اور غصے کی ملی جلی کیفیت تھی۔ یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ خوف زیادہ شدید ہے یا غصہ.......... اتنی طویل رفاقت کے باوجود ڈچ بھی یہ بات نہیں سمجھ سکتا تھا۔

"ٹیٹ ہنہ.......... اسے اچھا گھوڑا ہی ملے گا۔ کبھی وہ خود بھی تو بہت اچھا گھوڑا رہا ہے۔"

تیس سالہ رفاقت نے ڈچ کو بہت کچھ سکھایا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ گفتگو ختم ہو چکی ہے۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "اچھا جیک' پھر ملیں گے۔" اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈچ.......... مجھے ہر بات سے باخبر رکھنا۔"

ڈچ نے سر کو تفہیمی جنبش دی اور کمرے سے نکل آیا۔ جیک بریڈ فورڈ پھر کاغذات پر جھک گیا تھا۔

☆--------------☆--------------☆

این آربر پہنچتے پہنچتے ٹیٹ ہواؤں میں اڑنے لگا تھا۔ دو ماہ کے دوران بیری نے ستائیس ہزار ڈالر جیتے تھے۔ ٹیٹ کی پھٹی ہوئی خالی جیبیں اب صرف نوٹوں کے بوجھ کی وجہ سے پھٹ سکتی تھیں۔ اب ٹیٹ نے ایک روایت کی داغ بیل ڈالی۔ اب وہ جہاں جاتے' ایک اچھی دعوت سے آغاز کرتے۔ ان کے پاس رقم کی کمی نہیں تھی۔ ان دعوتوں

میں ٹیٹ کے پرانے دوست اور ہینڈ بال کے پرانے ساتھی شریک ہوتے۔ ان کی عمریں بالعموم پچاس اور ساٹھ کے درمیان ہوتیں۔ بیری نے مشی گن یونیورسٹی' میڈیکل اسپتال کے دو ڈاکٹروں کو عبرتناک شکست دی۔ یہ ٹیٹ کے لئے بالخصوص خوشی کا موقع تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس کی معذوری درحقیقت ڈاکٹروں کی نااہلی اور بے پروائی کی وجہ سے ہے۔ نیو آرلینز کے ڈاکٹر نے اس کی ٹانگ کی ہڈی صحیح نہیں بٹھائی تھی۔

این آربر والی پارٹی ایک اطالوی ریستوران میں ہوئی۔ بیری اور ٹیٹ کے علاوہ اس پارٹی میں گراسو' زیلسکی اور بوبی بھی شریک تھے۔ اس پارٹی کے دوران ٹیٹ کو یقین ہوگیا کہ بیری اب سوسن کا اسیر نہیں رہا ہے۔ اب بیری' روچسٹر فون کم کرتا تھا۔ پھر کال کا دورانیہ بھی سکڑتا جارہا تھا۔ وہ خوب صورت لڑکیوں کو بڑی دلچسپی سے تکتا تھا۔ ٹیٹ کو اس پر اعتراض بھی نہیں تھا۔ وہ تو خود آنکھ اوجھل' پہاڑ اوجھل کا قائل تھا۔ عرصہ فراق میں سرد آہوں پر گزارا کرنے والے عاشقوں کو وہ عقل سے پیدل سمجھتا تھا۔

وہ پانچوں ریستوران کے عقبی کمرے میں بیٹھے تھے جہاں ان کے لئے خاص طور پر ایک میز لگادی گئی تھی۔ وہ ایک فیملی ریستوران تھا اور وہاں کا کھانا بہت عمدہ تھا۔

"لڑکے' کل تمہیں کھیلتے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔" گراسو نے کہا۔ اس کی داڑھی بہت گھنی تھی' ٹھوڑی پر بال سفید ہوگئے تھے۔

گراسو کا نام بیری نے ٹیٹ کے منہ سے بارہا سنا تھا خصوصاً جب وہ پرانے ہیروز کا تذکرہ کرتا تھا۔

"شکریہ' یہ میری خوش قسمتی ہے۔" بیری نے کہا۔

"خوش قسمتی نہیں ہے' بڈھا قزاق صرف ان گھوڑوں پر شرط لگاتا ہے' جن کا جیتنا یقینی ہو۔" زیلسکی نے ٹیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"درست ہے' لیکن جادو ٹیٹ کے بھی بس میں نہیں۔" بوبی بولا۔ "گھوڑا اچھا نہ ہو تو جاکی بھلا کیا کرسکتا ہے۔"

وقت گزرتا رہا۔ بیری کی توجہ اپنی میز کی طرف سے ہٹتی رہی۔ اب وہ ان کی باتیں

پوری طرح نہیں سن رہا تھا۔ ادھر وہ چاروں آہستہ آہستہ نشے میں ڈوبے جا رہے تھے۔
بیری کی نگاہیں ویٹریس کا پیچھا کر رہی تھیں۔ وہ بہت حسین اور پُرکشش لڑکی تھی اور اس کی عمر بیس سال سے زیادہ نہیں تھی۔ اس دوران چاروں بڈھے اب ذاتیات پر اتر آئے تھے وہ سب بے حد خراب زبان استعمال کر رہے تھے۔ ان کے انداز سڑک چھاپ لوفروں کے سے تھے۔ ان کے معدوں میں شاید اس وقت الکوحل شورش برپا کر رہی تھی۔ اچانک ان تینوں نے ٹیٹ کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ وہ کچھ بھولی بسری باتیں اسے یاد دلا رہے تھے۔ ٹیٹ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ سات ماہ کی قربت اور تعلق کے باوجود بیری اپنے استاد کو پوری طرح نہیں سمجھ سکا تھا لیکن آج وہ اسے کسی حد تک سمجھنے کے عمل سے گزر رہا تھا۔ ویسے ٹیٹ کی بلانوشی اور خود پر قابو پانے کا تو وہ پہلے ہی سے قائل تھا۔ اس وقت تک اس کے معدے میں جتنی شراب اتر چکی تھی' وہ تین آدمیوں کو بے ہوش کرنے کے لئے کافی تھی لیکن ٹیٹ نہ صرف ہوش میں تھا بلکہ سب کچھ سمجھ بھی رہا تھا۔ پھر اس کے ساتھی............ ان کی زبان............ یہ سب کچھ بیری کو یہ سمجھانے کے لئے کافی تھا کہ ٹیٹ نے بڑی بھرپور زندگی گزاری ہے' زندگی کو بہت قریب سے دیکھا اور سمجھا ہے۔ وہ بدترین حالات میں بھی ہنس بول کر زندہ رہا ہے۔ ان تینوں میں سے کسی نے پھر ٹیٹ پر کوئی جملہ کسا۔ ٹیٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"زبان کا خیال رکھو۔" برابر والی میز سے کسی نے پکارا۔ "یہ بھٹیار خانہ نہیں ہے۔"

ٹیٹ اس طرف پلٹا۔ اس نے ان لوگوں کو ایک گالی سے نوازا۔ ریستوران کا اطالوی مالک گھبرا کر اپنے کمرے سے نکل آیا۔ "اگر تم لوگ شریفوں کی طرح نہیں بیٹھ سکتے تو یہاں سے چلے جاؤ۔" اس نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"اچھا' تمہاری تو............" ٹیٹ نے اب اس کی طرف رخ کیا لیکن اتنی دیر میں بوبی نے کسٹرڈ کی ڈش اٹھا کر ریستوران کے مالک کے منہ پر دے ماری۔ ریستوران کا مالک نہ صرف انہیں جانتا تھا بلکہ ان کا دوست بھی تھا۔ اس نے کھسک لینے ہی میں عافیت

جانی۔ ہنگامہ صرف پانچ منٹ میں ختم ہو گیا۔ اب وہ پھر دوستوں کی طرح خوش گوار گفتگو کر رہے تھے لیکن اس موقع سے فائدہ اٹھا کر بیری اپنی پسندیدہ ویٹریس کو لے کر وہاں سے کھسک لیا تھا۔ اگر اسے یہ علم ہوتا کہ اس عالم میں بھی ٹیٹ نے اس پر نظر رکھی ہے تو وہ متحیر ہوئے بغیر نہ رہتا لیکن اپنی دانست میں وہ اسے دھوکا دے کر نکل بھاگا تھا۔

☆------------☆------------☆

جنوبی علاقوں تک پہنچتے پہنچتے انہیں پانچ ماہ لگ گئے۔ اس عرصے میں وہ ساٹھ ہزار ڈالر سے زائد کما چکے تھے۔ جس راستے پر وہ گامزن تھے' وہ انہیں اس سے بھی زیادہ بہت کچھ دینے والا تھا۔ اب تو وہ جہاں جاتے' وہاں کے بہترین کھلاڑی.......... بیری سے کھیلنے کی خواہش ظاہر کرتے۔ بیری ساکھ کے اعتبار سے بہت بلند اور اچھے کھلاڑیوں کے لئے بے حد پُرکشش بن گیا تھا۔ کلیوی لینڈ کے بعد بیری صرف ایک مرتبہ انڈیانا پولس میں ہارا تھا۔ اس کی وجہ بھی صرف یہی تھی کہ وہ فلو میں مبتلا تھا لیکن میچ سے منہ نہیں موڑ سکتا تھا۔ اس کا اسٹیمنا اور ردھم بری طرح متاثر ہوا تھا۔ اس شکست میں انہیں ڈھائی ہزار ڈالر کی چوٹ پڑی تھی۔ جنوب کی دولت کا پہلا ذائقہ بیری نے ورجینیا میں چکھا۔ وہ مسلسل جیتتا رہا لیکن جیسے جیسے وہ آگے بڑھتے گئے' مقابلے سخت سے سخت تر ہوتے گئے اسی اعتبار سے اس کا کھیل بھی نکھرتا گیا لیکن بیری کو ہفتے میں کم از کم تین میچ کھیلنا پڑتے تھے۔ کبھی کبھی ان کی تعداد پانچ تک پہنچ جاتی۔ اگر ٹیٹ' بیری کے میچوں کے شیڈول مرتب کرنے میں اس قدر منہمک نہ ہوتا.......... اگر وہ احساسِ فتح سے اس قدر سرشار نہ ہوتا..........

اگر وہ اپنے ذہن میں موجود مثلث کا سفر تیزی سے طے کرنے کا بوجھ نہ اٹھائے ہوتا تو وہ تبدیلیاں اس سے چھپی نہ رہ سکتیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بیری ناقابلِ شکست تھا۔ وہ جیت رہا تھا۔ راستے کی ہر رکاوٹ دور کر رہا تھا لیکن وہ کس طرح جیت رہا تھا' یہ بات مختلف تھی۔ اپنی تمام تر ذہنی مصروفیات کے باوجود ٹیٹ سے یہ بات چھپی نہ رہ سکی' بیری لوگوں کو ہٹ کر رہا تھا۔

ابتدا میں ٹیٹ نے اسے کوئی اہمیت نہ دی۔ اس کے خیال میں یہ محض اتفاق تھا۔

ہینڈ بال تیز رفتار کھیل ہے۔ گیند سو میل فی گھنٹہ سے زائد رفتار سے حرکت کرتی ہے اور کورٹ کی محدود فضا میں اسے راکٹ سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ اسی اعتبار سے کھلاڑی کو بھی متحرک رہنا پڑتا ہے۔ ایسے میں ذرا سی چُوک بھی جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔ یہ خطرہ اس کھیل کا حصہ ہے۔ البتہ زخمی ہونے والے کھلاڑی کا حریف خواہ مخواہ کی شرمندگی محسوس کرتا ہے لیکن ایسا کم ہی ہوتا ہے لیکن فریڈرکس برگ میں ٹیٹ سمجھ گیا کہ درحقیقت کیا ہورہا ہے۔

اس میچ میں مائنک مونٹاگ، بیری کا حریف تھا۔ مائنک بھی ایک فطری کھلاڑی تھا۔ بے حد دولت مند لوگ اور ہینڈ بال کے چند عظیم کھلاڑی اس کی پشت پر تھے۔ اس میچ کے دوران ٹیٹ نے دیکھا کہ بیری کا کھیل کس طرح تبدیل ہورہا ہے۔ مائنک، بیری سے عمر میں ایک سال بڑا تھا۔ کورٹ میں وہ بیری سے کم جارح ثابت نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے بائیں پہلو والی دیوار کی طرف گلی شاٹ کھیلا تاکہ بیری کو کورٹ کے سینٹر زون سے ہٹا سکے۔ شاٹ کافی اونچا تھا اور پہلو والی دیوار سے کم از کم دو فٹ پرے تھا۔ بیری کے لئے یہ رول آؤٹ کِل کا بہترین موقع تھا۔ وہ صحیح پوزیشن میں تھا۔ گیلری میں موجود ہر شخص اور خود مائنک یہ بات سمجھ رہا تھا کہ بیری نے ایک پوائنٹ جیت لیا لیکن بیری نے رول آؤٹ نہیں کھیلا۔ وہ بڑی پھرتی سے گیند کی طرف لپکا اور انتہائی قوت سے وہ شاٹ کھیلا، جس میں گیند کا ہدف اس کے حریف کی گردن تھی۔ اگلے ہی لمحے مائنک فرش پر بے ہوش پڑا تھا، ٹیٹ بے یقینی اور پریشانی کی کیفیت میں، گیلری میں کھڑا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا اور کسی نے بھی وہی کچھ دیکھا ہے جو اس نے دیکھا تھا؟ درحقیقت مائنک، بیری کی شاٹ لائن میں نہیں تھا کہ اسے اتفاقیہ حادثہ قرار دیا جاسکتا۔ صاف ظاہر تھا کہ بیری نے دیدہ و دانستہ اپنے حریف کو ہٹ کیا ہے۔ ٹیٹ دعا کررہا تھا کہ کاش اس کی آنکھوں نے جو دیکھا ہے، محض فریب ثابت ہو۔

گیلری میں سناٹا تھا۔ مائنک کا سیکنڈ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کررہا تھا۔ مائنک کے سر میں زبردست جھٹکا آیا تھا۔ گردن میں جس جگہ گیند لگی تھی، وہ جگہ بری

طرح سوج چکی تھی۔ مائک کو ہوش آیا لیکن اس سے پہلے اسے قے ہوئی تھی۔ سر کی چوٹ میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ اسے سہارا دے کر کھڑا کیا گیا۔ وہ لرزتے قدموں سے کلب کے خدمت گار کی طرف بڑھا۔ اسی وقت اسے دوسری قے ہوئی۔ ٹیٹ نے بیری کی طرف دیکھا۔ وہاں جو کچھ نظر آیا' اس نے اس کے جسم میں ایک سرد لہر دوڑا دی۔ بیری کا چہرہ سپاٹ تھا' اس پر دکھ اور پریشانی کا کوئی تاثر نہیں تھا۔ پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری جیسے وہ اپنا مشن مکمل کر کے مطمئن اور پُرسکون ہو گیا ہو۔ ٹیٹ دہل کر رہ گیا۔ مائک کھیلنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ وہ چوٹ ایسی ہی تھی۔ بیری نے ایک مخدوش اسپاٹ کو نشانہ بنایا تھا۔ پندرہ منٹ گزر گئے۔ مائک کورٹ میں دوبارہ کھڑا نہ ہو سکا۔ چنانچہ پہلے ہی گیم کے دوران بیری کو فاتح قرار دے دیا گیا۔ وہ بغیر کسی محنت کے میچ جیت چکا تھا۔ مائک کو کورٹ سے لے جایا گیا۔ بیری نے نرمی سے سہارے کے لئے اپنا بازو پیش کیا جسے مائک نے قدرے ہچکچاہٹ کے بعد قبول کر لیا لیکن گیلری میں پریشان کھڑا ٹیٹ جانتا تھا کہ بیری کی یہ حرکت سطحی ہے۔

ٹیٹ نے اس وقت تک کوئی بات نہ چھیڑی' جب تک وہ روانگی کے لئے کار میں نہ آ بیٹھے۔ "تم بڑی آسانی سے جیت گئے۔" ٹیٹ نے کار میں بیٹھنے کے بعد کہا۔ "یہ بہت برا ہوا کہ وہ بے چارہ زخمی ہو گیا۔"

"ہاں' مجھے بھی افسوس ہے لیکن وہ خوش قسمت تھا کہ چوٹ مہلک ثابت نہ ہوئی۔"

"ٹھیک کہتے ہو لیکن ہوا کیا تھا؟"

"میں نے شاٹ کھیلا ہی تھا کہ وہ سامنے آ گیا۔" بیری نے جواب دیا۔ "میں کچھ بھی تو نہیں کر سکتا تھا۔ بہرحال مجھے افسوس ہے۔"

"ٹھیک ہے۔"

ٹیٹ نے بات ختم کر دی۔ وہ اس واقعے کو بھلا دینا چاہتا تھا۔ وہ بیری کی بات کو سچ مان لینا چاہتا تھا۔

☆-------------☆-------------☆

اسی ہفتے بیری کو موبائل میں ایک للھ پتی صنعت کار سے میچ کھیلنا تھا۔ اس کا نام کورلے اسٹسن تھا اور اسے ہینڈ بال سے عشق تھا۔ اس کے علاوہ اسے شکست کا تصور بھی قبول نہیں تھا۔ وہ دونوں ہوٹل میں کمرے لے ہی رہے تھے کہ سنہرے بالوں والی ایک طرح دار حسینہ آپہنچی۔ "ہیلو مسٹر بیری ویسٹ۔" اس نے کہا۔ وہ بیری کو پہچانتی تھی۔

"اس سے کہہ دو کہ تم مصروف ہو اور تین ماہ سے پہلے اس کی کوئی خدمت نہیں کرسکو گے۔" ٹیٹ نے بہ آواز بلند بیری کو مشورہ دیا۔

لڑکی نے ٹیٹ کو نظرانداز کردیا۔ "مسٹر کورلے کا حکم ہے کہ میں آپ کو اپنے چھوٹے سے شہر کی سیر کرادوں۔"

"واہ.......... مجھے اس قسم کی استقبالیہ کمیٹی بہت پسند ہے۔ کیوں ٹیٹ؟" بیری نے کہا۔

"ہاں برخوردار۔" ٹیٹ نے ایک ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا۔

"تو کیوں نہ ڈنر سے آغاز کیا جائے۔" لڑکی نے تجویز پیش کی۔

"بہت اچھا پروگرام ہے۔" بیری نے خوش ہو کر کہا۔

ٹیٹ نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔ "ذرا ادھر آکر میری بات سن لو۔" وہ دونوں کچھ دور ہٹ آئے۔ "اگر اس فتنہ گر کے حسن نے تمہارے حواس مختل نہیں کردیئے ہیں تو تم سمجھ سکتے ہو کہ معاملہ کیا ہے۔" ٹیٹ نے کہا۔

"کیا مطلب؟"

"تمہیں شاید یاد نہیں کہ تم کل صبح نو بجے کورلے سے میچ کھیلنے والے ہو۔"

"مجھے یاد ہے۔"

"اور یہ شاہی تحفہ بھی کورلے ہی نے بھیجا ہے۔"

"میں اب بھی نہیں سمجھا۔"

"بچے نہ بنو۔ جب یہ لڑکی تمہیں شہر کی سیر کرا چکے گی تو اس وقت صبح ہو چکی ہوگی

اور کورٹ میں تمہاری ٹانگیں لرزتی رہیں گی۔ یہ لڑکی زیادہ سے زیادہ سو ڈالر معاوضہ لے گی لیکن کل کے میچ پر ہمارے دس ہزار ڈالر لگے ہوئے ہیں۔"

"میں نہیں سمجھتا' کورلے جیسے شخص کے لئے دس ہزار ڈالر کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔"

"میرے چاند' بات رقم کی نہیں ہے۔ شکست کی صورت میں اسے بڑا ہلکا ہونے کا غم نہیں ہو گا لیکن اس کی آنا مجروح ہو گی جو اسے بہت عزیز ہے۔ یہ میچ دیکھنے کے لئے اس کا پورا خاندان آئے گا۔"

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نمٹ لوں گا' تم فکر نہ کرو۔"

"میں کہہ رہا ہوں کہ تم اس لڑکی کے ساتھ نہیں جاؤ گے۔ وہ ایک خوش رنگ جونک ہے۔"

"دیکھو ٹیٹ' میں اپنا خیال رکھ سکتا ہوں۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تم صرف مقابلے ترتیب دو۔ حریفوں کو میں خود نمٹا دوں گا۔ مجھے میچ جیتنے کے لئے کتنی نیند درکار ہے' یہ میرا مسئلہ ہے۔ سمجھے۔"

"ہاں لڑکے.......... تم واقعی حریفوں کو نمٹانا سیکھ گئے ہو۔" ٹیٹ نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔ کچھ دیر وہ اسے دیکھتا رہا۔ وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ فریڈرکس برگ والا حادثہ اتفاقیہ نہیں تھا۔

اس رات ٹیٹ نے اپنے تپتے ہوئے ذہن کو سبز مشروب میں غرق کرنا چاہا لیکن اس کے ذہن میں سوالات گردش کرتے رہے۔ بیری ایسا کیوں کر رہا ہے؟ اس کے پاس جتنی صلاحیت ہے' ہینڈ بال کے سات بہترین کھلاڑیوں کے پاس اجتماعی طور پر بھی نہیں ہو گی۔ شاید وہ اتفاق ہی تھا۔ شاید وہ میرے تخیل کی کارفرمائی تھی لیکن جواب صرف ایک تھا۔ بیری دانستہ لوگوں کو ہٹ کر رہا تھا۔ اس میں شک وشبے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ ایک دو واقعات کو اتفاق کہا جا سکتا ہے لیکن گزشتہ ماہ کے دوران بیری کے کئی حریف زخمی ہوئے تھے۔ پھر بیری کے پائے کا کھلاڑی .... وہ گیند پر مکمل دسترس رکھتا ہے۔ اسے

جہاں چاہے کھیل سکتا ہے۔ نہیں، یہ اتفاق نہیں ہو سکتا۔ بیری کھیلنے اور محنت سے بچنے کے لئے یہ گھٹیا طریقہ اختیار کر رہا ہے۔ جب یوں جیت سکتا ہے تو محنت کی کیا ضرورت ہے۔ ٹیٹ خوفزدہ تھا کیونکہ اسے علم تھا کہ بیری کسی بھی شخص کو کھیل کے دوران ہلاک کر سکتا ہے اور یہ صلاحیت اسے خود ٹیٹ نے ہی منتقل کی تھی۔ ٹیٹ کا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔ وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔ کیا وہ بیری کے سامنے ڈٹ جائے؟ اسے بتائے کہ وہ کن خطرات کو پکار رہا ہے؟ لیکن.......... لیکن وہ خود بیری کے بغیر کچھ بھی نہیں تھا۔ اب اگر بیری یہ شراکت ختم کر دے تو.......... وہ جانتا تھا کہ اب وہ اپنی منزل کے قریب پہنچ چکا ہے۔ وہ غیر مرئی مثلث کا تین چوتھائی حصہ عبور کر چکے تھے۔ دولت ایک ڈھیر کی صورت میں جمع ہو رہی تھی۔ کچھ ہی دن بعد وہ وقت آنے والا تھا، جب ٹیٹ اس ڈھیر پر کھڑے ہو کر اپنے خواب کو چھو سکتا تھا.......... وہ خواب جو اس کی پہنچ سے باہر تھا۔

اگلی صبح بیری اسے لابی میں ملا۔ ٹیٹ اس وقت ناشتے کی غرض سے نکلا تھا۔ بیری اسی وقت واپس آیا تھا۔ "ایک گھنٹے بعد یہاں سے روانہ ہو جاؤ، میں تمہیں کلب میں ملوں گا۔ کلب یہاں سے دو بلاک دور کینل اسٹریٹ پر ہے۔" ٹیٹ نے اپنی برہمی چھپانے کی کوشش نہیں کی۔

"میرا انتظار کرو۔ میں آ رہا ہوں۔"

"مجھے کچھ کام کرنے ہیں۔ میں تمہیں کلب میں ملوں گا۔"

"بات تو سنو ٹیٹ، کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟"

"معاہدہ یاد کرو طے پایا تھا کہ میچ کی رات کوئی تفریح نہیں ہوگی۔"

"چھوڑو ان باتوں کو.......... دیکھو میں جیت رہا ہوں کہ نہیں۔ اس رقم کے بارے سوچو جو تمہیں میرے جیتنے کی وجہ سے مل رہی ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔"

"اور جہاں تک میں نے سنا ہے کورلے ایک نرم چارہ ہے۔"

"اس لڑکی کو کیا پتا؟ وہ تو ہینڈ بال کی الف بے بھی نہیں جانتی؟" ٹیٹ نے جواب

دیا اور آگے بڑھ گیا۔

اگر ٹیٹ کے ذہن میں بیری کے نئے رویے کے بارے میں کچھ شکوک تھے تو اس میچ نے انہیں بھی یقین میں بدل دیا۔ یہ بات طے تھی کہ بیری دیدہ دانستہ اپنے حریفوں کو زخمی کرنے کا عادی ہو گیا ہے۔ اس مرتبہ وہ واقعہ تیسرے اور فائنل گیم میں پیش آیا۔ بیری کا برا حال تھا اس کا حریف بے حد خوب صورت اور ماہرانہ کھیل پیش کر رہا تھا۔ اس پر ستم یہ کہ بیری کا اسٹیمنا جواب دے رہا تھا۔ مسلسل سفر کی تھکن.......... اور سب سے بڑھ کر پچھلا رت جگا اب رنگ لا رہا تھا۔ کھیل کے عین درمیان' اس نے کورلے کو نشانہ بنایا۔ اس وقت کورلے کو ایک پوائنٹ کی سبقت تھی اور بیری کی حالت کے پیشِ نظر میچ کا فیصلہ صاف کورلے کے حق میں ہوتا نظر آ رہا تھا۔ اس وقت اسکور ۱۱-۱۰ تھا۔ گیند کورلے کے پیٹ میں لگی اور اسے مفلوج کر گئی۔ چوٹ بے حد سنگین تھی۔ غالباً مثانہ پھٹ گیا تھا۔ کورلے' کورٹ سے از خود باہر نہ نکل سکا اسے اسٹریچر پر ڈال کر سیدھا اسپتال لے جایا گیا۔

ٹیٹ ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ اس وقت وہ بڑی اذیت میں تھا۔ اس کی ٹانگیں بمشکل جسم کا بوجھ سہار رہی تھیں لیکن دل میں ہونے والا درد ہر اذیت پر بھاری تھا۔ وہ سوچنا چاہتا تھا۔ وہ ایک قاتل کا منیجر تھا۔ ٹیٹ جانتا تھا کہ بیری ہر قیمت پر جیتنے کا عادی ہو چکا ہے بلکہ بات اس سے بھی آگے جا چکی تھی۔ بیری صرف جیتنا ہی نہیں چاہتا تھا بلکہ وہ اس کھیل کا عظیم ترین کھلاڑی رہنا چاہتا تھا۔ اس نے مقبولیت کا ذائقہ چکھ لیا تھا۔ اس نے بلندی سے عام لوگوں کو دیکھا تھا' جو بہت چھوٹے نظر آئے تھے۔ ٹیٹ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ اس سے پہلے کہ بیری کسی کی جان لے لے' اسے روکنا تھا۔ اسے کورٹ میں داخل ہونے سے روکنا تھا لیکن اس کے وجود کا ایک حصہ اس فیصلے سے اختلاف رکھتا تھا۔ ٹیٹ پچیس سال سے ہار رہا تھا' اشیائے ضرورت فراہم کرنا بھی اس کے لئے دشوار تھا۔ شاید یہی محرومیاں تھیں' جو اب بھی اسے باور کرانے کی کوشش کر رہی تھیں کہ بیری ہٹر نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے' تب بھی اس کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ محرومیوں کے خوف نے

ٹیٹ کو یقین دلا دیا کہ وہ اب بھی بیری کو راہ راست پر لا سکتا ہے۔ اس کے میچوں کی تعداد کم کر کے اس پر سے بوجھ کم کیا جا سکتا ہے۔ شاید دباؤ کم ہو جانے پر وہ دیانتدارانہ کھیل کا مظاہرہ کر سکے۔ ممکن ہے، عظیم ترین کہلانے کی خواہش بہت زیادہ توانا نہ ہو۔ ممکن ہے، اسے وحشی جانوروں کی طرح انسانی خون منہ نہ لگا ہو۔ ممکن ہے، بیری ابھی ان لوگوں کی نظر میں نہ آیا ہو، جو کسی بھی ہٹر کو کھیل سے باہر کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ پھر وہ مثلث تھا وہ ملاقات تھی، جس کا ٹیٹ نے اپنی ذات سے وعدہ کر رکھا تھا۔ وہ وعدہ جو اس رات اس نے نیو آرلینز میں خود سے کیا تھا۔ ٹیٹ کی یہ خواہش بیری کی مسلسل جیتنے کی خواہش سے کم توانا نہیں تھی۔ آخر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ وقت کا کھیل ہے۔ فی الحال وہ سبز مشروب کا سہارا لینے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا۔ جو ہونے والا ہے، اسے زیادہ دیر تک نہیں روکا جا سکتا۔ وہ دعا کر رہا تھا کہ سبز مشروب اس کے ضمیر کو کم از کم اس وقت تک کے لئے ضرور سلا دے، جب تک مثلث کا سفر مکمل نہیں ہو جاتا، اسے اپنا عہد تو بہرحال پورا کرنا تھا۔

☆-----------------☆-----------------☆

"میں آج صبح کی فلائٹ سے آئی ہوں۔" سوسن نے فون پر کہا۔

"کیسی ہو؟" ٹیٹ نے پوچھا۔ "بیری تو اس وقت موجود نہیں ہے۔ وہ اس وقت ہالی وڈ، فلوریڈا میں تھا اور سوسن کے فون نے اسے دہلا دیا تھا۔ جب فون آیا تو وہ سوئمنگ پول کے کنارے غسل آفتابی میں مصروف تھا۔ "تمہیں کیسے پتا چلا کہ ہم یہاں ہیں؟ بیری نے بتایا تھا؟" ٹیٹ نے پوچھا لیکن اس کا ذہن تیزی سے سوچنے میں مصروف تھا۔

"تقریباً تین ہفتے ہوئے۔ بیری سے میری بات نہیں ہوئی ہے۔ میں ایڈیٹرز کانفرنس میں آئی ہوئی تھی، سوچا تم لوگوں سے بھی مل لوں۔"

ٹیٹ نے سوسن کے لہجے میں چھپی تشویش محسوس کر لی۔ وہ سوسن کو پسند کرتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ سوسن کو کوئی دکھ پہنچے اگر وہ اب تک اندازہ نہیں لگا سکی تو بھی کم از کم ٹیٹ خود میں یہ جرات نہیں پاتا تھا کہ اسے حقائق سے آگاہ کر سکے۔ "ہم بہت تیز رفتاری

سے کام لے رہے ہیں۔" اس نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ "بیری کو کھانے اور سونے کا وقت بھی بمشکل ملتا ہے۔ میں اسے مسلسل میچ کھلا رہا ہوں اور تمہاری دی ہوئی رقم حلال کر رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔" سوسن نے کہا۔ "وہ کہاں ہے اور کیسا ہے؟"

"بہت کامیاب جا رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے' زندگی نے اسے اپنا محبوب بنا لیا ہے۔"

"میں اس وقت میامی میں ہوں اور تمہاری طرف آ رہی ہوں۔ اسے حیران کروں گی۔"

"یقیناً.......... تمہیں اس قدر اچانک سامنے پا کر وہ حیران رہ جائے گا۔" ٹیٹ نے پول کی دوسری جانب نگاہ ڈالی' جہاں بیری ایک لڑکی کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔ مجھے یقین ہے' یہ تبدیلی اسے پسند آئے گی۔" ٹیٹ نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"بس میں آ رہی ہوں۔"

"سنو سوسن' اچانک ہی یاد آیا ہے کہ تمہارا یہاں آنا غیر ضروری ہے۔ کیوں نہ بے شور کلب میں لنچ پر ملو۔ تمہیں بھی قریب پڑے گا۔ یہ جگہ ہالی وڈ اور میامی بیچ کے درمیان میں ہے۔ ہمیں بھی وہاں کچھ کام ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ اخراجات کی فکر نہ کرنا۔ میں میگزین کی طرف سے آئی ہوں۔"

"گویا میں خوب پی سکوں گا۔ ہی ہی ہی.........."

"ٹھیک ہے' ٹیٹ ساڑھے بارہ بجے۔"

☆---------------☆-------------☆

بے شور کلب دنیا بھر کے کھلاڑیوں کے لئے جائے ملاقات کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس کے مستقل ممبر بڑی حیثیت والے جانے پہچانے لوگ تھے۔ بیری اور ٹیٹ نے کھڑے ہو کر سوسن کا استقبال کیا۔ "تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کب آئیں تم؟" بیری نے پوچھا۔

"آج صبح.......... سوچا' پہلے تم سے مل لوں۔" سوسن نے جواب دیا۔ "اور تم دونوں کیسے ہو؟ ہینڈ بال کی دنیا میں آگ لگاتے پھر رہے ہو؟"

"میرا منیجر مجھے چین نہیں لینے دیتا۔ میچ' میچ' میچ.......... جیت' جیت' جیت۔"

"کب سے تمہارا فون نہیں آیا۔ آخر میں نے یہ اندازہ لگایا کہ ٹیٹ تمہارے ساتھ کچھ زیادہ ہی سختی برت رہا ہے۔"

"ہاں' یہی بات ہے۔" بیری نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں کب کھیل رہے ہو؟"

"آج شام سات بجے.......... آؤ گی؟"

"ضرور.......... مسٹر ٹیٹ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟"

"نہیں۔" ٹیٹ نے جھوٹ بولا۔

لنچ اسی طرح کی رسمی باتوں میں گزر گیا۔ بیری کی بے مہری نے سوسن کو پریشان کردیا۔ اس نے پچھلی مرتبہ بیری کو دیکھا تھا تو وہ معصوم اور شرمیلا تھا۔ لیکن اسے ایسا لگتا تھا کہ اب وہ ایک اجنبی شخص کے سامنے بیٹھی ہو۔ بیری کی توجہ منتشر رہی تھی۔ وہ آتی جاتی عورتوں کو گھورنے لگتا تھا۔ سوسن سے اس کا طرز عمل رسمی اور پُر از تکلف تھا۔ سوسن سوالیہ نظروں سے ٹیٹ کو تکتی رہی اور ٹیٹ مسلسل نظریں چراتا رہا۔ دو بجے تک سوسن اکتا گئی۔ "اب مجھے جانا ہے۔" اس نے زخمی لہجے میں کہا۔

"اتنی جلدی جارہی ہو؟" بیری نے پوچھا۔

"ہاں۔" سوسن نے بمشکل خود کو سنبھالا۔ وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی۔ جو کچھ وہ دیکھ رہی تھی' اس کا اندازہ اسے فون پر اس کی آواز سے ہو گیا تھا لیکن وہ خود کو جھٹلاتی رہی تھی۔ فون پر بیری ہمیشہ مصروفیت کا بہانہ کردیتا تھا لیکن سوسن جانے کس طرح اصل مصروفیت کی نوعیت سمجھ گئی تھی۔

"رات کو آنا۔ میچ کے بعد ممکن ہے' ہم کچھ دیر ساتھ بیٹھ سکیں۔" بیری نے کہا۔

وہ تینوں جانتے تھے کہ یہ پیش کش کتے کو بہلانے والی ہڈی کی طرح ہے۔

سوسن نے بل ادا کیا اور چلی گئی۔ اس تمام عرصے میں ٹیٹ زیادہ تر خاموش رہا تھا۔ اسے یہ سب کچھ پسند نہیں آیا تھا۔ سوسن نے خود کو بہت سنبھالا تھا لیکن اس کی

نگاہوں میں سوال مچل رہے تھے۔ ان نگاہوں میں دل کے زخموں کا انعکاس تھا۔ ٹیٹ ان سوالوں کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس نے تو وہ سوال خود سے بھی کرنا چھوڑ دیئے تھے۔
اس رات سوسن گیلری میں داخل ہوئی تو تماشائیوں کی کم تعداد نے اسے متحیر کردیا۔ ٹیٹ سمیت وہاں صرف گیارہ افراد موجود تھے۔ اس نے ٹیٹ سے اس کی وجہ پوچھی۔

"شرط والے میچ میں صرف وہی لوگ تماشائی ہوتے ہیں جو کسی کھلاڑی پر شرط لگا رہے ہوں۔"

"بیری کس سے کھیل رہا ہے۔"

"ایلن ژح سے........... نیو جرسی سے آیا ہے۔ وہ اس کا کوچ ہے۔" ٹیٹ نے گیلری میں بیٹھے ہوئے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا۔

بیری نے سر اٹھا کر گیلری کی طرف دیکھا۔ سوسن پر نظر پڑتے ہی اس نے ہاتھ لہرایا۔ سوسن نے جواباً ہاتھ ہلایا۔

"میں بے حد سنسنی محسوس کررہی ہوں۔"

"پہلی دفعہ آئی ہو؟"

"ہاں........... یہ ایلن کیسا کھلاڑی ہے؟"

"اچھا ہے۔ بیری کو سخت مقابلہ کرنا پڑے گا لیکن اگر اس نے اپنا کھیل کھیلا تو زیادہ دشواری نہیں ہوگی۔"

"سروس کے لئے تھرو کیجئے۔" ریفری نے پکارا۔

کچھ دیر ثانوی شرطیں لگتی رہیں۔ یہ شرطیں مشروط میچ کے علاوہ ہوتی ہیں۔ تماشائی یہ شرطیں آپس میں بھی لگاتے ہیں اور کھلاڑیوں کے منیجروں سے بھی۔ سوسن حیران تھی کہ ایک میچ پر اتنی بڑی رقمیں داؤ پر لگتی ہیں۔ دوسری طرف ٹیٹ پریشان تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ سوسن وہ میچ دیکھے لیکن اب وہ کچھ بھی نہیں کرسکتا تھا۔ بیری نے پہلا پوائنٹ جیتا۔ وہ سروس زون کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ایلن عقبی دیوار کے ساتھ پوزیشن لے رہا تھا۔ "یہاں نہیں میرے بیٹے' پلیز........... یہاں نہیں........... پلیز بیٹے' سوسن کے

سامنے ایسا نہ کرنا۔" ٹیٹ نے خود کلامی کی۔ اس کے لہجے میں بڑا درد تھا' بہت بے تابی تھی۔ مقابلہ بہت سخت تھا۔ ایلن بہت اچھا حریف ثابت ہو رہا تھا۔ وہ بیری کا ہم عمر تھا اور اس کا اسٹیمنا بھی بہت اچھا تھا۔ اس کے پاس بیری کی ہر چال کا جواب تھا اور وہ خود بھی جارحانہ کھیل کا عادی تھا۔ گیند کورٹ میں حرکت کرتی رہی۔ تیسرا گیم شروع ہوا تو مقابلہ برابر تھا۔ دونوں نے ایک ایک گیم جیتا تھا۔

تیسرا گیم جاری تھا۔ سوسن دیکھتی رہی کورٹ میں موجود شخص وہ بیری نہیں تھا' جسے اس نے روچسٹر سے رخصت کیا تھا۔ اب وہ ایک سرد' جذبات سے عاری اور بے رحم مشین تھا۔ وہ اس میچ کو محظوظ ہوئے بغیر کھیل رہا تھا۔ اس کا برتاؤ اپنے حریف کے ساتھ حقارت پر مبنی تھا۔ وہ ایلن کا منہ چڑاتا' اسے گالیاں بکتا رہا۔ اس کی آواز ایگزاسٹ پنکھوں کے شور میں گم ہو رہی تھی لیکن سوسن کو آواز کی ضرورت کب تھی۔ وہ تو اس کے ہونٹ پڑھ سکتی تھی۔ وہ اس کے چہرے کے تاثرات کا ترجمہ کر سکتی تھی۔ وہ اس کی آنکھوں سے خارج ہونے والی سفاک اور سرد مہر توانائی کو محسوس کر سکتی تھی۔ بیری اسپورٹس مین نہیں رہا تھا۔ وہ ایسا پیشہ ور قاتل معلوم ہو رہا تھا' جو کسی خونی مہم پر نکلا ہو۔

..........اور جب وہ کچھ ہوا تو سوسن مفلوج ہو کر رہ گئی۔ ایک زبردست چیخ اس کے وجود میں گھٹ کر رہ گئی لیکن وہ پلکیں بھی نہ جھپکا سکی۔ گیلری میں موجود تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایلن ژرح کے کوچ نے پندرہ فٹ نیچے کورٹ میں چھلانگ لگادی۔ اس نے اپنے شاگرد کا معائنہ کیا۔ کچھ دیر بعد ایلن ژرح کو اسٹریچر پر ڈال کر لے جایا جا رہا تھا۔ اس کا کان نشانہ بنا تھا۔ فضا میں ہر طرف اس کی درد ناک چیخیں اور کراہیں گونج رہی تھیں۔ اس کا ہاتھ چہرے کے مضروب حصے پر تھا۔ اس کی پسینے میں تر انگلیوں کی جھریوں سے خون بہہ رہا تھا۔ بیری عقبی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ اس نے گرے ہوئے کھلاڑی کی خیریت تک دریافت نہیں کی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا' جیسے وہ کسی بس اسٹینڈ پر آنے والی بس کا منتظر ہو۔ سوسن کھڑی تھی۔ اس کا ہاتھ سختی سے اپنے منہ پر جما ہوا تھا لیکن اسے اس کا احساس بھی نہیں تھا۔ ٹیٹ یوں سر جھکائے بیٹھا تھا' جیسے مصروف دعا ہو۔

کھیل ختم ہو گیا تھا۔ بیری اینڈ ٹیٹ کارپوریشن کے اکاؤنٹ میں ساڑھے پانچ ہزار ڈالر کا اضافہ ہو گیا تھا۔ ایلن ژرح کے کان کا پردہ پھٹ چکا تھا۔ ایسا اس وقت ہوا تھا' جب اس کے حریف نے اسے سامنے والی دیوار کی طرف ہٹنے پر مجبور کردیا تھا اور خود ایک یقینی ڈیڈ شاٹ کھیلنے کی پوزیشن میں تھا۔ اس وقت ایلن کو یقین تھا کہ وہ اس نیچی شاٹ کی ریٹرن نہیں دے سکے گا اور ایک پوائنٹ ہار جائے گا لیکن اس کے حریف نے غیر متوقع حرکت کی تھی۔ اس نے پوری قوت سے ڈرائیو کیا تھا اور ایلن ژرح کے پاس کوئی مہلت نہیں تھی کہ خود کو بچا سکتا۔ سوسن گیلری سے باہر جانے کے لئے لپکی۔ اسی وقت ایلن ژرح کا کوچ پلٹا اور ٹیٹ سے مخاطب ہوا۔ "ٹیٹ' یہ حادثہ نہیں تھا۔"

"پاگل ہو گئے ہو۔" ٹیٹ چیخ پڑا۔ "تمہارا لڑکا دیوار کے اس قدر قریب تھا۔ بیری کچھ بھی تو نہیں کر سکتا تھا۔ وہ رول آؤٹ کھیلنے جا رہا تھا۔"

"رول آؤٹ............ اور چھ فٹ اونچا۔" کوچ نے نفرت سے زمین پر تھوک دیا۔ "تمہیں اس کی سزا ملے گی۔ اب اپنے لڑکے کو مردہ تصور کرو۔" پھر وہ پاؤں پٹختا ہوا آگے بڑھ گیا۔ سوسن نے اس کا کہا ہوا ہر لفظ سن لیا تھا اور دہل کر رہ گئی تھی۔ ٹیٹ نے جھک کر رقم سمیٹی اور گیلری کی طرف بڑھ گیا۔ بیری کورٹ سے نکلنے کی تیاری کر رہا تھا۔ وہ دونوں ایک لمحے تک ایک دوسرے کو گھورتے رہے۔ ٹیٹ کی نظروں کا تاثر ایسا تھا جیسے وہ کسی باؤلے کتے کو دیکھ رہا ہو۔ اس کی نظروں میں خوف اور احترام کا ملا جلا تاثر تھا۔ پھر وہ وہاں سے پلٹ آیا۔ سوسن اس کی منتظر تھی۔ اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔ "میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں............ تنہا............" اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔

"آجاؤ۔" ٹیٹ اسے باہر لے آیا۔ ایک خالی کورٹ کے اوپر وہ تاریک اور سنسان گیلری میں جا بیٹھے۔ "میں جاننا چاہتی ہوں کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" اس کے لہجے میں مایوسی تھی اور غصہ تھا۔

"میں نہیں سمجھا۔"

"جو کچھ ہوا' تم نے بھی دیکھا تھا۔ مجھے بہلانے کی کوشش مت کرو۔"

"اوہ......... وہ تو ایک حادثہ تھا۔ ایسا کبھی کبھار ہو جاتا ہے۔"

"وہ حادثہ نہیں تھا میں بیری کو جانتی ہوں۔ میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ اس کی حرکات دیکھی تھیں۔ وہ گھٹیا ہو گیا ہے......... دیوانہ ہو گیا ہے۔" سوسن کے لہجے میں التجا در آئی۔ "پلیز ٹیٹ' مجھے بیوقوف مت بناؤ۔"

ٹیٹ خاموش رہا۔ وہ چاہتا تھا کہ سوسن کی تمام بھڑاس نکل جائے۔ "میں نے اسے شہ زور بنانے کے لئے تمہارے سپرد کیا تھا۔ انسان بنانے کے لئے......... لیکن وہ تو درندہ بن گیا ہے۔"

"فضول باتیں مت کرو۔ وہ ایک حادثہ تھا۔" ٹیٹ نے سخت لہجے میں کہا۔ "آج ریستوران میں وہ لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا' اس لئے تم اس بات پر خفا ہو۔ یا شاید اس بات پر خفا ہو کہ وہ اب تمہارے قابو میں نہیں رہا۔ پہلے وہ تمہارے اشاروں پر ناچا کرتا تھا۔"

"تم بہت ذلیل ثابت ہو رہے ہو ٹیٹ' تم جانتے ہو کہ یہ بات نہیں ہے۔ میں بے راہ روی قبول کر سکتی ہوں لیکن ایک سرد مہر سفاک قاتل مجھے قبول نہیں۔" اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے "ٹیٹ......... تم نے اسے کیا بنا دیا؟"

"دیکھو...... میں بچوں کا رکھوالا نہیں ہوں۔ میں تمہارے لئے شوہر تخلیق نہیں کر رہا تھا۔ میں ہینڈبال کا چیمپئن تیار کر رہا تھا۔"

"اچھا......... تو تم اسے چیمپئن کہو گے۔ وہ قاتل بن گیا ہے۔ کیا تم اتنی سی بات نہیں سمجھ سکتے؟"

"بکواس مت کرو۔ میں نے یہ چکر اس لئے نہیں پالا کہ فراق زدہ بکریاں میرے کانوں میں ممیائیں۔ اگر تمہیں یہ پسند نہیں تو........." ٹیٹ بری طرح برہم ہو گیا تھا۔ لیکن سوسن نے جو کچھ کیا' وہ خود اس کے لئے بھی تحیر خیز تھا۔ وہ پوری قوت سے ٹیٹ پر جھپٹ پڑی۔ اس نے ٹیٹ کو نوچا کھسوٹا' اس کے طمانچے مارے۔ وہ چپ چاپ کھڑا پٹتا رہا۔ اس نے خود کو بچانے کی کوشش بھی نہیں کی۔ چند ہی لمحوں میں سوسن کی حالت

معمول پر آگئی۔ شاید یہ سب کچھ دونوں کے لئے ضروری تھا۔

"اگر تمہیں یہ کھیل پسند نہیں تو اس سے دور رہو۔" ٹیٹ نے اپنی بات مکمل کی۔ اس کے چہرے پر کھروِنچے لگے تھے۔ اب ان میں خون رسنے لگا تھا۔

"فکر نہ کرو' میں واپس نہیں آؤں گی۔ وہ اب تمہارا مسئلہ ہے۔" سوسن نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"جانے سے پہلے اس سے ملنا چاہتی ہو؟"

"میری سمجھ میں نہیں آتا' کیا کہوں............ وہ............ وہ تو ایک اجنبی ہے۔"

سوسن نے سسکتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر نکل گئی............ لیکن وہ جانتی تھی کہ اسے ایک مرتبہ کوشش کرنا ہے۔ شاید وہ اسے دہشت کی اس فضا سے نکالنے میں کامیاب ہو سکے۔ وہ کلب کے باہر اس کی منتظر تھی۔ بالآخر وہ آگیا۔ ہیلو" اس نے جھکتے ہوئے کہا۔

سوسن غصے اور ایک نئے احساس سے سن ہو کر رہ گئی۔ وہ نیا احساس تھا خوف............ اس سے پہلے اس نے بیری سے کبھی خوف محسوس نہیں کیا تھا۔

"بیری............ وہ سب کیا تھا............ کیوں تھا؟"

"کیوں؟ کیا مطلب ہے تمہارا............ وہ حادثہ تھا۔ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔"

"نہیں' ہم دونوں جانتے ہیں کہ وہ حادثہ نہیں تھا۔ میں تمہیں خوب جانتی ہوں' اور پھر ٹیٹ بھی اعتراف کر چکا ہے۔"

"دیکھو سوسن' میں یہ سب کچھ سننا نہیں چاہتا۔ تم نہیں جانتیں کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔" بیری نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ "آؤ کہیں چلیں۔"

سوسن نے اتنی تندی سے اپنا ہاتھ چھڑایا کہ بیری حیران رہ گیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ "بیری پلیز' میں کہہ رہی ہوں رک جاؤ۔ اب کسی کو نہ مارنا۔ ابھی واپسی کا وقت ہے۔" اس نے توقف کیا۔ اس کے تصور میں گیند لہرا رہی تھی۔ بے پناہ قوت اور تیزی سے حرکت کرتی ہوئی ہلاکت خیز گیند۔ "اس سے پہلے کہ تم کسی کو ہلاک کر ڈالو' خود کو روک لو۔"

"بند کرو یہ بکواس۔"

وہ شاید یوم گریہ تھا۔ اس روز تیسری مرتبہ ضبط کے باوجود اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ "تم بدل گئے ہو بیری.......... یہ کیسا زہر تم میں سرایت کر رہا ہے پلیز بیری' میرے بیری' میرے ساتھ گھر چلو۔"

"ختم کرو یہ سب میں تمہارا کھلونا نہیں ہوں۔ کٹھ پتلی نہیں ہوں کہ جس طرح چاہا نچالیا۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے منسلک بھی نہیں ہیں۔" بیری کی آواز بلند ہو گئی۔

"تمہارا کیا خیال ہے' تمہیں یہاں تک پہنچانے کے لئے ٹیٹ کو دو ہزار ڈالر کس نے دیئے تھے۔ میں نے دیئے تھے اور اب میں خود کو تمہاری اس دیوانگی کا ذمے دار سمجھ رہی ہوں۔ ان تمام لوگوں کی اذیت کا سبب میں ہوں' جنہیں تم زخمی کرتے پھرتے رہے ہو۔" سوسن کا لہجہ بے حد تند تھا۔ لیکن بیری نے اسے سمجھانے کی کوشش نہیں کی وہ سسکتی رہی۔ اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے چپ نہیں کرایا۔ حالانکہ اس وقت سوسن کی سب سے بڑی خواہش یہی تھی۔

"وہ تمہاری رقم تھی۔" وہ بڑبڑایا۔ اسے پہلے بھی شک تھا' ٹیٹ کو قرض کون دے سکتا تھا۔

"ہاں۔" اب سوسن کو یہ پروا بھی نہیں تھی کہ وہ جان گیا ہے۔ اسے کچھ کھونے کا احساس ہو رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ کیا کھو رہی ہے لیکن اس حقیقت کو بہرحال قبول کرنے پر مجبور تھی۔ وہ ٹوٹ چکی تھی۔ "ہم وہ سب کچھ اب بھی کر سکتے ہیں' جو تم چاہتے تھے۔" اس نے اپنی اَنا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے شادی؟ ہاہاہا.......... وہ زمانہ گیا۔" بیری نے زہریلے لہجے میں کہا۔ اسے احساس بھی نہ ہوا کہ وہ سوسن کو موت سے زیادہ بڑی اذیت دے رہا ہے۔ "شادی تاکہ تم جب جی چاہے مجھے کان سے پکڑ کر گھما سکو۔ نہیں جان.......... تمہارا بہت بہت شکریہ۔"

"ٹھیک کہتے ہو اب کوئی فرق نہیں پڑے گا شادی سے.......... کیونکہ اب تم ایک

خود پسند خود سر' ایذا رساں جانور ہو۔"

جواب میں بیری نے جو کچھ کہا' وہ اس بات کا ثبوت تھا کہ ان کا تعلق کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ گیا ہے۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر بٹوا نکالا' کچھ رقم گنی اور اسے سوسن کے بھیگے ہوئے چہرے پر دے مارا۔ " یہ رہے تمہارے دو ہزار ڈالر منافع سمیت۔ " وہ غرایا۔

سوسن بت بنی کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ ۲۷۵۰ ڈالر کے نوٹ تیز ہوا میں پھڑ پھڑا رہے تھے' اڑ رہے تھے۔ وہ پلٹی' اس نے نوٹوں اور قاتل کو دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ سفاک قاتل جو کبھی اس کا درد مند' مہربان اور حساس محبوب ہوا کرتا تھا۔

☆-----------------☆-----------------☆

اس رات ٹیٹ بہت تکلیف میں تھا۔ سوسن کے لگائے ہوئے کھرونچوں میں جلن ہو رہی تھی لیکن ٹانگوں کا درد بہت شدید اور ناقابل برداشت تھا۔ سبز مشروب بھی اس کی مدد نہیں کر سکا تھا۔ ٹیٹ جانتا تھا کہ اب اسے ایک آپریشن اور کرانا ہو گا۔ اب اسے کوئی پروا ہی نہیں تھی' خواہ ڈاکٹر اس کی ٹانگ کو کاٹ ہی کیوں نہ ڈالیں لیکن اصل اذیت تو ذہنی تھی۔ ضمیر کی آواز بلند سے بلند تر ہوتی جا رہی تھی۔ وہ خود کو یاد دلا رہا تھا کہ اس وقت اس کے پاس ایک لاکھ ڈالر سے زائد رقم ہے لیکن ضمیر کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔ اس ضمیر کو تو سوسن کے لگائے ہوئے کھرونچے بھی مطمئن نہیں کر سکتے تھے۔ بیری بھر بھر کر رقمیں لا رہا تھا لیکن ٹیٹ خود کو بہت پست اور حقیر محسوس کر رہا تھا۔ اس کا علاج دولت بھی نہیں کر سکتی تھی۔ مثلث تقریباً عبور ہو چکا تھا۔ اب وہ مثلث کے تقریباً عین اوپر کھڑا تھا۔ وہ اوپر چمکنے والے نام کو گرفت میں لے سکتا تھا۔ یہ سب کچھ کتنا اچھا اور خوشگوار ہونا چاہئے تھا لیکن اچانک ہر کامیابی ناخوشگوار' حقیر اور ہتک آمیز ہو کر رہ گئی تھی۔ ذہن میں صرف ایک جلتا سلگتا خیال تھا۔ ٹیٹ ایک گھٹیا اور ناکام آدمی ہے۔ وہ بہت اوپر پہنچ سکتا ہے لیکن منزل اس کے مقدر میں نہیں۔ اس کے دماغ میں کوئی مسلسل طنزیہ انداز میں چیختے جا رہا تھا۔ شکست خوردہ.......... شکست خوردہ.......... قاتل..

قاتل........... یہ چیخیں اسے پاگل بنائے دے رہی تھیں۔

"میں شکست خوردہ نہیں ہوں۔" وہ چیخ پڑا۔ رات کے سناٹے میں اس کی چیخ دیر تک تیرتی رہی۔

وہ جانتا تھا کہ آج رات وہ سو نہیں سکتا البتہ سبز مشروب کی مدد سے شاید ہوش وحواس کو سلا سکے۔ نیند ہمیشہ ہی سے اس کے لئے اشیائے تعیش کی فہرست میں شامل رہی تھی لیکن پچھلے چند روز سے تو وہ ایک ناموجود سی چیز بن کر رہ گئی تھی۔ ہر رات وہ ایسی مدہوشی کی آرزو کرتا جو اس کے ذہن میں موجود اس خیال کو پگھلا دے کہ اس نے کیا تخلیق کر ڈالا ہے' وہ خود کیا بن گیا ہے؟ وہ جیت رہا تھا لیکن اسے اس جیت کا معاوضہ بھی تو ادا کرنا تھا........... دہشت کے سکوں میں۔ اس نے بستر پر گرتے ہوئے آنکھیں بند کرلیں۔ ممکن ہے' قسمت مہربان ہوجائے اور اسے نیند آجائے۔ روز ہی وہ اسی امکان کے تحت بستر پر دراز ہوتا تھا لیکن ہر شب نیند کے بجائے وہی منحوس اور دہشت ناک تصور اس کی آنکھوں میں در آتا۔ پچیس برس پہلے کا وہ چہرہ........... نیو آرلینز کی وہ بھیگی ہوئی رات' جب اس پر قیامت توڑی گئی تھی۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور سبز مشروب کی بوتل سنبھال لی۔ اس نے پھر آنکھیں بند کیں' پھر وہی چہرہ اس کے تصور میں ابھر آیا........... پھر وہ مثلث........... اس سے خون ٹپک رہا تھا۔ پھر اس نے سوسن کی چیخیں سنیں' پھر ایلین ژرح کی درد ناک چیخ........... گیند اس نے خود اپنی کنپٹی پر لگتی محسوس کی۔اسے ایسا لگا جیسے کوئی بے حد گرم اور طویل سوئی اس کے کان میں اترتی چلی گئی ہو........... کان اور پھر کان سے دماغ تک' اس کا پورا وجود اذیت سے جھنجھنا اٹھا۔

وہ اٹھ بیٹھا۔ اس کا سارا جسم پسینے میں تر ہو رہا تھا۔ اس نے مشروب کا ایک طویل گھونٹ لیا۔ اسے چہرے کے کھرونچوں میں جلن کا احساس ہوا۔ پھر اسے وہ بیوک نظر آئی' اس کا چمکتا ہوا بمپر اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پھر اسے سوسن کی چیخ و پکار سنائی دی اور پھر وہی چہرہ دکھائی دیا۔ وہ مسکرا رہا تھا' بے حد مکروہ اور منحوس مسکراہٹ تھی وہ........... پھر خون میں نہایا ہوا مثلث........... پھر ایک اور چہرہ........... یہ نیا چہرہ تھا........... یہ اسے

راتوں کو بھی تنگ نہیں کرتا تھا۔ یہ ایک عورت کا چہرہ تھا.......... تھکا تھکا لیکن مہربان چہرہ.......... وہ نرم لہجے میں اسے بتا رہی تھی۔ "تمہاری ماں کار کے حادثے میں مرگئی ہے۔ اور پھر وہی چیخیں.......... شکست خوردہ قاتل۔ شکست خوردہ قاتل.........."

ساری رات اسی طرح گزر گئی۔

☆----------------☆----------------☆

اگر ٹیٹ کا گھر کہیں تھا تو صرف بوسٹن میں تھا۔ اس نے وہاں تیس برس گزارے تھے۔ اگر بوسٹن اس کا گھر تھا تو بین ٹاؤن اس کا ہینڈ بال کا گھر تھا اور اس کے لاؤنج کی چار دیواری اس کے لئے کمرہ نشست کی حیثیت رکھتی تھی۔

فور والا لاؤنج سے ہینڈ بال کی عظیم روایات وابستہ تھیں۔ ماضی اور حال کے بیشتر عظیم کھلاڑیوں کی نشوو نما یہیں ہوئی تھی۔ ملک بھر کے عظیم کھلاڑی میچ کھیلنے کے لئے یہاں آئے تھے اور بوسٹن کو ان کی میزبانی کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ اندرون شہر ہینڈ بال کا بڑا زور تھا۔ اٹھارویں صدی میں جنم لینے والے اس کھیل کو شہروں ہی نے پروان چڑھایا تھا۔ لڑکے اسکول میں داخل ہونے کی عمر سے پہلے ہی ہینڈ بال کھیلنا شروع کر دیتے۔ مضافاتی علاقوں میں یہی کچھ ہوتا تھا۔ فور والا لاؤنج نے ہینڈ بال کے کھلاڑی نسل در نسل پیدا کئے تھے۔ لڑکے تعلیم پاتے' وکیل' ڈاکٹر' ٹیچر یا بزنس مین بنتے اور نقل مکانی کر جاتے لیکن فور والا لاؤنج بار کے دروازے اپنے بیٹوں کے لئے ہمیشہ کھلے رہتے۔ اس کی دیواریں گزشتہ ایک صدی کی تصویری تاریخ سے آراستہ نظر آتیں۔ جب کوئی فاتح وہاں داخل ہوتا تو اس کو اتنی عزت دی جاتی کہ آسکر ایوارڈ جیتنے والوں کو بھی اس پر رشک آنے لگتا۔ بیری اور ٹیٹ وہاں پہنچے تو ان کی اسی طرح پذیرائی ہوئی۔ ٹیٹ وہاں موجود ہر شخص کو جانتا تھا' وہ وہاں کا ایک قابل فخر سپوت تھا۔ اس کا استقبال وہاں ایسے ہوا جیسے وہ جنگ سے لوٹنے والا کوئی بہت بڑا ہیرو ہو۔ بیری بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ بار پر کھڑے ہوئے سرخ بالوں والے شخص نے اس کا استقبال کیا۔ اس کے بال قدرے چھدرے تھے۔

"کمو ریڈ کیا حال ہے؟" ٹیٹ نے اس کا شانہ تھپکتے ہوئے کہا۔

"بس کام چل رہا ہے۔ تم سناؤ بوڑھے قزاق۔ میں نے سنا ہے' تم نے ایک گھوڑا پالا ہے۔" ریڈ کے لہجے میں بڑی محبت تھی۔

"ہاں' یہی ہے۔ بیری' اس سے ملو' یہ ریڈ ہے۔"

ریڈ خود بھی اچھا کھلاڑی تھا۔ اس نے بیری سے بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔ "بیری' تمہاری بہت تعریف سنی ہے۔ کیسے ہو؟" اس نے بڑی شفقت سے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں' شکریہ" بیری نے بے توجہی سے جواب دیا۔ وہ اس کے پیچھے کھڑی سرخ بالوں والی لڑکی کو گھور رہا تھا۔ وہ بے حد پُرکشش تھی۔ "اچھا ٹیٹ.......... اور ریڈ' پھر ملیں گے۔" وہ ٹیٹ کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

"ٹھہرو برخوردار۔" ٹیٹ نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ "ریڈ سے اچھی طرح ملو۔ تم میں اور اس میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔"

"تم اِس ریڈ سے ملو' میں اُس ریڈ سے ملوں گا۔" بیری ہاتھ چھڑا کر آگے بڑھ گیا۔

ریڈ کو بیری کا لہجہ برا لگا۔ اسے بڑی توہین محسوس ہوئی۔ وہ عظیم بیری ویسٹ کے پرستاروں میں سے تھا۔ "کیا یہ ایسا ہی چڑچڑا رہتا ہے؟" اس نے ٹیٹ سے پوچھا۔

"لڑکی کی نگاہوں کا قصور ہے۔ ورنہ میں اسے چڑچڑا نہیں' سمارٹ اور سمجھدار کہوں گا۔" ٹیٹ نے جواب دیا اور مشروب کے گلاس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

ادھر وہ لڑکی' بیری کو ایسی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کوئی دیوتا ہو یا پھر کہیں کا شہنشاہ ہو۔ بیری کے پائے کے کسی بھی کھلاڑی کی فوروالا لاؤنج میں ایسی ہی قدر و منزلت ہو سکتی تھی۔

"ذاتی طور پر مجھے کوئی پرواہ نہیں ٹیٹ لیکن لڑکا چڑچڑا ہے۔ بہرحال یہ تمہارا دردِ سر ہے' میرا نہیں۔ تم اس کے کوچ ہو۔"

"ارے چھوڑو۔" ٹیٹ نے کہا۔ "تمہیں شاید یاد نہیں کہ کس سے بات کر رہے ہو۔ خود کو بھول گئے۔ بیس سال پہلے تم خود کیسے تھے' مجھے یاد ہے۔ تم سمجھتے تھے' دنیا میں

کوئی تم جیسا نہیں۔"

"ممکن ہے ایسا ہو لیکن میں اتنا بدتمیز نہیں تھا۔"

"چھوڑو یار۔ تم سے مل کر مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے لیکن تم دن بدن بدصورت ہوتے جارہے ہو۔"

"اور تم سناؤ کیا حال ہے؟"

"بس کام چل رہا ہے۔ سفر کے دوران بابی 'گراسو' زیلسکی اور کچھ پرانے لوگوں سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے بیری کے متعلق سنا اور ملنے چلے آئے۔"

"سب کہتے ہیں کہ لڑکا بہت اچھا ہے۔"

"اچھا نہیں.......... آل ٹائم گریٹ کہو۔ ماضی میں بھی کوئی اس جیسا نہیں گزرا۔ خیر تم اپنی سناؤ' کیا اب بھی.......... ہی ہی ہی.........."

"نہیں یار' اب تو بیوی بچوں سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ پچھلے سال فلاڈلفیا میں ڈینی سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ اس رات نیو آرلینز میں تمہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگنے پر آج تک شرمندہ ہے' اس نے خود کو کبھی معاف نہیں کیا۔ تم تو جانتے ہی ہو' وہ تمہاری ہر تکلیف کو بخوشی اپنے اوپر لے سکتا تھا۔"

"پاگل ہے۔ میرے ہی کہنے پر عمل کیا تھا اس نے۔ وہ اچھا لڑکا تھا۔ اس سے ملنے کو جی چاہتا ہے۔"

"اور سناؤ' تم کھیل رہے ہو آج کل؟"

"کبھی کبھی.......... بیری کو پریکٹس کرانے کے لئے کھیل لیتا ہوں۔ یہ ٹانگیں اب کھیلنے کے قابل کہاں.......... لیکن کمبخت دماغ کو شاید یہ علم ہی نہیں۔"

"کیا حال ہے ٹانگوں کا؟"

"گزارہ ہو رہا ہے۔ ویسے مجھے ان کی ضرورت بھی نہیں۔ بس چند ماہ کی بات ہے' پھر فرصت ہی فرصت.......... میرے پاس اتنی رقم ہو گی کہ عزت سے ریٹائر ہو سکوں گا۔"

"ریٹائر؟ اور تم؟ کیا سبز مشروب سے ریٹائر ہونے کا ارادہ ہے؟"

اسی وقت ان دونوں کی نظریں اٹھیں۔ انہوں نے بیری کو سرخ بالوں والی لڑکی کے ساتھ باہر جاتے دیکھا۔ "ٹھیک کہتے ہو تم۔" ریڈ نے قہقہہ لگایا۔ "لڑکا اسمارٹ ہے۔"

ٹیٹ کی ہی ہی ہی شروع ہو گئی۔

"ہاں' اپنے ریٹائرمنٹ کے پروگرام کے بارے میں بتاؤ۔"

"میں فلوریڈا میں ایک کلب قائم کرنا چاہتا ہوں۔ گرم علاقہ ہے۔ ٹانگیں بھی خوش رہیں گی۔ وہ کلب صرف ہینڈ بال کے لئے ہو گا۔ کھلاڑی ہفتہ دس دن ٹھہریں اور شرط والے میچ کھیلیں۔ میں بہترین کھلاڑی سامنے لاؤں گا۔ وہ ایسی جگہ ہو گی جہاں ہم سال میں ایک مرتبہ ضرور یکجا ہو سکیں گے۔"

تم سنجیدہ ہو ٹیٹ.......... گویا حالات بہتر ہیں۔" ریڈ نے اپنے پرانے دوست کو غور سے دیکھا۔

"ہاں' میرے پاس رقم ہے' بلکہ میں تو عمارت بھی منتخب کر چکا ہوں۔ وہ ایک گودام ہے۔ میں اسے اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کر سکتا ہوں۔"

"اس سے پہلے تو تم نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔"

"ایک خواب تھا یار اور خواب کا کیا اعتبار۔"

"مجھے تمہارا آئیڈیا پسند آیا۔"

"ریڈ' اسی خواب نے مجھے زندہ رکھا ہے ورنہ شاید میں مر جاتا.......... خودکشی کر لیتا لیکن یہ خواب مجھے زندہ رکھتا تھا۔"

"مجھے خوشی ہوئی ٹیٹ.......... تم.......... صرف تم ہی اس کے مستحق تھے۔ اچھا یہ بتاؤ' اس خواب کی تعبیر کے لئے میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"ارے نہیں' میں سرمایہ کاری قبول نہیں کر سکتا۔ برا نہ ماننا ریڈ۔ میں اس کلب کی حکمرانی چاہتا ہوں۔ وہ میرا ذاتی کلب ہو گا۔ جو مجھے ناپسند ہو گا' اسے باہر کر دوں گا۔"

"میرا یہ مطلب نہیں تھا ٹیٹ۔ میں تمہارے پیچھے کے ساتھ کھیلنا چاہتا ہوں۔

ایک میچ.......... جیتنے والے کو دو ہزار ڈالر ملیں گے۔" ریڈ نے کہا۔ "بولو' کیا کہتے ہو۔ تم کہتے ہو وہ عظیم ترین ہے۔ اسے ثابت کرنے دو۔"

ٹیٹ کچھ ہچکچایا' پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "ٹھیک ہے ریڈ میچ طے ہو گیا۔"

"میں اس لڑکے سے اپنی توہین کا بدلہ لوں گا۔ تم لوگ جس طرح کورٹ میں مجھے نچاتے تھے' میں اسے نچاؤں گا۔"

☆============☆============☆

میچ والی صبح بیری بہت چپ چپ تھا۔ میچ اولڈ کیمبرج کلب میں ہونا تھا۔ یہ کلب دو سو سال پرانا تھا۔ وہاں کے شاور روم بھی بہت بوسیدہ تھے۔

"سنو بیری' ریڈ بہت اچھا کھلاڑی ہے۔" ٹیٹ نے کہا۔ وہ خود کو غیر جانبدار رکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بیری اب اس کے لئے ناقابل برداشت ہو چلا تھا۔

بیری جوتے پہن رہا تھا۔ اس نے نظریں اٹھا کر ٹیٹ کی طرف دیکھا۔ "تم صرف میچ ترتیب دو ٹیٹ۔ یہ میں دیکھوں گا کہ میرے حریف کتنے اچھے ہیں۔ میرے خیال میں وہ مجھ سے کھیل کر اپنا قد کچھ بلند کرنا چاہتا ہے۔"

ٹیٹ نے آنکھیں بھینچتے ہوئے کورٹس کی طرف دیکھا۔ اس نے زیر لب خدا سے چند ماہ کی مہلت مانگی.......... صرف چند ماہ۔

بیری نے کورٹ کا دروازہ کھولا۔ ریڈ پہلے ہی سے کورٹ میں موجود تھا۔ ریڈ نے ٹیٹ کی طرف دیکھ کر ہاتھ لہرایا۔ وہ بہت خوش معلوم ہو رہا تھا۔ "ٹیٹ' اپنی چیک بک نکال کر رکھو۔ فلوریڈا میں جاؤں گا اور وہ بھی تمہارے خرچ پر۔" اس نے ٹیٹ کو چھیڑا۔

"تم کچھ بھی کہو' میں تمہارا چیک قبول نہیں کروں گا۔ مجھے کیش چاہئے۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔

"فکر مت کرو' میں رقم ساتھ لایا ہوں۔"

گیلری میں بیٹھے ہوئے ٹیٹ کو یقین تھا کہ بیری' ریڈ سے مار کھائے گا۔ دو ہزار

ڈالر کی بات نہیں تھی۔ اس سے تین گنا زیادہ رقم وہ ایک رات میں کما سکتے تھے لیکن یہ شکست بیری کے لئے ایک سبق' ایک تازیانہ ثابت ہو سکتی تھی' شاید اس طرح وہ سدھر سکے۔ وہ بہت مغرور ہو گیا تھا۔ ٹیٹ کے خیال میں بیری کو اگر کوئی سبق دے سکتا تھا تو وہ صرف اور صرف ریڈ تھا۔

ریڈ نے بیری کو ویلکم کہا لیکن بیری اب بھی سرد مہری کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اس نے ریڈ کے آگے بڑھے ہوئے ہاتھ کو محض چھوا اور پلٹ گیا۔ "آؤ کھیل شروع کریں۔ آج میں نے ایک لڑکی کو مدعو کر رکھا ہے۔" اس نے بڑی بیزاری سے کہا۔

پہلی سروس ریڈ نے جیتی پھر اس نے ابتدا ہی میں بیری پر زبردست دباؤ ڈالا بلکہ درحقیقت اسے کچل دیا۔ اس نے پہلے گیم میں بیری کو ۷۔۲۱ سے شکست دی۔ دوسری گیم میں بیری نے زبردست مزاحمت کی اور ۱۹۔۲۱ سے گیم جیت لیا۔ دوسرے گیم کے دوران ایک عجیب بات ہوئی۔ ریڈ نے بیری کو سامنے دیوار سے لگ کر کھیلنے پر مجبور کر دیا۔ اسی وقت عقبی دیوار سے ٹکرا کر گیند اسے ملی۔ ٹیٹ سانس روک کر بیٹھ گیا۔ وہ دم بخود تھا۔ وہ حلفیہ کہہ سکتا تھا کہ ریڈ' بیری کو دانستہ ہٹ کرنے جا رہا ہے لیکن ریڈ نے بہت اطمینان سے رول آؤٹ کھیلا تھا۔ بیری بھی دم بخود تھا۔ اس کا چہرہ سپید پڑ گیا تھا۔ تیسرا گیم بہت سخت تھا۔ وہ دونوں ایک ایک پوائنٹ حاصل کرنے کے لئے سخت جدوجہد کر رہے تھے۔ درحقیقت یہ صرف دو ہزار ڈالر کی جنگ نہیں ہو رہی تھی۔ دونوں کھلاڑیوں کے پیشِ نظر زیادہ بڑے مقاصد تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنی عزتِ نفس کو داؤ پر لگا رکھا تھا۔ ریڈ تجربے کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ تیسرے گیم کے دوران ریڈ نے دو مرتبہ دستانے تبدیل کئے۔ وہ پسینے میں شرابور ہو رہا تھا۔ اس گیم کے وسط میں ٹیٹ نے باآواز بلند اسے چھیڑا تھا۔ "ریڈ آج تمہارے جسم سے تمام الکحل نکل جائے گا۔"

ریڈ کے چہرے سے مسکراہٹ رخصت ہو گئی تھی۔ اس کے جبڑے سختی سے بھنچ گئے تھے۔ وہ آج اس خود سر لڑکے کو بتانا چاہتا تھا کہ ابھی وہ کھیل کے بارے میں سب کچھ نہیں جان سکا ہے۔ وہ سب کچھ جو تجربہ سکھاتا ہے وہ اس سے محروم ہے اور اس کا غرور

اور بد دماغی بے جا ہے۔ کھیل بہت پھیل گیا تھا۔ اسکور ۲۶۔۲۶ تھا اور دونوں حریفوں میں سے کوئی بھی کسی لغزش کے لئے تیار نہیں تھا۔ ٹیٹ بہت خوش تھا۔ وہ ہینڈ بال کا ایک بہت اچھا میچ دیکھ رہا تھا۔ وہ دو عظیم کھلاڑیوں کا مقابلہ تھا اور دونوں ڈٹ کر کھیل رہے تھے۔ ہر چیلنج کے جواب میں چیلنج تھا۔ ہر شاٹ کے مقابلے میں جوابی شاٹ تھا۔ وہ ایسا کھیل' کھیل رہے تھے جو کبھی کبھار ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ ان کے کھیل اغلاط سے پاک تھے۔ ان میں مکمل اور درست ترین توازن تھا۔ وہ بیلے رقاص کے سے انداز میں متحرک تھے۔ ہر حرکت نپی تلی تھی۔ ٹیٹ ایک سنسنی خیز جنگ دیکھ رہا تھا۔ ٹیٹ کی نظر بیری کے چہرے پر تھی تاکہ اس کے تاثر کی ذرا سی تبدیلی بھی اسے نظر آسکے۔ اس نے بیری کو اتنا دیکھا تھا کہ اس کا چہرہ پڑھ سکتا تھا۔ ٹیٹ تہیہ کر چکا تھا کہ جیسے ہی بیری ہٹ کرنے کے لئے تیار ہوا۔ وہ کھیل رکوا دے گا۔ اسے نتائج کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

اسکور ۳۰۔۳۰ تک پہنچ گیا۔ ایسا لگتا تھا کہ کھیل ختم نہیں ہو سکے گا۔ کھیل بیری کی بساط سے زیادہ طویل ہو گیا تھا۔ مسلسل بھاگ دوڑ نے اس کے چہرے کے خدوخال مسخ کر دئے تھے۔ اگلے ہی لمحے اس مسخ شدہ چہرے پر دیوانگی چمک اٹھی جو کچھ ہوا' اتنی تیزی سے ہوا کہ ٹیٹ کو موقع ہی نہیں ملا کہ ریڈ کو آگاہ کر سکے۔ اس وقت ریڈ ایک ایلی پاس کی ریٹرن دینے کے دوران غیر متوازن ہو چکا تھا۔ معاً اس کا کندھا دیوار سے ٹکرایا اور چہرے پر تکلیف کے آثار نظر آئے۔ بیری شاید ایسے ہی کسی موقع کا منتظر تھا۔ ریڈ سنبھل کر یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ بیری جواب میں کیا کھیل رہا ہے۔

جب کوئی کھلاڑی اپنے حریف کو پلٹ کر دیکھتا ہے تو وہ اپنی آنکھوں کو بازو کی اوٹ میں کر لیتا ہے لیکن مضروب کاندھے کی وجہ سے ریڈ اپنے بازو کو مطلوبہ تیزی سے حرکت میں نہ لا سکا۔ بیری کا شاٹ بے حد تیز اور نپا تلا تھا۔ ریڈ کا ہاتھ تیزی سے اپنی بائیں آنکھ کی طرف اٹھا۔ دفعتاً اس کا سر گھوما اور وہ چکرا کر رہ گیا۔ اس نے ہاتھ سے آنکھ کو بہت زور سے دبایا۔ خون کا فوارہ پھوٹ پڑا۔ "ہاہاہاہا............" اس کی دلدوز چیخ کورٹ میں گونجی۔

ٹیٹ لرزتا کانپتا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ "اوہ........... میرے خدا' نہیں' نہیں........... ریڈ کو نہیں........... ریڈ کو نہیں۔" وہ چیخ پڑا۔

ریڈ لڑکھڑاتا دو قدم چلا۔ وہ داہنی آنکھ ایسے پٹ پٹا رہا تھا جیسے اس میں کچھ پڑ گیا ہو۔ اس کی بائیں آنکھ پر رکھے ہوئے ہاتھ کا دستانہ بالکل سرخ ہو گیا تھا۔

کلب کا منتظم ریڈ کی طرف لپکا۔ "ریڈ تم ٹھیک تو ہو۔ خون جاری ہے۔ وقفہ کر لو۔"

ریڈ کے منہ سے گالی نکلی۔ "میں ٹھیک ہوں۔" وہ چیخا۔ "مجھے کھیل مکمل کرنے دو۔"

ٹیٹ بڑی بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔ ریڈ کا زخم معمولی نوعیت کا نہیں تھا۔ آنکھ اس حد تک سوج رہی تھی کہ سوجن آنکھ پر رکھے ہوئے ہاتھ کے باوجود نظر آ رہی تھی۔ اس کی پیشانی نیلی ہو رہی تھی۔

"ریڈ' پندرہ منٹ آرام کر لو۔" ٹیٹ نے پکارا۔ جواباً ریڈ نے اسے بھی گالی سے نوازا۔

میچ ختم ہونے میں دیر نہیں لگی۔ ریڈ ایک ہاتھ سے کھیلنے پر مجبور تھا۔ اس پر مستزاد آنکھ کی تکلیف!

کھیل ختم ہوتے ہی بیری' ریڈ کی طرف بڑھا۔ لیکن اس بار ریڈ نے دوستانہ انداز میں بڑھا ہوا اس کا ہاتھ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ "آپ ٹھیک تو ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔" اس نے کہا۔

"کرتے رہو افسوس لیکن مجھ سے دور ہٹ کر........... یاد رکھنا تمہارا وقت قریب آ گیا ہے۔ وقت قریب آ گیا ہے تمہارا۔" یہ کہہ کر ریڈ جھپٹ کر کورٹ سے نکل گیا۔ وہاں سے اسے سیدھا اسپتال لے جایا گیا۔

ٹیٹ اس کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں اترا۔ ڈیسک کلرک سے اس نے معلوم کیا کہ ریڈ کو کون سے اسپتال لے جایا گیا ہے۔ ٹیٹ لنگڑاتا ہوا اسپتال پہنچا۔ بیری پر آنے والے

غصے پر اپنے پرانے دوست کی طرف سے فکرمندی حاوی آ گئی تھی۔ نہ جانے کس طرح وہ گھسٹتا گھسٹتا ایمرجنسی روم تک جا پہنچا۔ ریڈ ایک میز پر بیٹھا تھا۔ ایک ڈاکٹر اور دو نرسیں اس کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ میچ کا منتظم ایک طرف کھڑا تھا۔ ریڈ ابھی تک کٹ میں تھا البتہ دستانے اس نے اتار دیے تھے۔ ڈاکٹر' ریڈ کی آنکھ کے نیچے ٹانکے لگا رہا تھا۔ ٹیٹ نے آنکھیں موند لیں۔ ریڈ کا چہرہ بائیں جانب سے سوج کر دگنا ہو گیا تھا۔ پھر ریڈ نے بھی ٹیٹ کو دیکھ لیا۔ "ریڈ خدا کی قسم' میں شرمندہ ہوں۔"

"میں جانتا ہوں ٹیٹ کہ تم اپنے وجود میں بڑی نفرتیں سمیٹے پھر رہے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم اپنی ٹانگوں کی محرومی کی تلافی چاہتے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم ایک کلب قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہو۔" ریڈ کی آواز بتدریج بلند ہوتی جا رہی تھی۔ نرس اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ بری طرح مچل رہا تھا۔ میچ کا منتظم ٹیٹ کو ایک طرف ہٹانے کے لئے بڑھا۔ "لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ یہ سب کچھ تم اپنے دوستوں کے وجود پر سے گزر کر کرو گے۔"

"ریڈ ایسا نہیں ہے۔ تم جانتے ہو کہ بات یہ نہیں ہے۔"

"میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ مجھے بائیں آنکھ سے دکھائی نہیں دے رہا ہے اور یہ تمہارے شاگرد کا کیا دھرا ہے۔ اس نے دانستہ ایسا کیا تھا۔ ٹیٹ۔ ہم دونوں جانتے ہیں.......... کیوں؟"

ٹیٹ کو معلوم تھا کہ ریڈ درست کہہ رہا تھا۔ وہ عذر لنگ سے بچنا چاہتا تھا۔ عذر لنگ تو سوسن کو بھی قائل نہیں کر سکا تھا۔ یہ تو اپنے عہد کا عظم کھلاڑی ریڈ تھا۔ وہ ایسے احمقانہ عذر کیسے قبول کر سکتا تھا۔ ویسے بھی کسی ہٹر کی صفائی پیش کرنا مناسب بات نہیں ہوتی۔ نرس' ٹیٹ کو کمرے سے نکال لائی۔ ریڈ کو پُرسکون رکھنا ضروری تھا تاکہ اسے طبی توجہ دی جا سکے لیکن ٹیٹ کی موجودگی میں وہ پُرسکون نہیں رہ سکتا تھا۔

"آنکھ کی کیا کیفیت ہے؟" ٹیٹ نے نرس سے پوچھا۔ وہ بہت دل گرفتہ نظر آ رہا

"ہم نے اسپیشلسٹ کو بلایا ہے۔ ویسے ڈاکٹر کا خیال ہے کہ آنکھ ضائع بھی ہو سکتی ہے۔ آپ بعد میں آ کر معلوم کر لیجئے گا۔"

"کب آؤں؟"

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ فوری آپریشن کا امکان بھی موجود ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں بعد میں آؤں گا۔ بے حد شکریہ۔"

ٹیٹ باہر نکل آیا۔ وہ پیدل ہی چل پڑا کیونکہ وہ کچھ سوچنا چاہتا تھا۔ وہ بازار سے گزرتا رہا۔ مختلف دکانوں کے سامنے سے گزرتا رہا۔ وہ اپنی ٹانگوں کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔ جنہیں اس وقت سزا مل رہی تھی۔ وہ اس عفریت کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اس نے تخلیق کیا تھا۔ وہ اسکول یارڈ کے پاس سے گزر رہا تھا کہ ٹھٹک گیا۔ جنگلے کو ہاتھوں سے تھام کر اس نے اندر دیکھا۔ اندر بچے تھے۔ ان میں سے کسی کی عمر دس سال سے زیادہ نہیں تھی۔ وہ ربر کی نرم گیندیں کنکریٹ کی دیوار پر مار کر کھیل رہے تھے۔ وہ بہت مگن تھے۔ ہینڈ بال کی پریکٹس جاری تھی۔ ٹیٹ جانتا تھا کہ بیشتر کھلاڑی کھیل کا آغاز اسی طرح کرتے ہیں۔ ایک دیوار والے میدانوں نے بعض عظیم کھلاڑی پیدا کئے تھے۔ وہ خود بھی ایسا ہی کھلاڑی تھا۔ وہ سوچتا رہا کہ اس نے ان بچوں کو کیا دیا ہے؟ وہ ان کے لئے کیا چھوڑ کر جائے گا؟ کچھ بھی نہیں! اسے اپنی ماں کا دیا ہوا آخری سبق یاد آیا۔ ماں نے کہا تھا۔ "ٹیٹ کیمپ گراؤنڈ کو ہمیشہ اس سے زیادہ صاف ستھرا چھوڑ کر جانے کی کوشش کرنا' جتنا صاف ستھرا تم نے اسے پایا تھا۔" وہ سوچتا رہا کہ وہ ان بچوں کے لئے کیا چھوڑ کر جائے گا۔ وہ بیری ویسٹ کے متعلق سوچتا رہا۔ تباہی کی مشین' جو اس نے تخلیق کی تھی۔ کیا یہ بچے اس کی پیروی کریں گے! ٹیٹ کو پرانے وقتوں کے وہ کھلاڑی یاد تھے جو ہر قیمت پر جیتنے کے اسی مرض میں مبتلا ہو چکے تھے جس میں اب بیری ویسٹ گرفتار تھا۔ اسے وہ موقع بھی یاد آیا جب ہر حال میں جیتنے کے خیال نے اسے پاگل کر دیا تھا۔ اس روز وہ ہارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا لیکن کسی کھلاڑی کو زخمی دیکھنا' خون میں نہایا ہوا کورٹ میں تڑپتے دیکھنا' اس صورت میں جب کہ وہ اس کے کسی شاٹ کا شکار ہوا ہو' ٹیٹ کے

لئے ناقابل برداشت تھا۔ وہ ہر چیز کو قدرتی روپ میں دیکھنا پسند کرتا تھا۔ اسی لئے اس نے ایک معیار قائم کیا تھا۔ جو بہترین ہو گا۔ وہ بہرحال جیتے گا۔ اسی معیار نے اس روز اس کی دیوانگی سے جنگ کی تھی' جس روز وہ ہر قیمت پر جیتنا چاہتا تھا' اسی معیار کی وجہ سے وہ کورٹ سے سرخرو اور سربلند نکلا تھا۔ اس کی دیوانگی اس کے ڈسپلن سے ہار گئی تھی۔

ٹیٹ اس رات ایک لمحہ بھی نہ سو سکا۔ جو کچھ اس کے سامنے آیا تھا وہ بہت خوفناک تھا' ڈراؤنے خواب کی مانند۔ اب وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے لیکن اس تخلیق کو تباہ کرنا' جس نے خود اسے ذلت کی پستیوں سے اٹھایا تھا! یہ تصور بھی اس کے لئے باعث آزار تھا۔ پھر اس نے اس شخص کے متعلق سوچا جو مثلث کے سب سے اوپر تھا۔ شاید وہ بھی لاعلم نہ ہو.......... جانتا ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔ بیری ویسٹ نیشنل ہینڈ بال ایسوسی ایشن کے تمام سرکردہ کھلاڑیوں کو بُری طرح شکست دے چکا تھا۔ بوڑھا ٹیٹ این ایچ اے کے تمام بڑے کھلاڑیوں کو سرنگوں کرا کے خود این ایچ اے کو خاک میں ملا رہا تھا۔ ایسوسی ایشن کی توہین کر رہا تھا۔ اس طرح ٹیٹ اس کھیل کے ایک راز کو معزول کرنے کی سمت میں قدم بڑھا رہا تھا اور اس کھیل میں وہ تنہا تھا۔ اس نے کسی کی مدد نہیں لی تھی' اس طرح وہ ثابت کر رہا تھا کہ جھوٹ کتنا ہلکا ہوتا ہے اور سچ کتنا قوی.......... جھوٹے ادارے سچے فرد کے ہاتھوں کتنی آسانی سے نابود ہو جاتے ہیں لیکن اب اس گھوڑے کو باہر نکالنا تھا۔ شرط لگانے والے ہینڈبال کے کھلاڑی کی حیثیت سے بیری ویسٹ کا کیریئر ختم ہو چکا تھا۔ ٹیٹ کو ہینڈبال کھیلنے والی عظیم ترین مشین کو بے کار کرنا تھا۔ وہ مشین اس کی اپنی تخلیق تھی۔ اس سے بہتر اور مکمل کھلاڑی کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ ٹیٹ نے بمشکل تسلیم کیا کہ اسے یہ کام کرنا ہے۔ اب بلاتوقف یہی کرنا ہو گا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اسے مثلث کے سب سے بڑے نام کو یونہی چھوڑ دینا ہو گا۔ فلوریڈا میں کلب کا قیام بہ اعتبار وقت کچھ اور فاصلے پر پہنچ جائے گا بلکہ ممکن ہے خواب صرف خواب ہی رہ جائے! لیکن کیسے؟ وہ بیری کو کھیل سے خارج کیسے کرے؟ بیری کھیل سے باہر؟ اس سے پہلے کہ گروپ یکجا ہو جائے اور کسی کو اس کام پر مامور کرے' اسے یہ کام خود ہی کرنا ہو

گا۔ کوئی اور طریقہ ڈھونڈنا ہو گا۔ پرانا طریقہ بہت............ بہت زیادہ حتمی تھا۔ اسے خود کچھ کرنا ہو گا۔ جواب کی تلاش میں اس نے اپنا دماغ تھکا ڈالا۔ کورٹ میں اپنی تخلیق کی تباہی کا منظر خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا ناقابلِ تصور تھا۔ ظاہر ہے' گروپ تو اب بھی بیری کو معاف کرنے سے رہا۔ اسے ایک آخری کوشش کرنا ہو گی۔ اسے لڑکے سے مقابلہ کرنا ہو گا' اسے سمجھانا ہو گا۔ وہ اس کے آگے ہاتھ بھی جوڑے گا' پیر بھی تھام لے گا۔ بس وہ کھیلنا چھوڑ دے۔ اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے' کھیلنا چھوڑ دے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ صبح وہ یہی کرے گا۔ نیویارک کی فلائٹ کے دوران............ گوتھم کلب میں ہونے والے تین میچوں سے پہلے............ اس سے پہلے کہ اب بیری کسی اور کو زخمی کرے' اسے سمجھانا ہو گا............ قائل کرنا ہو گا۔

☆============☆============☆

لوگن ایئرپورٹ جاتے ہوئے بیری نروس تھا۔ گزشتہ کئی ہفتوں سے اس کا چڑچڑا پن بہت زیادہ بڑھ گیا تھا۔ بوسٹن سے نیویارک کی فلائٹ ایک گھنٹے کی تھی۔ فلائٹ کے دوران بھی وہ بے چین اور پریشان رہا۔ پریشانی کی نوعیت سے وہ خود بھی بے خبر تھا۔

ٹیٹ نے بیری سے گفتگو کے لئے اسی فلائٹ کا انتخاب کیا تھا۔ کافی عرصے سے ان کے درمیان گفتگو صرف دوران سفر تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ اس کے علاوہ بیری کی قربت اسے میسر ہی نہیں آتی تھی۔ بیری جس دن میچ نہیں کھیلتا تھا' اس دن اپنے لئے رات کی ساتھی تلاش کرتا پھرتا تھا۔ وہ رات کو سونے کا قائل ہی نہیں رہ گیا تھا۔ آوارگی اور بے راہ روی نے اسے مکڑی کے جال کی طرح سمیٹ لیا تھا لیکن اب فلائٹ کے دوران ٹیٹ دل ہی دل میں خود کو کوس رہا تھا۔ فلائٹ پیک تھی۔ انہیں فرسٹ کلاس کے ٹکٹ نہیں مل سکے تھے۔ فرسٹ کلاس میں انہیں تنہائی میسر آ سکتی تھی۔ بیری ٹائلٹ جانے کے لئے اٹھا تو ٹیٹ بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل دیا۔ بیری جیسے ہی ٹائلٹ میں گھسا' ٹیٹ بھی اس کے پیچھے اندر گھس گیا اور دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ "کیا مطلب؟ کیا چاہتے ہو تم؟" بیری غرایا۔

ٹائلٹ بہت چھوٹا تھا۔ ان دونوں کے چہروں کے درمیان تین انچ سے زیادہ فاصلہ نہیں تھا۔ "ہم گفتگو کریں گے۔" ٹیٹ نے اعلان کیا۔

"تو گفتگو وہاں نہیں ہو سکتی تھی.......... اپنی نشستوں پر؟"

بیری کی قربت.......... اس طرح کی قربت ٹیٹ کو بھی پسند نہیں تھی۔ اسے بیری کی آنکھوں سے خوف آتا تھا۔ ان میں ہمہ وقت دیوانگی ناچتی تھی۔ "یہ جگہ بہتر ہے۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔

ٹائلٹ میں کافی گرمی تھی۔ بیری کے جسم سے پسینہ پھوٹ پڑا۔ اچانک ٹیٹ کو اپنے وجود میں گہری طمانیت آمیز خاموشی کا ادراک ہوا۔ "میں کافی عرصے سے جانتا ہوں۔ لاعلم نہیں ہوں۔" ٹیٹ کے لہجے میں ٹھہراؤ تھا۔

"کیا جانتے ہو؟"

"یہی کہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔" ٹیٹ نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ "کم از کم چار واقعات تو میرے علم میں ہیں۔ ریڈ کو تم نے گزشتہ رات ہٹ کیا تھا۔ تم اب تک کم از کم چار افراد کو ہٹ کر چکے ہو۔"

"تم پاگل ہو گئے ہو۔" بیری کے لہجے میں احتجاج تھا۔

"کاش میں ایسا ہی ہوتا' کاش یونہی ہوتا لیکن بیری تم ہٹر ہو۔" ٹیٹ کے لہجے میں اتنی نفرت تھی جیسے اس نے بیری کے منہ پر تھوک دیا ہو۔ "اب تمہیں یہ کھیل ترک کر دینا چاہئے۔ سمجھے؟"

"میں صرف اس دوزخ سے نکلنا چاہتا ہوں۔" بیری نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن ٹیٹ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ بیری نے ہاتھ چھڑانا چاہا لیکن وہ ٹیٹ کی گرفت کو جانتا تھا۔ ہاتھ ٹوٹ سکتا تھا چھوٹنا ناممکن تھا۔

"تمہیں میری بات سننا ہو گی۔" ٹیٹ نے تند لہجے میں کہا۔ اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔

"کوئی گڑبڑ ہے اندر۔" ایئر ہوسٹس نے پوچھا۔

"کچھ نہیں' ذرا جی متلا رہا ہے۔ ابھی ٹھیک ہو جاؤں گا۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔

"یہاں اندر ایک پاگل موجود ہے۔" بیری نے ٹکڑا لگایا۔

باہر کھڑی ایئر ہوسٹس کے چہرے پر الجھن ابھر آئی۔ اس نے دو آدمیوں کی آوازیں سنی تھیں پھر اندر سے دھماچوکڑی سنائی دی اور وہ مدد طلب کرنے کے لئے جہاز کے اگلے حصے کی طرف لپکی۔

"تمہیں کھیل ترک کرنا ہو گا۔ روچسٹر واپس چلے جاؤ۔ تمہارا حصہ ایک لاکھ ڈالر سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ تم باسانی زندگی گزار سکتے ہو۔ اس کھیل کا پیچھا چھوڑ دو۔"

"دیکھو ٹیٹ' اگر تمہیں میرے کھیل کا انداز ناپسند ہے تو تم مجھے چھوڑنے کے لئے آزاد ہو۔ تم مجھے کوچ نہیں کر سکتے تو مجھے چھوڑ دو۔ میں' جب جی چاہے گا کھیل چھوڑ دوں گا۔"

"بیری پلیز.......... میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ تم خود نہیں چھوڑو گے تو کوئی تمہیں مجبور کر دے گا۔"

"یہ میرا دردِ سر ہے۔ یہ خطرہ میں مول لے رہا ہوں۔ تم کیا کر رہے ہو؟ رقم بٹور رہے ہو اور سبز مشروب میں خود کو غرق کر رہے ہو۔ مجھے اب تمہاری ضرورت نہیں۔ لوگ کھیلنے کی درخواست لے کر خود میرے پاس آتے ہیں۔ رقم اب خود میرے پاس پہنچنے لگی ہے اور تم کہتے ہو چھوڑ دوں۔ دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔"

دروازے پر پھر دستک سنائی دی۔ پھر کوئی زور آزمائی کرنے لگا۔

"چلو یہاں سے نکلیں۔ خود کو ٹائلٹ میں بند کر لینا جرم ہے تمہیں علم نہیں۔"

ٹیٹ کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ "میں جب تک چاہوں تمہارا منیجر ہوں۔ اگر میں نہ ہوتا تو تم اب تک روچسٹر میں سڑ رہے ہوتے۔" اس نے کہا۔

"یہ بھی نہ بھولو ٹیٹ کہ میں جیسا بھی کھیلوں' ذمے داری تمہاری ہے۔ تمہی نے مجھے کھیلنا سکھایا تھا۔"

معاً دروازے میں ایک چابی داخل ہوئی' دروازہ جھٹکے سے کھلا اور ٹیٹ ایک باوردی خدمتگار سے جا ٹکرایا۔ اس نے اٹینڈنٹ کو ایک طرف دھکیل دیا۔ وہ لڑکھڑا کر گرا۔ ابھی وہ سنبھل ہی رہا تھا کہ دروازہ دوبارہ کھلا اور وہ دوبارہ زمین بوس ہو گیا۔ اس

مرتبہ بیری باہر آیا تھا۔

☆-----------☆-----------☆

مملکت ہینڈبال کے دارلحکومت میں انہوں نے پہلی بار قدم رکھا تھا۔ وہاں کھلاڑیوں کی کمی نہیں تھی اور ان کی درجہ بندی بھی بڑے قاعدے سے کی جاتی تھی۔ گوتھم ایتھلیٹک کلب وہاں کا سب سے بڑا کلب تھا۔ وہاں صرف بہترین کھلاڑی ہی کھیل سکتے تھے۔ یہ بیری کی سب سے بڑی آزمائش کا وقت تھا۔ ان دونوں نے ایئرپورٹ سے کلب تک ایک گھنٹے کا فاصلہ ٹیکسی میں بڑی خاموشی سے طے کیا تھا۔ دونوں کے ذہن اپنے اپنے مسائل میں الجھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے پاس مختلف اور متضاد سچائیاں تھیں جو اختلاف کے باوجود ایک دوسرے سے پیوستہ تھیں۔

ٹیٹ اسی کام کی منصوبہ بندی کر رہا تھا' جو اسے درپیش تھا۔ وہ رحم کے تحت قتل کرنے کی ذمے داری قبول کر رہا تھا۔ لڑکے کو کسی نہ کسی طور کھیل سے نکالنا تھا۔ اب اس میں کسی حیلے کی گنجائش نہیں تھی۔ وہ جس کھیل سے محبت کرتا تھا' عشق کرتا تھا' وہ کھیل اس قاتل کی موجودگی میں زندہ نہیں رہ سکتا تھا' جو اس وقت ٹیکسی میں اس کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ اس سلسلے میں بہت کچھ کرنا تھا۔ اہم لوگوں سے مشورہ کرنا تھا' اس قسم کے فیصلے وہی لوگ کرتے تھے۔ ان کے سامنے شواہد بھی پیش کرنا تھے پھر اس پر رائے شماری ہوتی۔ بالآخر کسی شخص کو یہ ذمے داری سونپ دی جاتی' کوئی جگہ مقرر کر دی جاتی۔ یہ سب کچھ ناگزیر تھا۔ ورنہ جو شخص چاہتا قاتل بن جاتا۔ کھیل انسانی شکار کی صورت اختیار کرلیتا۔ وہ خود اپنے کھیل کے قوانین وضع کرتے تھے۔ وہ خود اس کا اور ان قوانین کا تحفظ کرتے تھے۔ وہ خود ہی اس کھیل کی پولیس تھے۔ ان پرانے لوگوں کا حکم اب بھی چلتا تھا۔ نسلوں سے یہی ہوتا آیا تھا۔

ٹیٹ کے پاس وقت کم تھا۔ اس نے خود ہی کم کیا تھا۔ وہ التوا کے نام پر خود کو بے وقوف بناتا رہا تھا۔ وہ اس معاملے میں گروپ کو اس وقت تک ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا جب تک اس کا کام مکمل نہ ہو جائے۔ اسے صرف ایک ماہ کی مہلت درکار تھی لیکن اب

یہ بھی ممکن نہیں رہا تھا۔ بیری اب بہت زیادہ خطرناک ہو چکا تھا۔ اب یہ معاملہ جس قدر جلد نمٹ جائے' بہتر تھا............ سب کے لئے!

بیری نشست کے ایک کونے میں سمٹا بیٹھا تھا۔ اس امکان نے اسے پریشان کر دیا تھا کہ اسے کھیل سے نکالا جا سکتا ہے لیکن وہ کھیلنا چاہتا تھا............ جیتنا چاہتا تھا۔ وہ ہینڈ بال کا عظیم ترین کھلاڑی بن کر زندہ رہنا چاہتا تھا۔ اس کے اندر موجود جنونِ عظمت اور خواہشِ بے پناہ دھیرے دھیرے اس کے وجود میں زہر گھول رہے تھے۔ ہر میچ کے بعد اس کا یہ خوف کہ اسے کھیل سے نکال دیا جائے گا' کچھ اور بڑھ جاتا۔ تشویش اس کے وجود کا جزو ہو گئی تھی۔ وہ اسے کھا رہی تھی۔ اسے احساس تھا کہ کسی بھی وقت' کوئی بھی شخص بڑوں کے حکم پر اسے مٹانے کے لئے کورٹ میں اتر سکتا ہے۔ اس طرح کہ اسے علم بھی نہ ہو۔ اس چیز نے اسے مجبور کر دیا تھا کہ وہ خود ہی ہٹ کرنے میں پہل کیوں نہ کرے۔ پہل کرنے والا ہی محفوظ رہتا ہے۔ اس پر مستزاد اس کی یہ خواہش تھی کہ وہ کھیل پر حکمرانی کرے۔ اس کی اَنا نے ہارنے کا تصور بھی اس کے لئے ناقابلِ قبول بنا دیا تھا۔ چنانچہ وہ ہٹ کو ایک جارحانہ حربے کے طور پر بھی استعمال کر رہا تھا۔ ہٹ' شکست کے مقابلے میں اس کے لئے انشورنس پالیسی کی حیثیت رکھتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ معاملہ ابھی ٹیٹ کے ہاتھوں سے نہیں نکلا۔ البتہ کسی بھی وقت نکل سکتا ہے۔ اسے یقین تھا کہ اسے اپنے قاتل کا سامنا بہرحال کرنا ہے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ قاتل کون ہو گا' کب ملے گا' کہاں ملے گا؟ یہ لاعلمی ہی اسے پاگل کئے دے رہی تھی۔

وہ ماہ دسمبر کا پہلا دن تھا' سرد لیکن برفباری سے محروم۔ انہوں نے ہوٹل پہنچ کر کمرے بک کرائے اور اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ ٹیٹ قریب ترین فون اور بیری تازہ ترین محبوبہ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ جدا ہونے سے پہلے ٹیٹ نے کہا۔
"ہمیں کل رات ساڑھے سات بجے جانا ہے۔ میں میچ سے پہلے لاکر روم میں تمہارے حریف کے متعلق بتاؤں گا۔" بیری نے سر کو محض اثباتی جنبش دی تھی۔
"چھ بجے تک گو تھم ایتھلیٹک کلب پہنچ جانا۔"

"بہت بہتر کیپٹن۔" بیری نے ہنستے ہوئے کہا اور سیلوٹ جھاڑ دیا۔
ٹیٹ وہاں سے نکل آیا۔ اب وہ بیری کی خوش مزاجی سے دھوکا نہیں کھا سکتا تھا۔ اسے کام کرنا تھا۔

☆------------☆------------☆

اگلی شام بیری کلب پہنچا تو بہت بے چین تھا۔ اس کی ساتھی کی ادائیں بھی پریشانی کم نہیں کر سکی تھیں۔ گوتھم کلب کی عمارت پرانی تھی لیکن اس کی دیکھ بھال بہت اچھی طرح کی جاتی تھی۔ دولت کی کمی نہیں تھی۔ ساکھ بلند تھی۔ ممبر شپ وراثت میں منتقل ہوتی آئی تھی اسی طرح کلب کی سرپرستی بھی.......... چنانچہ کلب نودولتیوں کے اوچھے پن سے محفوظ رہتا تھا۔

لباس تبدیل کرتے ہوئے بیری کے مسامات پسینہ اگل رہے تھے۔ اس کے چہرے پر پیشہ ورانہ اعتماد کا نشان بھی نہیں تھا۔ اس کی جگہ ایک تند دیوانگی نے اس کے چہرے کو دہکا رکھا تھا۔ پچھلے کئی میچوں کے آغاز سے پہلے اس کی یہی کیفیت ہوتی تھی۔ اس کے کانوں میں ٹیٹ کی آواز گونجتی رہتی تھی۔ وہ الفاظ' جو اس نے روچسٹر میں بیری کو تربیت دیتے ہوئے ہینڈبال کے انصاف اور قانون کے بارے میں کہتے تھے.......... ان کی بازگشت مسلسل اسے ستاتی تھی۔ یکایک اسے احساس ہوا کہ اس کے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ اس نے دونوں ہاتھ ملا کر ادھر ادھر دیکھا کہ کسی نے دیکھا تو نہیں لیکن لاکر روم خالی تھا۔ یہ بات اسے عجیب سی لگی۔ گوتھم کلب کے دو ہزار سے زائد ممبر تھے لیکن وہاں سناٹا تھا۔

بیری نے سوچا کہ یہ میچ یقیناً اہم ہے اور داؤ بھی لمبا ہو گا۔ کلب کا سناٹا یہی بتا رہا تھا۔ بڑے داؤ والے میچ میں شرکاء بہت کم ہوتے تھے کیونکہ وہ پبلسٹی کے لئے نہیں کھیلے جاتے تھے۔ وہ صرف جوا ہوتا تھا.......... کچھ اور نہیں۔ ایسے موقعوں پر کلبوں میں بھیڑبھاڑ کبھی نہیں ہوتی تھی۔ وہ لاکر روم میں ٹہلتا رہا۔ اس نے اپنا وزن کیا۔ اس کا اندیشہ درست تھا۔ اس کا وزن گزشتہ ہفتے کے دوران نو پونڈ کم ہو گیا تھا۔ اس نے سوچا' اب وہ اپنی غذا کا خیال رکھے گا۔ وزن زیادہ گھٹے تو انسان کی توانائی بھی متاثر ہوتی ہے

لیکن وہ کھانے پینے میں کوتاہی نہیں برت رہا تھا۔ یہ تو دہشت تھی جو اسے کھائے جا رہی تھی۔ وہ راتوں کو سوتے میں دانت پیستا تھا۔ ہونٹ کاٹتا تھا۔ صبح اٹھتا تو اس کا جبڑا سوجا ہوا ہوتا۔ ہونٹ لہولہان ہو جاتے۔ وہ اچھا کھا رہا تھا مگر اپنا خون اس سے زیادہ رفتار سے جلا رہا تھا۔ ساڑھے چھ بج گئے لیکن ٹیٹ نہیں آیا۔ اسے آ جانا چاہئے تھا کیونکہ بیری کو اپنے حریف کا نام تک معلوم نہیں تھا۔ اسے یہ بات کچھ اچھی نہیں لگی۔ بلکہ اس کے اعصاب کچھ اور چٹخنے لگے۔ یہ سب کچھ بہت عجیب تھا۔ خالی لاکر روم........... انجانا حریف اور ٹیٹ کی عدم موجودگی........... بڈھا شرابی نہ جانے کہاں غرق ہو گیا تھا۔ اسے چھ بجے آنے کو کہا اور خود غائب........... یقیناً کسی بار میں بیٹھا قلقل مینا سے لطف اندوز ہو رہا ہو گا۔ وہ لفٹ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ایک لڑکے نے اسے پکارا۔ ”مسٹر بیری ویسٹ؟“

”ہاں........... کیا بات ہے؟“ اس نے پوچھا۔

لڑکے نے ایک رقعہ بیری کی طرف بڑھا دیا۔ ”مسٹر ٹیٹ پانچ بجے کے قریب یہاں سے چلے گئے تھے۔ انہوں نے آپ کے لئے یہ رقعہ چھوڑا تھا۔“ لڑکے نے کہا۔

بیری نے لڑکے کا شکریہ ادا کیا اور آگے بڑھ گیا۔ کچھ دور جا کر اس نے رقعہ کھول کر دیکھا۔ ٹیٹ کی جانی پہچانی شکستہ تحریر اس کے سامنے تھی۔

”تاخیر پر معذرت خواہ ہوں برخودار۔ شیڈولنگ کے مسئلے میں الجھا ہوا ہوں۔ تم لائڈ کولڈ یرون نامی کھلاڑی سے کھیل رہے ہو۔ وہ اوکلا ہاما سے تعلق رکھنے والا ایک ریڈ انڈین ہے تم اسے بہ آسانی ہرا سکتے ہو۔ یہ بعد کے میچوں کے اعتبار سے تمہارے لئے محض ایک پریکٹس میچ ہے۔ اپنا کھیل کھیلو اور گیند گھماتے رہو وہ زیادہ بھاگ دوڑ پسند نہیں کرتا۔ میں سات بجے تمہیں کورٹ میں ملوں گا۔ ٹیٹ۔“

بیری نے رقعے کو مسل کر اس کی گیند بنائی اور ایک طرف لڑھکا دی۔ پھر غصے کے عالم میں اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور آگے بڑھ گیا۔ کیسا عظیم کوچ ہے اور کیا زبردست معلومات فراہم کی ہیں۔ اس نے دل ہی دل میں ٹیٹ کو برا بھلا کہا۔ اسے صرف اتنا علم ہو سکا تھا کہ اس کا حریف ایک سست ریڈ انڈین ہے........... اور بس۔ وہ لفٹ کی طرف بڑھا۔

خالی لفٹ موجود تھی۔ اس نے لفٹ میں بیٹھ کر تیسری منزل کا بٹن دبایا۔ کورٹس تیسری منزل پر واقع تھے۔ تیسری منزل پر اتر کر ہال وے میں چل دیا۔ ہال وے کے اختتام پر سفید لباس والا ایک شخص اس کا منتظر تھا۔ وہ شخص بھی بیری کی طرح نروس دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ ہی بیری ویسٹ ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں.......... آپ کون ہیں؟"

"بیسون میرا نام ہے اور میں آپ کے میچ کا ریفری ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔"

"یہ گیند کا سربمہر ڈبا ہے۔" اس نے ڈبا بیری کی طرف بڑھا دیا۔

"بیری نے ڈبا کھولا اور ایک گیند باہر نکالی۔ "سرخ گیند؟ یہ کیا مذاق ہے؟"

"نہیں.......... یہ نیشنل ہینڈ بال ایسوسی ایشن کے ضوابط کے عین مطابق ہے۔ اس طرح کھیل میں کشش پیدا ہو جاتی ہے۔"

"ان کا انتخاب کس نے کیا ہے؟ میں ان گیندوں سے نہیں کھیلوں گا۔"

"شاید آپ کو یاد ہو کہ مقامی کھلاڑی کو یہ حق حاصل ہوتا ہے۔ آپ مہمان ہیں۔ اعتراض کا حق نہیں رکھتے۔"

"تب میں کھیلنے سے انکار کرتا ہوں۔"

"آپ کی مرضی۔ اس صورت میں آپ شکست خوردہ تصور کئے جائیں گے۔ سنا ہے' اس میچ میں بڑی شرطیں لگی ہوئی ہیں۔ بغیر کھیلے ہارنے کا آپ کو افسوس ہو گا۔" ریفری نے کہا۔ "ویسے پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ یہ بھی اچھی گیندیں ہیں۔ این ایچ اے کی طرف سے منظور شدہ۔"

"سرخ گیندیں۔ ریڈ انڈین حریف.......... کیا مجھے کاؤبوائے ہیٹ پہننا پڑے گا۔"

"گڈ لک بیری ویسٹ۔ میں اوپر موجود رہوں گا۔"

"اور لائڈ کہاں ہے............ میرا حریف؟"

"وہ کورٹ میں آپ کا منتظر ہے۔" ریفری نے کہا اور زینوں کی طرف بڑھ گیا۔ جو گیلری کی طرف لے جاتے تھے۔

بیری نے کورٹ نمبر ۶ کے بھاری دروازے کو دھکیلا۔ وہ جگہ بے حد تاریک تھی۔ ہال سے آنے والی مدھم روشنی کے سوا وہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اس پر مستزاد موت کا سا گہرا سناٹا............ یہ واقعی کوئی بے حد پرائیویٹ میچ معلوم ہوتا تھا۔ سناٹے کی وجہ سے بیری نے اندازہ لگایا کہ گیلری میں کوئی ایک متنفس بھی موجود نہیں ہے۔ اس نے دروازہ بند کیا اور لائٹس آن کرنے کے لئے پکارا۔ کوئی جواب نہ ملا۔

"اے یہاں کیا ہو رہا ہے؟ میں غلط کورٹ میں تو نہیں آگیا' اسے کسی کے تنفس کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اپنے دائیں طرف اور بے حد قریب............ "تم موجود ہو کولڈیرون!" اس نے آواز کی طرف رخ کر کے پوچھا۔ اچانک وہ خوفزدہ ہو گیا۔ وہاں اتنی تاریکی تھی کہ وہ اپنے جوتے بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ یہ سب کچھ بے حد عجیب تھا۔ "ارے کوئی ہے یہاں۔"

"گھبراؤ مت لڑکے۔" اوپر سے ریفری کی آواز آئی۔ "تم صحیح جگہ موجود ہو۔ میں ابھی روشنی کرتا ہوں۔"

بیری نے اوپر دیکھا۔ وہ خود کو سیاہ روشنائی کی جھیل میں ڈوبا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ "کولڈیرون کہاں ہے؟" اس نے پوچھا۔

اسی وقت روشنی ہو گئی۔ بیری کا حریف اس سے محض دو فٹ کے فاصلے پر کھڑا تھا۔ بیری نے اسے بغور دیکھا۔ وہ کوئی بھوت نہیں تھا' بلکہ جیتا جاگتا انسان تھا لیکن بیری جانتا تھا کہ اس کا نام لائیڈ کولڈیرون نہیں ہے۔ وہ ٹیٹ تھا۔

"کیا تماشہ ہے!" بیری بڑبڑایا۔ ابھی ٹیٹ کو دیکھنے کا جھٹکا برقرار تھا کہ اسے ایک اور جھٹکا لگا۔ چاروں دیواریں اور چھت............ وہاں ہر چیز شیشے کی تھی۔ اردگرد دو ہزار کے قریب تماشائی موجود تھے۔ جیسے ہی انہوں نے کھلاڑیوں کو دیکھا۔ ان میں جوش د-

ـرش کی لہر دوڑ گئی لیکن کورٹ کے اندر یہ لہر محض ہلکے سے ارتعاش کی صورت محسوس ہو رہی تھی۔ ہیری نے حیرت سے چاروں طرف دیکھا۔ وہ انسانوں میں گھرا ہوا تھا۔ اس نے اوپر نگاہ کی، شیشے کی ایک چھوٹی سی ٹوکری نما جگہ میں ریفری بیٹھا تھا۔ دو منتظم سامنے والی اور عقبی دیوار کی طرف بیٹھے تھے۔ وہ ریفری کے معاونین تھے۔ ان کے سامنے دو بٹن تھے۔ ایک سبز اور دوسرا سرخ۔ سبز کا مطلب یہ تھا کہ زیر بحث شاٹ ٹھیک ہے جب کہ سرخ بٹن اس بات کی علامت تھا کہ گیند سامنے والی دیوار سے ٹکرانے سے پہلے فرش پر ٹپا کھا گئی ہے۔

"آپ لوگ وارم اپ کرلیں۔" مائیکروفون پر ریفری کی آواز سنائی دی۔

"ٹیٹ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" ہیری کے لہجے میں فریاد تھی۔ "لائڈ کولڈ یرون کہاں ہے؟"

"تمہارے سامنے کھڑا ہے برخودار۔ لائڈ میرے دادا کا نام تھا۔ وہ اوکلاہاما میں ریڈ انڈینز کا چیف تھا۔ میرا پورا نام ٹیٹ لائڈ کولڈ یرون ہے۔ ہی ہی ہی........."

"اس کا مطلب.........؟"

"تم سمجھ گئے۔ یہ ہم دونوں کے درمیان مقابلہ ہے۔" ٹیٹ نے دستانے پہنتے ہوئے کہا۔

"یہاں......... اس شیشے کے تابوت میں۔"

"ہاں۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔

ہیری نے زبردست قہقہہ لگایا۔ گزشتہ ایک ماہ کے عرصے میں وہ ہنسنا بھول چکا تھا۔ یہ اس کا پہلا قہقہہ تھا۔ "تم مجھ سے کھیلو گے! مذاق کر رہے ہو؟"

"لڑکے، ہم یہاں اس لئے یکجا نہیں ہوئے ہیں کہ تم میری دماغی صحت پر تبصرہ کرو۔" ٹیٹ کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" ہیری نے پوچھا۔ اسے اپنے اردگرد لوگوں کا ہجوم پسند نہیں آیا تھا۔ وہ گفتگو کرتے ہوئے تماشائیوں کے اسٹینڈ بھی دیکھتا جا رہا تھا۔ اچانک ایک

چہرے نے اس کی توجہ کا دامن تھام لیا۔ اس نے آنکھیں مل مل کر دیکھا۔ وہ وہی تھی............ سوسن۔ "یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟" بیری چیخا۔ "اسے تم نے کسی میلے پر مدعو کیا ہے؟"

"ٹھیک سمجھے ہو' بیٹے۔"

سوسن اس مجمع میں واحد ہستی تھی۔ جس کے چہرے پر جسم میں دوڑتی ہوئی سنسنی کا عکس نہیں تھا۔ اس کا چہرہ اس وقت ایک مجسم سوال تھا۔ ٹیٹ نے اسے صبح ہی فون کیا تھا۔ ابتدا میں تو وہ بات سننے پر تیار ہی نہیں تھی۔ وہ ٹیٹ سے سخت چڑی ہوئی تھی۔ اس کی تخلیقی صلاحیت سے شاکی تھی۔ وہ ان دونوں کو اپنے ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ گزشتہ کئی ہفتوں میں وہ اپنی اس کوشش میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی۔ ویسے ٹیٹ نے بڑی سادگی اور اختصار سے کام لیا تھا۔ "آج رات نیویارک آ جاؤ۔ بیری کو تمہاری ضرورت ہو گی۔" اس نے کہا تھا۔

"مذاق مت کرو۔" سوسن نے زہریلے لہجے میں جواب دیا تھا۔ "اسے کسی کی ضرورت نہیں۔ اس نے فلوریڈا میں مجھ پر یہ واضح کر دیا تھا۔"

"اب حالات اور ہیں۔ اسے باہر نکالا جانے والا ہے۔"

سوسن کے جسم میں ایک سرد لہر سی دوڑ گئی تھی۔ باہر نکالے جانے کی اصطلاح کی وضاحت بہت پہلے ایک مرتبہ خود بیری نے کی تھی لیکن اب یہاں آنے کے باوجود وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ بیری کو اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ وہ تو سمجھ رہی تھی کہ اسے ایک المیہ دکھانے کے لئے بلایا گیا ہے۔ اب اچانک یہ بات سامنے آئی کہ بیری کا حریف خود ٹیٹ ہے۔ گویا وہ خود بیری کو کھیل سے خارج کرنے کے لئے میدان میں اتر آیا تھا۔ سوسن جذباتی طور پر الجھ کر رہ گئی۔

وہ دونوں وارم اپ کے ذریعے ہاتھ پاؤں کھول رہے تھے۔ سوسن کٹی پتنگ کی طرح ذہنی طور پر ان کے درمیان ڈول رہی تھی۔ وہ ٹیٹ پر اعتماد بھی نہیں کرتی تھی اور اسے پسند بھی کرتی تھی۔ پھر فلوریڈا میں اس نے بیری کی تباہی کی تمام ذمے داری ٹیٹ پر

ڈال دی تھی۔

بیری کے بارے میں اس کے محسوسات کی تبدیلی بے حد ڈرامائی تھی۔ اس کا وجود دو حصوں میں منقسم ہو کر رہ گیا تھا۔ ایک حصہ چاہتا تھا کہ ٹیٹ اس کے سابق محبوب کے لہو سے کورٹ کو رنگین کر دے جب کہ دوسرا حصہ بیری کا ہمدرد تھا۔

بیری پلٹا اور اس نے ٹیٹ سے کچھ کہا لیکن وہ نہ تو سن سکی اور نہ ہی سمجھ سکی۔ بیری کی پشت اس کی طرف تھی۔

"تم اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑ سکتے تھے۔" بیری نے ٹیٹ سے کہا تھا۔

"وہ اپنی خوشی سے آئی ہے۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔ "اور پھر وہ کسی کی پابند تو نہیں ہے۔"

بیری کے جبڑے بھنچ گئے۔ "ٹھیک ہے ٹیٹ۔ اب مجھے بتاؤ تو یہ کیا تماشا ہے اور کیوں ہے؟" اس کے لہجے میں التجا تھی۔

"ہم بیسٹ آف تھری میچ کھیلیں گے۔ فاتح ساری دولت کا حقدار ہو گا۔ اب تک جیتی ہوئی ساری دولت کا۔ تم جیت جاؤ گے تو میں اب تک کے اپنے تمام حصے سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ اس کے علاوہ تم مجھ سے روچسٹر میں اپنی شکست کا بدلہ بھی لے سکتے ہو۔ ہمارا اب تک کا یہ حصہ ایک لاکھ دس ہزار ڈالر فی کس ہے۔"

"اور............؟" بیری نے دستانے پہنتے ہوئے کہا۔

"اگر میں جیت جاؤں تو تمہارا حصہ میرا ہو گا۔ اس کے علاوہ اس صورت میں تمہیں یہ عہد کرنا ہو گا کہ تم شرطیہ میچوں کے لئے کبھی کورٹ میں نہیں اترو گے۔ تم اس کھیل کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ ہو' تم ہٹر ہو' ذلیل ہٹر۔" ٹیٹ نے جملے کا آخری حصہ بھی بڑے پیار بھرے لہجے میں کہا تھا۔

"بس؟" بیری بڑبڑایا۔

"ہمارا ساتھ ختم ہو چکا۔ تم جیت جاؤ تو تمہارا پیچھا مجھ سے بھی چھوٹ جائے گا۔ تمہیں جیت کی رقم میں سے مجھے کچھ نہیں دینا پڑے گا۔"

"منظور ہے۔" بیری نے سخت لہجے میں کہا۔ "لیکن یہ سب کچھ عجیب ہے! ایک اتفاق ہے۔"

"کیسا اتفاق؟"

"میں کسی اور سے معاہدہ کر چکا ہوں۔ میں آج رات تمہیں یہی بتانے والا تھا۔ بہرحال تمہیں جدا تو ہونا ہی تھا۔"

"اچھا............ کس سے معاہدہ کیا ہے؟ تم جیسے خونی ہٹر سے کون معاہدہ کر سکتا ہے!"

"وہ یہ میچ دیکھنے ضرور آئے گا۔" بیری اب اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔ "وہ دیکھو پہلی قطار میں............ میں نے سنا ہے' وہ تمہارا پرانا دوست ہے۔" بیری نے زہریلے لہجے میں کہا۔ آج اس کے دل سے ٹیٹ کی عزتِ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکی تھی۔ اب اس کی جگہ نفرت نے لے لی تھی۔ ٹیٹ نے اس طرف دیکھا' جدھر بیری نے اشارہ کیا تھا۔ "وہ کارنر میں ٹیٹ............ کشمیرے کا اسپورٹس کوٹ پہنے ہوئے۔"

اسی وقت وہ شخص مڑا۔ ٹیٹ اپنی جگہ منجمد ہو کر رہ گیا۔ اس کے ذہن میں پچیس برس پرانی ایک زرد سی تصویر لہرا گئی۔ اس کی آنکھیں جلنے لگیں۔ یہ وہی شخص تو تھا' جس نے پچیس سال پہلے نیو آرلینز میں اس کی ٹانگیں کچلی تھیں۔ اس کی رقم چھینی تھی۔ یہ وہی چہرہ تھا جس نے پچیس سال تک اس کی راتوں کی............ نیند حرام کر دی تھی۔ وہ جیک بریڈ فورڈ تھا۔ ٹیٹ بے جان سا ہو گیا۔ وہ اپنے گھٹنوں کو کانپنے سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بریڈ فورڈ کے برابر ڈچ کلیسن بیٹھا تھا۔ وہ اس رات بیوک چلا رہا تھا۔ وہی بیوک جس نے ملک کے عظیم ترین ہینڈ بالر کا مستقبل تباہ کر دیا تھا۔ اختلاف صرف یہ تھا کہ بریڈ فورڈ کھیل میں ترامیم کر کے اس کی روح مسخ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب کہ ٹیٹ قدیم کھیل کے محافظ کی حیثیت سے مزاحمت کر رہا تھا۔ بریڈ فورڈ کھیل پر اپنی حکمرانی کا خواہش مند تھا اور ٹیٹ کھیل کو مذہب کا درجہ دیتا تھا۔ مذہب جو ہزاروں سال گزر جانے کے باوجود بھی جدید ہی رہتا ہے۔ بیشتر کھلاڑیوں کو بریڈ فورڈ نے اپنی کمپنی میں ملازمتیں

فراہم کر کے توڑ لیا تھا لیکن ٹیٹ اور اس جیسے چند سر پھرے ڈٹے ہوئے تھے۔ وہ این ایچ اے کے بہترین کھلاڑیوں کو عبرتناک اور ذلت آمیز شکست دے کر اس کی راہ میں دیوار بنے ہوئے تھے۔ ان پر کورٹ میں قابو پانا ممکن نہیں تھا۔ وہ سب پرانی امریکن ہینڈ بال ایسوسی ایشن کے وفادار تھے۔ انہی کی وجہ سے اے ایچ اے کے ٹورنامنٹس' این ایچ اے کے مقابلے میں کہیں زیادہ مقبول تھے اور یہ این ایچ اے کی ناکامی تھی۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ انہیں کورٹ میں زیر نہیں کیا جا سکتا تو بریڈ فورڈ نے کچھ اور ہی ارادہ کر لیا۔ ٹیٹ سب سے زیادہ باصلاحیت تھا۔ اسے اگر ہٹا دیا جاتا تو دوسرے خودبخود جھک جاتے۔ اس کے لئے نیو آرلینز میں میچ کا بندوبست کیا گیا۔ اس کے بعد ٹیٹ کی ٹانگیں توڑ کر اسے برباد کر دیا گیا۔ اب وہی لوگ اس کے سامنے تھے۔ وقت نے ٹیٹ کے مقابلے میں ان کے ساتھ بڑی شفقت برتی تھی۔ انہیں دولت' عزت اور شہرت ملی تھی۔ ٹیٹ اشیائے ضروریات تک سے محروم' آوارہ گردی کی زندگی بسر کرتا رہا تھا۔ اسے کسی بھی طرح کا سکون میسر نہیں آ سکا تھا۔

بریڈ فورڈ نے ٹیٹ کو سر کے اشارے سے سلام کیا۔ ٹیٹ نے بھی سر ہلایا۔ دائرہ مکمل ہو چکا تھا۔ ان کا قابل نفرت مخالف ایک اور موسم کا سامنا کر رہا تھا۔ شاید آخری موسم کا! اس نے بیری ویسٹ کی مدد سے جیک بریڈ فورڈ کے تمام بہترین کھلاڑیوں کو سرنگوں کر دیا تھا۔ ایک معذور ریڈ انڈین نے مضبوط ادارے این ایچ اے کی بنیادیں ہلا دیں تھیں۔ اس کی شہرت کو بٹا لگا دیا تھا۔ اس نے آخری انتقام کے لئے پورے مثلث کا سفر طے کیا تھا اور اب وہ سب سے اوپر تھا۔ جیک ایک عرصے سے اس کی سرگرمیاں دیکھ رہا تھا۔ اس نے اس کا مثلث والا منصوبہ بھانپ لیا تھا۔ اس نے بیری ویسٹ کو اپنی کائنات روندتے دیکھا تھا۔ بیری کو تو علم بھی نہیں تھا کہ ٹیٹ نے اس کا شیڈول کس مقصد کے تحت ترتیب دیا ہے۔ پھر اسی خاموشی اور یقین کے ساتھ جو دولت کی قوت آدمی کو خودبخود عطا کر دیتی ہے' جیک بریڈ فورڈ آگے بڑھا تھا اور اس نے بیری ویسٹ کو خرید لیا تھا۔ وہ اس تمام عرصے میں وقت کا انتظار کرتا رہا تھا۔ مناسب ترین وقت وہ تھا جب بیری نے لوگوں کو

ہٹ کرنا شروع کر دیا۔ بریڈ فورڈ جانتا تھا کہ اب کوچ اور شاگرد ایک ساتھ نہیں چل سکیں گے۔ ٹیٹ کھیل سے عشق کرتا تھا۔ اسے کھیل کی آبرو بہت پیاری تھی۔ وہ بیری کو لازماً روکتا۔ بریڈ فورڈ کو خود بھی بیری کا یہ طریق کار پسند نہیں تھا لیکن اسے بیری کی ضرورت تھی۔ اس کے بغیر وہ ٹیٹ کی پیش قدمی نہیں روک سکتا تھا۔ بیری کے کوچ کی حیثیت سے ٹیٹ' ہینڈبال کے حلقوں میں ایک دیومالائی کردار کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا تھا۔ ہینڈبال کی دنیا میں اس معذور شخص کا نام گونج رہا تھا۔ اب بریڈ فورڈ کے لئے اسے ختم کرنا ضروری تھا ورنہ اس کی برسوں کی تخلیق کردہ عمارت گر جاتی۔ پچیس سال پہلے بھی صورت حال یہی تھی۔

بریڈ فورڈ بھی اس کھیل سے اتنی ہی محبت کرتا تھا جتنی ٹیٹ کرتا تھا۔ البتہ دونوں کا اظہارِ محبت مختلف تھا۔ بریڈ فورڈ این ایچ اے کی اجارہ داری برقرار رکھنے کے لئے کھلاڑی خرید لیتا تھا۔ اس نے بیری کو بھی خرید لیا تھا۔ معاہدے کے تحت اس میچ کے بعد بیری صرف این ایچ اے کے ٹورنامنٹس میں حصہ لے سکتا تھا۔

یہ افواہ کہ ٹیٹ نے بیری کو کھیل سے خارج کرنے کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ محض چند گھنٹے پہلے بریڈ فورڈ تک پہنچی تھی۔ پھر اس کی تصدیق بھی ہو گئی تھی کہ بیری ویسٹ جو اب ان کی ملکیت تھا' کورٹ میں تباہ کیا جانے والا تھا لیکن ٹیٹ کا خود کورٹ میں اترنا ان کے لئے بھی دھماکا خیز تھا۔ ٹیٹ نے بیری کو دیکھا تو اسے بھی دھچکا لگا لیکن اسے اطمینان تھا کہ اس نے بریڈ فورڈ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا دیا ہے۔ بیری کو خریدنے کے بعد بریڈ فورڈ اسے یقیناً کھلانا چاہتا لیکن اب تو بیری کھیل سے خارج ہونے والا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ میچ بریڈ فورڈ کے دل پر قیامت ڈھا رہا ہو گا۔ بیری اب بریڈ فورڈ کی ملکیت تھا اور اس پر ستم یہ کہ اس ملکیت کو تباہ کرنے کے لئے ٹیٹ کو منتخب کیا گیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ بریڈ فورڈ تک تمام خبریں پہنچ چکی ہوں گی۔ تماشائیوں کا برا حال تھا۔ وہ ہینڈبال کی ناقابلِ شکست مشین کو دیکھنے آئے تھے۔ بیری کی شہرت نے بہت تیز رفتاری سے سفر کیا تھا۔ اسے آل ٹائم گریٹ قرار دیا جا رہا تھا۔ اس نے این ایچ اے کے تیس عظیم کھلاڑیوں

کو تسلسل کے ساتھ شکست دی تھی۔ لیکن نیویارک والے کسی فاتح کو اس وقت تک تسلیم نہیں کرتے تھے جب تک وہ بگ ایپل میں خود کو فاتح ثابت نہ کر دے۔ بگ ایپل کورٹ میں ہونے والا یہ میچ ہر اعتبار سے اہم ترین تھا۔ گوتھم ایتھلیٹک کلب ایک مقررہ معیار تھا۔ اب سوال یہ تھا کہ عظیم بیری ویسٹ کا حریف کون ہے؟ یہ بڈھا ٹیٹ کولڈیرون کون ہے؟

وہاں موجود چند ایک پرانے لوگ جانتے تھے۔ وہ سفید بالوں اور ہموار پیٹ والے لوگ تھے۔ جو بڑھاپے میں بھی کھلاڑی نظر آتے تھے۔ ان کی آنکھوں میں افتخار تھا اور دلوں میں امید تھی۔ وہ اس مجمع میں بکھرے ہوئے تھے۔ ٹیٹ کی طرف اٹھنے والی حقارت بھری نظریں دیکھ کر وہ مسکرا رہے تھے۔ تبصرے ہوتے رہے۔ یہ تاثر عام تھا کہ معذور بڈھا' بیری کے لئے نرم چارہ ثابت ہو گا۔ اس میچ کو بیری کے لئے پریکٹس میچ قرار دیا جا رہا تھا۔ ٹیٹ کے پرستاروں میں ایک سرخ بالوں والا ادھیڑ عمر کا شخص بھی تھا۔ جس کی بائیں آنکھ پر بہت بھاری پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ٹیٹ نے اسے دیکھا تو اس نے گویا ہاتھ ہلا کر ٹیٹ کو اپنی خیریت اور نیک تمناؤں سے آگاہ کیا۔ ریڈ اب سب کچھ سمجھ چکا تھا۔ اس کے دل میں ٹیٹ کا احترام بڑھ گیا تھا۔

وارم اپ کے دوران بیری کے چہرے سے وحشت رخصت ہو گئی تھی۔ اب وہ عالم ارتکاز میں تھا۔ اسے اپنے ریکارڈ کا دفاع کرنا تھا۔ ٹیٹ کے قریب سے گزرتے ہوئے وہ غرایا۔ "صرف ایک سوال پوچھوں گا تم نے اتنے بہت سے لوگوں کے سامنے یہ تماشا کیوں کیا؟ ان کی ہمدردیاں سمیٹنا چاہتے ہو تاکہ تمہیں ریٹائرمنٹ فنڈ مل سکے؟'

"احمق' میں تمہیں صرف شکست نہیں دوں گا۔ میں تمہاری تذلیل کروں گا۔ آج رات کے بعد ملک کا بچہ بچہ تمہارے متعلق جان جائے گا۔ آئندہ تم چاہو گے بھی تو کوئی تم سے شرط لگا کر میچ نہیں کھیلے گا۔ تم ایک سگریٹ کی شرط بھی نہ لگا سکو گے۔"

ٹیٹ پریکٹس کے دوران پسینے میں نہا گیا تھا۔ اس کی سانس بے ترتیب ہو رہی تھی۔ گزشتہ رات کے سوا وہ کئی ہفتوں سے سو بھی نہیں سکا تھا۔ البتہ گزشتہ رات بستر پر لیٹتے ہی اسے

نیند آ گئی تھی۔ اس کے باوجود وہ پریشان اور افسردہ تھا۔ اس کے ٹوٹے پھوٹے جسم میں اس وقت بھی سبز مشروب کی خاصی بڑی مقدار موجود تھی۔

اس میچ میں کچھ چیزیں ٹیٹ کے حق میں جاتی تھیں۔ ان میں اس کا تجربہ تھا۔ وہ اس کھیل کے بادشاہوں میں سے ایک تھا۔ اب بھی کم ہی کھلاڑی ایسے ہوں گے جو اس کی طرح گیند گھمانے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ ٹیٹ' ہینڈبال کا دوسرا نام تھا اور ہینڈبال ٹیٹ کا دوسرا نام.......... کچھ چیزیں اور بھی تھیں مثلاً سرخ گیند' بیری سرخ گیند سے نہیں کھیلا تھا۔ اس کی آنکھیں سیاہ متحرک دھبے کی عادی تھیں۔ ابتدا میں رنگ کا یہ فرق اس کے ارتکاز میں خلل انداز ہو سکتا تھا۔ اس کی ٹائمنگ متاثر ہو سکتی تھی۔ پھر شیشے کی دیواریں.......... پورے امریکا میں ایسے گنے چنے کورٹس تھے جو شیشے کے تھے۔ یہ بھی بیری کے لئے ایک نئی چیز تھی۔ ایسے کورٹ میں تماشائیوں کی نقل و حرکت کھلاڑی کی بصارت کو امتحان میں ڈال دیتی ہے۔ اس کے علاوہ سیاہ گیند' سفید سطح کے پیش منظر میں نسبتاً بہتر اور نمایاں نظر آتی ہے۔ سرخ گیند کے ساتھ معاملہ اور ہے۔ خصوصاً جب روشنیاں مختلف رنگوں کی ہوں۔ ایسے میں سرخ گیند کی فلائٹ کو سمجھنا بہت دشوار ہو جاتا ہے۔ بیری بھی یہ باتیں فوراً ہی سمجھ گیا۔

"تم کمینے ہو۔" وہ غرایا۔ "شیشے کی دیواریں' سرخ گیند اور رنگ برنگی روشیاں۔ خیر دیکھا جائے گا۔"

"تم بہت ذہین ہو۔ میں ہمیشہ تمہاری ذہانت کا معترف رہا ہوں۔" ٹیٹ نے گیند اچھالتے ہوئے بے پروائی سے کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ٹیٹ۔ میں تمہارا حشر خراب کر دوں گا۔" بیری دہاڑا۔

اب وہ لمحہ بہ لمحہ برہم ہوتا جا رہا تھا۔ اس نے لائٹ پریکٹس کے بجائے طاقتور شاٹس کھیلنے شروع کر دیئے۔ گزشتہ کئی ہفتوں کا اعصابی دباؤ سر چڑھ کر بول رہا تھا۔ وہ کسی ماہر رقاص کی طرح کورٹ میں تھرک رہا تھا اور اپنے ہی شاٹس کی ریٹرن دے رہا تھا۔

تماشائی لطف اندوز ہو رہے تھے۔ گیند اتنی تیز حرکت کر رہی تھی کہ ان کی آنکھیں اس کا تعاقب نہیں کر پا رہی تھیں۔ وہ مسلسل تالیاں بجا رہے تھے۔ ٹیٹ کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ مچل گئی۔ وہ ایک طرف کھڑا تھا۔ یہ ایک اور چیز تھی جو ٹیٹ کے حق میں جاتی تھی.......... اور وہ تھا بیری کا غصہ۔ وہ نہ تو اچھا اسپورٹس مین تھا اور نہ ہی کوئی بڑا انسان.......... سستی شہرت نے اسے برباد کر دیا تھا۔ تیکنیک کے اعتبار سے وہ کامل تھا لیکن اسے خود پر قابو نہیں تھا۔ اس کے پاس تحمل نام کی کوئی شے نہیں تھی۔ ٹیٹ اس سے بخوبی واقف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ بیری کو صرف وہی شکست دے سکتا ہے۔ ورنہ اس کی تخلیق کردہ مشین اب ہر انسان کے بس سے باہر تھی۔ ٹیٹ جانتا تھا کہ صرف وہی یہ کام کر سکتا ہے۔ وہ بیری کو خود اس سے زیادہ جانتا تھا۔ اس نے پرانے بیری کو ختم کر کے اس کی جگہ یہ نیا بیری تخلیق کیا تھا' جو اب اس کے مقابل تھا۔ کسی مشین کو وہی شخص تو برباد کر سکتا ہے جس نے سب سے پہلے اس کا خواب دیکھا ہو۔

ایک اور چیز جو ٹیٹ کے حق میں جاتی تھی' وہ اس کی غربت تھی۔ یہ چیز سب سے زیادہ اہم تھی۔ اس نے ٹانگ ٹوٹنے کے بعد انتہائی نامساعد حالات میں پچیس برس گزارے تھے۔ اس کے پاس ہارنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔ وہ مایوسی سے لڑنا جانتا تھا کیونکہ اس کی زندگی اس لڑائی میں گزری تھی۔ بیری یہ سب کچھ نہیں جانتا تھا۔ وہ ایک خوش رنگ پتھر تھا اور ٹیٹ ایک موسم زدہ چٹان' جس نے موجوں کے تھپیڑے بھی سہے تھے اور سینے پر بدلتے موسموں کے نیزے بھی کھائے تھے۔

"اب آپ لوگ پہلی سروس کا تصفیہ کر لیں۔" لاؤڈ اسپیکر پر ریفری کی آواز گونجی۔

"میں تیار ہوں۔" بیری نے کہا۔

وہ دونوں عقبی دیوار کی طرف پہنچ گئے۔ بیری تھرو کرنے کے لئے تیار تھا۔

"ذرا رکو برخوردار۔" ٹیٹ نے اسے ٹوک دیا۔ "ہم ٹاس کیوں نہ کر لیں!"

"تو اور میں کیا کر رہا ہوں؟" بیری بھنا گیا۔

"میرا مطلب ہے' سکہ اچھالا جائے۔"

"سکہ اچھالیں! تم پاگل ہو گئے ہو؟" بیری نے کہا اور سر اٹھا کر ریفری کی طرف دیکھا۔

"یہ درست ہے۔" اوپر سے آواز آئی۔ "اگر سکہ موجود ہے تو پہلی سروس کے لئے ٹاس کیا جائے۔ دوسری صورت میں بال تھرو کی جا سکتی ہے۔"

"یہ کون سا قانون ہے؟" بیری نے دانت پیستے ہوئے ٹیٹ سے پوچھا۔

"تم سے کہا تھا کہ اوڈوائر کی کتاب کا مطالعہ کرو صفحہ نمبر۱۹' ہی ہی ہی............"

"ٹھیک ہے۔ نکالو سکہ۔"

"ٹیٹ نے سکہ بیری کی طرف بڑھا دیا۔ وہ خالص سونے کا میڈل تھا۔ ایک طرف امریکن ہینڈبال ایسوسی ایشن تحریر تھا۔ وہیں ابھار کے ذریعے ایک کھلاڑی کو شاٹ کھیلتے ہوئے نقش کیا گیا تھا۔ دوسری جانب نیشنل سنگل چیمپئن' برائے مسلسل پانچ برس ۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۸ء' ٹیٹ کولڈیرون کندہ تھا۔

"میں بہت متاثر ہوا ہوں۔" بیری نے جلے بھنے لہجے میں کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں۔ تمہارا باس اسے فنا کر چکا ہے۔ اب اے ایچ اے کا وجود ہی نہیں ہے' تمہارے باس کی مہربانی سے۔"

"یہ دنیا بڑی بے رحم جگہ ہے۔" بیری نے مضحکہ اڑایا۔

"اور عجیب بھی ہے۔ درحقیقت تم اور بریڈفورڈ ایک دوسرے کے لئے موزوں ہو' دونوں پست اور گھٹیا' گندے نالے کی کیچڑ کی طرح۔"

"ہم تبادلہ خیال کرنے یہاں نہیں آئے ہیں۔"

"ٹھیک ہے سکہ اچھالو جس طرف کھلاڑی ہے' وہ ہیڈ ہے۔ سکہ اچھال کر پکارو کہ تمہیں کون سی سائیڈ چاہئے۔"

بیری نے سکہ اچھالا اور ہیڈ پکارا۔ سکہ بھاری تھا۔ آہستہ آہستہ نیچے آیا۔ بیری نے دیکھا اور مسکرا دیا۔ وہ ٹاس جیت گیا تھا۔ ٹیٹ نے میڈل اٹھایا اور پلٹ کر دیکھا۔ میڈل

نیچے گرنے کی وجہ سے اس پر عین اس جگہ خراش آگئی تھی جہاں اس کا نام کندہ تھا۔

ٹیٹ نے پلٹ کر بریڈفورڈ کی طرف دیکھا۔ ان کے چہروں کے درمیان محض ایک فٹ کا فاصلہ تھا۔ ان کی نگاہیں ملیں لیکن بریڈفورڈ نے جلد ہی نظریں جھکا لیں۔ بیری سروس کے لئے تیار تھا۔ استاد بمقابلہ شاگرد۔ اوپر سے ریفری نے کھیل شروع کرنے کا حکم دیا۔ بیری نے پہلی سروس نیچی اور تیز کی جو ٹیٹ کی بائیں جانب آئی۔ ٹیٹ نے اسے نہایت اطمینان سے کِل کر دیا۔ تماشائیوں کی داد و تحسین کا غلغلہ بلند ہوا۔ قدیم جنگ شروع ہو چکی تھی۔ جلد ہی بیشتر تماشائیوں کے چہرے پر احترام آمیز سنجیدگی طاری ہو گئی۔ انہیں پتا چل گیا کہ معذور بڈھا کوئی لقمہ تر نہیں ہے اور وہ پریکٹس میچ بھی نہیں ہے۔ معذور بوڑھا، نوجوان مشین کے لئے بھی دردِ سر بننے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

پہلے گیم میں ٹیٹ چھایا رہا۔ اس نے بہت تیز شاٹس کھیلے، سرخ دھبہ سارے کورٹ میں رقص کرتا پھرا۔ جیسے وہ کوئی انگارہ ہو جس میں روح حلول کر گئی ہو۔ اس گیم میں ٹیٹ نے بیری کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ وہ بڑی خاموشی سے کھیلتے رہے۔ انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ ان کی والیز بہت طویل ثابت ہوئیں۔ تماشائیوں کو ایک ایک والی گھنٹوں پر محیط محسوس ہو رہی تھی۔ ایک ایک پوائنٹ کے لئے جنگ ہو رہی تھی۔ بڈھا ٹیٹ مہارت اور ہنرمندی کا اعلیٰ ترین مظاہرہ کر رہا تھا۔ وہ بیری ویسٹ، جیک بریڈفورڈ اور دو ہزار تماشائیوں پر ثابت کر رہا تھا کہ اس کے سینے میں شیر کا دل دھڑک رہا ہے۔ وہ کسی نوجوان ہی کی طرح کورٹ میں اپنی پھرتی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ لوگ اس کی معذوری کو بھول ہی گئے۔ بیری بھی کم نہیں تھا۔ اس نے بھی جان لڑا دی تھی۔ وہ بڈھے ٹیٹ کو آرام کا کوئی موقع نہیں دے رہا تھا۔ اس نے ٹیٹ کو نچا رکھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا بڈھا استاد مسلسل تین گیم اسی رفتار سے نہیں کھیل سکتا۔ اس کا سانس اکھڑ جائے گا اور کھیل جاری رکھنے کی صورت میں وہ مر جائے گا۔

پہلے گیم کے آخری لمحوں میں ٹیٹ کو ۱۹، ۲۰ کی سبقت حاصل ہو گئی۔ سروس واپس لینے کے لئے اس نے ایک اونچے سیلنگ شاٹ کو اس طرح کِل کیا کہ بیری اور بیشتر

تماشائی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ ٹیٹ نے بالکل درست اندازہ قائم کیا تھا کہ گیند چھت سے ٹکرا کر کس جگہ آئے گی۔ وہ بہت پہلے' احمقانہ حد تک بہت پہلے اپنا سوئنگ شروع کر چکا تھا اور پھر اس نے اتنے آرام سے گیند کو کِل کیا کہ تماشائی سکتے میں رہ گئے۔ وہ خوبصورت ترین رول آوٹ کِل تھا............ پھر سب تماشائی بے اختیار کھڑے ہو کر تالیاں بجانے پر مجبور ہو گئے۔ بیری کے پاس سے گزر کر سروس زون کی طرف بڑھتے ہوئے ٹیٹ کا بدن لرز کر رہ گیا۔ بیری کی آنکھوں میں جو کیفیت تھی۔ اس نے زندگی بھر کہیں نہیں دیکھی تھی۔ ان آنکھوں میں نفرت تھی' بے بسی تھی۔ ٹیٹ کے چیتھڑے اُڑا دینے کی خواہش ان میں خون بن کر اتر آئی تھی۔

ٹیٹ نے بہت نیچی سروس کی' بیری کو اس کے لئے جھپٹنا پڑا۔ پھر بھی وہ اس تک پوری طرح نہ پہنچ سکا۔ البتہ اس نے گیند کے نیچے ہاتھ لا کر اسے چھت کی طرف اچھال دیا لیکن گیند سامنے والی دیوار تک نہ پہنچ سکی' مجمع پر دیوانگی طاری ہو گئی۔ معذور بڈھے نے پہلا گیم جیت لیا تھا۔

وہ دونوں اپنا سانس درست کرنے کے لئے ایک طرف ہٹ گئے۔ بیری اپنی حیرت اور استعجاب پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ حیران تھا کہ ٹیٹ نے اسے غیر متوقع طور پر کس طرح جھنجوڑ ڈالا ہے۔ وہ شاید خود پر کچھ زیادہ ہی اعتماد کر بیٹھا تھا۔ بہرحال اب وہ دوسرے گیم میں یہ غلطی نہیں دہرائے گا۔

"میرے چاند' تم تو کیک کی طرح نرم اور لذیز ثابت ہو رہے ہو۔" ٹیٹ نے اسے چھیڑا۔

بیری اس کی طرف' لپٹ پڑنے کے ارادے سے بڑھا لیکن کچھ سوچ کر رک گیا۔ اب اگر وہ کچھ کرتا اور کھیل ختم کر دیا جاتا تو ٹیٹ ہی فاتح قرار پاتا۔ وہ اپنی جگہ پلٹ گیا۔

دو اٹینڈنٹ ان کے لئے تولیے اور پانی کے برتن لے آئے۔ بیری نے بوتل کھول کر اپنا سر بھگو ڈالا۔ ٹیٹ نے اپنے اٹینڈنٹ سے کچھ کہا۔ لڑکے نے تولیہ ٹیٹ کو تھمایا اور تیزی سے باہر بھاگا۔ ٹیٹ تولیے سے اپنے ہاتھ خشک کرنے میں مصروف ہو گیا۔ وہ اس

سے فارغ ہوا ہی تھا کہ لڑکا دوبارہ نمودار ہوا۔ اس نے ٹیٹ کو دستانوں کی جوڑی دی۔ ٹیٹ کو بیری کے مقابلے میں زیادہ پسینہ آ رہا تھا۔ اسی لئے اسے دستانے تبدیل کرنے پڑے تھے۔ اس کے علاوہ بھی لڑکا ایک چیز لایا تھا۔ پانی کو ہاتھ کے اشارے سے مسترد کر کے ٹیٹ نے لڑکے کو نیچے سے سبز مشروب کا جگ لانے کا حکم دیا تھا۔ جگ تھام کر ٹیٹ نے اسے منہ سے لگا لیا۔ یہ خبر تماشائیوں میں تیزی سے پھیل گئی کہ حیرت انگیز بڈھا پانی کی جگہ تیز مشروب استعمال کر رہا ہے۔ وہ اور دیوانے ہو گئے.......... اور جب ٹیٹ نے جگ بلند کر کے ان سے اپنی فتح کا جام تجویز کیا تو انہوں نے چلا کر اس کی تائید کی۔ مشروب پینے کے بعد ٹیٹ نے اپنے استعمال شدہ مگر خشک دستانے چڑھائے اور تیار ہو گیا۔

دوسرا گیم بالکل ہی مختلف تھا۔ ٹیٹ کی ٹانگیں جواب دے رہی تھیں۔ شاید اسے وقفہ راس نہیں آیا تھا۔ مسلسل کھیلنا یقیناً اس کے لئے بہتر ثابت ہوتا۔ وقفے کے دوران تھکی ہوئی ٹانگیں درد آشنا ہو گئی تھیں اور اب حرکت کرنے سے انکار کر رہی تھیں۔ پہلا گیم اس نے اسی بنیاد پر جیتا تھا کہ وہ سینٹر کورٹ زون پر قابض رہا تھا اور بیری اسے وہاں سے بے دخل نہیں کر سکا تھا۔ کئی بار تو بیری نے اس کی پسلیوں پر کہنی ماری تھی لیکن ٹیٹ اپنی جگہ جما رہا تھا۔ دوسرے گیم میں ٹیٹ کی رفتار ست تھی۔ پہلے گیم کی تھکن اس پر غالب آ رہی تھی۔ اب اسے عقبی دیوار کی طرف پسپا ہونا پڑ رہا تھا۔ یہ سودا اسے مہنگا پڑا۔ اس سے غلطیاں سرزد ہوئیں اور بیری نے کوئی موقع نہیں گنوایا۔ بیری اسے بری طرح دوڑاتا رہا۔ ٹیٹ نے کھیل کی رفتار کم کرنے کی ہر وہ کوشش کر ڈالی جو کتاب میں درج تھی۔ اس نے کچھ اپنے ذاتی نسخے بھی آزما ڈالے جو اوڈوائر کی کتاب میں شامل نہیں تھے۔ وہ جانتا تھا کہ اگر کھیل کی رفتار یہی رہی تو وہ بیری کے اسٹیمنا کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ وہ گر جائے گا۔ وہ نوجوان بیری کے ساتھ قدم بہ قدم نہیں چل سکتا تھا۔ معذور ٹانگیں اور اس پر سبز مشروب.......... اس کا سانس جواب دینے لگا تھا لیکن بیری بھی اس کی حکمت عملی بھانپ چکا تھا۔ وہ بہت دور دور اسے کھلاتا اور نچاتا رہا۔ ساتھ ساتھ وہ اس پر طنز بھی کرتا رہا۔ وہ ہر شاٹ مختلف سمت میں کھیلتا۔ اب اسے پوائنٹ سے غرض نہیں

تھی۔ وہ تو ٹیٹ کو گرانا چاہتا تھا۔ دوڑتے دوڑتے ٹیٹ کا برا حال ہو گیا۔ ٹانگوں کے درد کے علاوہ اسے اپنے پیٹ میں ایک گولا سا رقص کرتا محسوس ہو رہا تھا۔ دوسرے گیم میں بیری بہت کامیاب رہا۔ اس نے نہ صرف گیم جیتا بلکہ ٹیٹ کو جسمانی طور پر تباہ بھی کر دیا۔ وہ جانتا تھا کہ بڈھا ٹیٹ مر جائے گا لیکن ہار نہیں مانے گا۔ بیری نے وہ گیم ۱۸۔۲۱ سے جیتا تھا۔

تماشائیوں کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کھیل کا پانسہ پلٹ رہا ہے۔ نوجوان نے دوسرا گیم بہت خوبصورتی سے کھیلا تھا۔ اس نے صحیح معنوں میں بڈھے ٹیٹ کو گردن سے پکڑ کر لٹکا دیا تھا لیکن جذباتی طور پر تماشائیوں کی اکثریت اب بھی ٹیٹ کے ساتھ تھی۔ اس نے پہلے ہی گیم میں ان کے دل جیت لئے تھے۔ ٹیٹ اور اس کے چند وفادار دوستوں کو چھوڑ کر وہاں موجود ہر شخص کا یہی خیال تھا کہ ٹیٹ تیسرے گیم کا متحمل نہیں ہو سکے گا۔ اس کے باوجود انہیں کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ اس معذور شخص کو پسند کرنے اور اس سے محبت کرنے پر مجبور تھے۔ اس نے وہ شاٹس کھیلے تھے جو پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے تھے۔ دوسری طرف بیری نے انہیں دکھایا تھا کہ ہینڈبال کا مکمل کھلاڑی کیسا ہوتا ہے۔ وہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور تھے کہ انہوں نے اس سے اچھا کھلاڑی کبھی نہیں دیکھا لیکن انہیں ٹیٹ کے باوقار انداز نے مسخر کر لیا تھا۔ وہ شکست سے اتنا نزدیک ہو کر بھی باوقار تھا۔ اس کا انداز انہیں یقین دلاتا تھا کہ بیری میچ بہ آسانی نہیں جیت سکتا' خواہ مقابلے کے دوران اس کا بوڑھا حریف ڈھیر ہی کیوں نہ ہو جائے۔ اس آخری بات پر بھی وہاں موجود ہر شخص کو یقین تھا۔ منتظمین کا بھی یہی خیال تھا کہ ٹیٹ اپنے قدموں کی مدد سے کورٹ سے نہیں نکل سکے گا۔

وقفے کے دوران ٹیٹ اپنے اٹینڈنٹ کی بانہوں میں گر گیا تھا لیکن پھر اس نے سنبھالا لیا۔ سیدھا کھڑا ہو کر اس نے تماشائیوں کو چند اسٹیپس دکھائے اور پھر سبز مشروب کا کنٹینر نونیسٹ کرنے کے انداز میں ان کی طرف بلند کیا۔ ریفری بیسون بھی نیچے اتر آیا تھا۔ اس نے ٹیٹ کا حال دیکھا تو بوکھلا گیا۔ آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ٹیٹ کے ہونٹ سپید پڑ گئے تھے۔ اس کی ٹانگیں نیلی ہو رہی تھیں اور لباس پسینے میں اس طرح تر تھا جیسے وہ

کسی سوئمنگ پول سے برآمد ہوا ہو۔

"ٹیٹ' ہار مان لو۔" ریفری نے کہا۔ اس نے یہ خیال رکھا تھا کہ بیری تک آواز نہ پہنچے۔ "تم ختم ہو رہے ہو' ٹیٹ۔"

"ہونے دو........... لیکن کھیل پورا ہو گا۔" ٹیٹ نے بمشکل جواب دیا۔

"نہیں ٹیٹ' میں کھیل روکوں گا۔ میں تمہیں اس طرح مرنے نہیں دوں گا۔ لڑکے کو کوئی اور شخص باہر کر سکتا ہے۔"

"نہیں ڈینی' یہ میری اپنی صلیب ہے۔ اسے میں خود ہی اٹھاؤں گا۔"

ٹیٹ کو یاد تھا کہ پچیس سال پہلے نیو آرلینز کی اس تاریک سڑک پر........... اس رات اس نے خود ڈینی کو بھگا دیا تھا۔ اس رات بھی اس نے اپنی صلیب آپ اٹھائی تھی۔ وہ جانتا تھا........... اور آج بھی جانتا ہے کہ انہیں صرف اس کے لہو کی طلب ہے۔ اس نے اس بار پھر اپنے دوست کو ہشکار دیا۔ سب وہی پرانا تھا۔ "اسے ختم بھی مجھے ہی کرنا ہے کیونکہ میرا ہی کیا دھرا ہے۔" اس نے بڑی نقاہت سے کہا لیکن لہجے میں بڑی مضبوطی تھی۔

ڈینی نے بے حد افسردگی سے سر ہلایا اور بیری کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دروازے کے قریب کھڑا تولیے سے اپنی گردن پونچھ رہا تھا۔ "بیری' اسے زیادہ تنگ مت کرو۔ تم اسے مار ڈالو گے۔" اس کے لہجے میں التجا تھی۔ "واک آؤٹ کر جاؤ پلیز' میں میچ برابر قرار دوں گا۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ مر جانے دو اسے!" بیری نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خدا کے لئے..........."

"نہیں' میچ میری فتح تک جاری رہے گا۔" بیری غرایا اور منہ پھیر لیا۔

ڈینی پھر اپنے دوست کی طرف بڑھا۔ وہ اپنی جلتی کھولتی رانوں کو سہلا رہا تھا۔ شاید اس کا دوران خون بھی متاثر ہوا تھا اور وہ اسے بحال کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"میں تمہیں بتادوں کہ بریڈ فورڈ نے تمہاری شکست پر ۱۔۲۵ کے بھاؤ سے لمبی رقمیں لگائی ہیں۔" ڈینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ریڈ سے کہو' میری طرف سے دو ہزار ڈالر لگا دے۔"

"کس پر.......... تم پر یا بیری پر؟" ڈینی الجھ کر رہ گیا۔

ٹیٹ مسکرایا۔ "ڈینی! تم تو جانتے ہو' اس رات نیو آرلینز میں تم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ ہمارا علیحدہ ہو جانا ہی بہتر تھا۔ ہم نے جوا کھیلا تھا اور ہم ہار گئے تھے۔ میں آج بھی وہی کروں گا۔ سمجھے پیارے۔"

ڈینی نے اثبات میں سرہلایا اور واپس چل دیا۔

فائنل گیم ٹیٹ کے لئے بے حد اذیت ناک تھا۔ اس کی ٹانگیں لرز رہی تھیں۔ اس کے پھیپھڑے جل رہے تھے۔ جسمانی اذیت کے علاوہ بیری اس کی روح میں مسلسل طنز کے نشتر چبھو رہا تھا۔ وہ ٹیٹ کو توڑ دینے پر تلا ہوا تھا۔ ٹیٹ کے پاس ابھی چند پرانی ترکیبیں باقی تھیں۔ وہ چالیس سال سے کھیل رہا تھا اور یہ کھیل ہی اس کی زندگی تھا۔ وہ جانتا تھا کہ قواعد کی خلاف ورزی کئے بغیر بھی کس طرح مہلت حاصل کی جا سکتی ہے۔ ایک ضابطہ یہ تھا کہ اگر ایک کھلاڑی دوسرے کھلاڑی کے آڑے آ جائے تو وہ پوائنٹ دوبارہ کھیلا جاتا ہے۔ اب ٹیٹ کے لئے جوان بیری کے شاٹس کا جواب دینا دشوار تر ہوتا جا رہا تھا۔ اب ٹیٹ نے کچھ ایسی حکمت عملی اختیار کی کہ ریٹرن کے موقع پر بیری اس کے اور گیند کے درمیان حائل ہوتا۔ یوں ایک پوائنٹ بھی بچتا اور مہلت بھی ملتی۔ کبھی کبھار سروس بھی مل جاتی۔ ٹیٹ اس کھیل کا ماسٹر تھا۔ اسے کھیل پر پورا عبور حاصل تھا۔ اس کی اس عیاری پر' بیری اندر ہی اندر کھولتا رہا۔ اس کے باوجود تیسرے گیم میں بیری کی پوزیشن مضبوط تھی۔ اسکور ۱۱۔۷ تھا۔ ٹیٹ کی حالت کے پیشِ نظر چھ پوائنٹ کی وہ برتری فیصلہ کن معلوم ہو رہی تھی لیکن ٹیٹ اب بھی مدافعت کر رہا تھا۔ اس کی پلیسنگ اتنی عمدہ تھی کہ ریٹرن کے دوران بارہا بیری کے گھٹنے چھل گئے تھے۔ عمر' اسٹیمنا کی کمی' ٹانگوں کی معذوری اور سبز مشروب.......... یہ سب چیزیں ٹیٹ کے خلاف تھیں۔ بیری

درحقیقت اس سے برتر تھا۔ اب معاملہ صرف وقت کا تھا ورنہ فیصلہ تو ہو چکا تھا۔ تماشائیوں نے بھی یہ بات محسوس کرلی تھی۔ وہ جذباتی طور پر ٹیٹ کے ساتھ تھے۔ اس نے ان کے دلوں پر اپنی شرافت اور استقلال کا سکہ بٹھالیا تھا۔ وہ ایک حقیقی چیمپئن تھا۔ تماشائیوں کے لئے بیری کی صلاحیتیں بھی تعجب خیز ثابت ہوئی تھیں۔ وہ آفاقی صلاحیتوں کا مالک تھا۔ اس کے شاٹس اور اس کا ردھم ایک بالکل نئی چیز تھا۔ گو تھم کلب میں کبھی اس قدر خوبصورت کھیل نہیں دیکھا گیا تھا۔

تمام پرانے کھلاڑیوں کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے تھے۔ ان میں ریڈ تھا' بوبی تھا' گراسو تھا' زیلسکی تھا۔ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے ایک بے حد روشن چراغ کو بھڑکتا دیکھ رہے تھے۔ وہ چراغ بجھنے والا تھا۔ جس کی روشنی نے پچیس سال تک ان کے دلوں کو تاریکی سے بچائے رکھا تھا۔ ٹیٹ ان کے لئے ایک ادارے کی حیثیت رکھتا تھا۔ اسے آج تک کوئی شکست نہیں دے سکا تھا۔ بریڈفورڈ کی سرتوڑ کوشش کے باوجود وہ ناقابل شکست رہا تھا۔ بریڈفورڈ کو بھی کار کے بمپر کا سہارا لینا پڑا تھا۔ اس کے باوجود وہ ٹیٹ کو شکست نہ دے سکا تھا۔ اب بھی ہر تماشائی کے ذہن میں ایک ہی سوال تھا۔ "اگر ٹیٹ کی ٹانگیں صحت مند ہوتیں تو کیا دنیا کا کوئی بھی شخص اسے شکست دے سکتا تھا؟" بیری کے حق میں آنے والے ہر پوائنٹ کے ساتھ اس غیرمرئی چٹان پر ٹیٹ کی گرفت کچھ اور کمزور ہو جاتی' جس کو تھامے ہوئے ٹیٹ موت کے اندھیرے غاروں سے اوپر معلق تھا۔ ٹیٹ کے گرتے ہی اس کھیل کی عمارت کا ایک حصہ منہدم ہو جاتا جس سے وہ سب عشق کرتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ اس کھیل کے وقار کو پیشِ نظر رکھا تھا......... لیکن آج ایک نوجوان کھیل کی روایت کا صفایا کر رہا تھا اور وہ وہی نوجوان تھا' جسے ٹیٹ نے خود تربیت دی تھی......... کھیل کے وقار کی سربلندی کے لئے! ناقابل شکست' عظیم چیمپئن خود اپنے ہی ہاتھوں شکست کھا رہا تھا۔ بیری جانتا تھا کہ وہ جیت چکا ہے۔ بڈھے ٹیٹ کا چہرہ مرجھا چکا تھا......... بے رنگ ہو گیا تھا۔ وہ سانس لیتا تو کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی' اس کی آنکھیں دھندلا رہی تھیں۔ اس کے مغرور کاندھے جھک گئے تھے۔ اوپر ڈینل

بیسون دل ہی دل میں ٹیٹ سے ہار مان لینے کی اپیل کر رہا تھا۔ وہ ٹیٹ کے گرنے کا منتظر تھا تاکہ وہ جلدی سے میچ ختم کرنے کا اعلان کر کے اس کے پاس پہنچ جائے............ وہ جو عظیم کھلاڑی ہی نہیں، بہت بڑا انسان بھی تھا............ لیکن ٹیٹ ہمیشہ کی طرح ڈٹا ہوا تھا۔ وہ اپنی جنگ آپ لڑنے کا قائل تھا۔ بیری آخری چار پوائنٹ بہت آسانی سے حاصل کر سکتا تھا۔ اسے صرف ٹیٹ کی غلطیوں سے فائدہ اٹھانا تھا۔ وہ اپنی کامرانی اور برتری بہت پہلے ثابت کر چکا تھا لیکن شاید یہ اس کے لئے کافی نہیں تھا۔ اسے تو بڈھے ٹیٹ کو ہٹ کرنا تھا۔

اب بڈھا ٹیٹ صرف اور صرف قوت ارادی کے بل پر ڈٹا ہوا تھا۔ اس کی ٹائمنگ، اس کی توانائی رخصت ہو چکی تھی۔ اس نے سامنے والی دیوار پر اٹھا ہوا شاٹ کھیلا۔ بیری عقاب کی طرح گیند کی طرف جھپٹا۔ اس شاٹ کے پیچھے اس کی پوری قوت موجود تھی۔ ٹیٹ کا سر شاٹ کھیلنے کے ردعمل میں بے ساختہ گھوما۔ بیری کا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے تھا۔ عین اس وقت گیند راکٹ کی طرح اس کے چہرے سے ٹکرائی۔ اس کی گردن کو شدید جھٹکا لگا اور خون کا فوارہ سا فضا میں بکھر گیا۔ وہ اس طرح گرا، جیسے اسے گولی لگی ہو۔ جبلی طور پر اس نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔ بیشتر تماشائیوں کی چیخیں نکل گئیں۔ وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ڈینی تیزی سے کورٹ میں کودا اور اپنے دوست کے پاس جا پہنچا۔ تماشائیوں نے اپنے چہرے شیشے کی دیواروں سے چپکا لئے تاکہ سب کچھ صاف دیکھ سکیں۔ دو ہزار کا مجمع بالکل خاموش تھا۔ بیری کورٹ کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"ٹیٹ۔" ڈینی نے جھکتے ہوئے پکارا۔ "تم ٹھیک تو ہو ٹیٹ؟"

"میرا تو یہی خیال ہے۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔ "زخم کیسا ہے؟"

"گیند آنکھ کے نیچے لگی ہے، بظاہر زیادہ خطرناک زخم نہیں ہے۔ ڈیڑھ انچ کا فرق رہ گیا ورنہ آنکھ نکل جاتی۔"

"مجھے محسوس ہو گیا تھا۔ میں بروقت مڑ گیا تھا۔ ورنہ اس مردود کی خواہش پوری ہو جاتی۔"

اٹینڈنٹ نے ڈینی کو تولیہ تھما دیا۔ ڈینی تولیے سے ٹیٹ کا چہرہ صاف کرتا رہا۔ جبڑے کی ہڈی کے اوپر کھال پھٹ گئی تھی۔ زخم ایک انچ طویل تھا اور ہڈی کے عین اوپر تھا۔

"جیسا نظر آتا ہے' اس سے زیادہ خراب زخم ہے۔ خون بہت نکلا ہے۔" ڈینی نے کہا۔

"عورتیں خون بہتے دیکھنا پسند کرتی ہیں۔ انہیں ایسے کھیل میں لطف آتا ہے۔" ٹیٹ کوشش کر کے مسکرایا۔

ڈینی تیزی سے مرہم پٹی کر رہا تھا۔ پھر اس نے ٹیپ چپکا دیا۔ ٹیٹ نے تولیے سے زخم کو دبا کر خون روکنے کی کوشش کی۔

"اگر تمہارے خون میں ساٹھ فیصد سبز مشروب نہ ہوتا تو خون جم جاتا۔" ڈینی نے بڈھے جنگجو کو مسکرا کر دیکھا۔

"اگر یہ ساٹھ فیصد سبز مشروب نہ ہوتا تو میں اس وقت بڑی تکلیف میں ہوتا۔" ٹیٹ نے جواب دیا۔ اس کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔

کچھ دیر بعد جریان خون میں اتنی کمی آگئی تھی کہ ٹیپ چپک سکے۔ ڈینی اور اٹینڈنٹ نے ٹیٹ کو سہارا دے کر کھڑا کیا۔ "اب کیا خیال ہے؟" ڈینی نے پوچھا۔

"کیا سمجھتے ہو............ میں ایک خراش کی وجہ سے زیر ہو جاؤں گا! نہیں' مجھے زیر کرنے کے لئے اس خبیث کو محنت کرنا ہو گی۔"

"تم بلا کے ضدی ہو گدھے۔ ہمیشہ سے یہی خیال ہے تمہارا۔" ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اشارہ کیا کہ میچ جاری رہے گا۔

ڈچ گلیسن اور جیک بریڈفورڈ نے گرد و پیش کا جائزہ لیا۔ وہ حیران رہ گئے۔ زخمی کھلاڑی کے ڈٹے رہنے پر تالیاں نہیں بجی تھیں۔ لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو کر بہادر کھلاڑی کو خراجِ تحسین پیش کر رہے تھے۔ وہاں موجود ہر شخص کی نگاہوں میں احترام تھا۔ ان میں ایک دراز قد اور بے حد حسین عورت بھی تھی۔ اس کی آنکھیں ٹیٹ کے لئے

تالیاں بجاتی محسوس ہو رہی تھیں۔

"آؤ بیٹے' آج میں تمہیں کھیلنا سکھا دوں۔" ٹیٹ نے بیری کو مخاطب کیا۔ "اتنی محنت کے بعد بھی تم بچے ہی رہے۔ تم تو اچھے ہٹر بھی ثابت نہ ہو سکے۔ میں نے تو تجربہ خانوں میں اس سے کہیں گہرے زخم کھائے ہیں۔"

"تمہیں چین نہیں ہے ٹیٹ۔ اب بھی بڑا دم خم ہے تم میں۔" بیری غرایا۔

"تم ٹھیک سمجھے ہو بیٹے۔ تمہیں رقم اتنی آسانی سے نہیں ملے گی۔"

اچانک بڈھے ریڈ انڈین کے ٹوٹے پھوٹے' مشروب خوردہ وجود میں سے توانائی اور برداشت و استقامت کی ناقابل تسخیر لہر اٹھی اور اس کے پورے بدن میں بجلی کی لہر کی طرح دوڑ گئی۔ شاید وہ بجھتے ہوئے چراغ کا آخری سنبھالا تھا۔ کھیل شروع ہوا تو وہ نہ صرف کھیل کے ردھم سے ہم آہنگ تھا بلکہ اس پر حاوی نظر آ رہا تھا۔ اس کی مہارت اور قوت گھپ اندھیرے میں سورج کی طرح طلوع ہوئی تھی۔ اب ٹیٹ اس طرح کھیل رہا تھا جیسے وہ بیری سے بھی کم عمر ہو۔ اب وہ زیادہ دیر ٹھہرنے کی اہلیت کا مظاہرہ کر رہا تھا اور بیری حیران تھا۔ اب وہ کھیل کی رفتار کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ٹیٹ کو روکنا اس کے بس سے باہر تھا۔ پچیس سال کی دبی ہوئی نفرت نے قوت کا مثبت روپ دھار لیا تھا۔ ٹیٹ کورٹ پر چھایا ہوا تھا۔ وہ شاٹس کھیلنے کے لئے غوطے لگا رہا تھا۔ اس نے ۲۰۔۲۰ پر کھیل برابر کر لیا۔ تماشائی دیوانے ہو گئے۔ وہ صحیح معنوں میں ایک جنگ دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے کچھ تو بے اختیار کھڑے ہو گئے تھے۔ ان کا انداز دعائیہ تھا۔ ٹیٹ نے ۲۷۔۲۸ کی سبقت حاصل کر لی۔ سروس بھی اس کے پاس تھی اور اب اسے صرف ایک پوائنٹ درکار تھا۔ ایک شاٹ.......... اور زندگی کی ناقابل فراموش فتح اس کی تھی۔

وہ سروس کے لئے جھکا تو کوٹ کے اندر اور باہر ایسا سناٹا تھا جیسے وہاں کوئی ذی روح موجود نہ ہو۔ ہر نظر گیند کے تعاقب میں تھی جو بائیں کارنر میں نیچی رہی۔ بیری نے بڑی مہارت سے سامنے والی دیوار کے نچلے حصے پر ڈرائیو کیا۔ ٹیٹ دیوار کی طرف جھپٹا۔ بیری اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ٹیٹ سوفٹ کِل کی کوشش کرے گا۔ ٹیٹ

نے اسے پیچھے آتا محسوس کیا تو بائیں جانب لی سائڈ وال کے ساتھ ساتھ ایلی پاس کھیل دیا۔ بیری نے تیزی سے سمت بدلی اور بائیں جانب جھپٹتے ہوئے بڑی خوبصورتی سے گیند کو آخری لمحے میں اٹھایا۔ اس نے بائیں ہاتھ سے داہنے کارنر کی طرف ڈرائیو کیا۔ ایسا لگا جیسے گیند ٹیٹ کی پہنچ سے دور رہے گی اور عقبی دیوار سے لگ کر ڈیڈ ہو جائے گی۔ ٹیٹ نے اپنا رخ تبدیل کئے بغیر پہلو کی جانب بڑے خوبصورت انداز میں غوطہ لگایا۔ تماشائیوں کی چیخیں نکل گئیں۔ گیند جس وقت اس کے ہاتھ سے ٹکرائی اس کا جسم فرش کے متوازی تھا۔ اس نے بڑی خوبصورتی سے گیند کو ہوا میں بلند کرتے ہوئے شاٹ کھیلا۔ اس کے فرش پر گرنے سے پہلے گیند سامنے والی دیوار کے بائیں کارنر سے ٹکرا چکی تھی۔ شاٹ میں اسپن بھی تھی اور ایسا پرفیکٹ شاٹ تھا کہ گیند فرش سے ذرا بھی نہیں اٹھی۔ بیری کو مخالف سمت میں بیس فٹ دوڑنا پڑا۔ اس نے شکست سے بچنے کے لئے دیوانہ وار جست لگائی تھی۔ اس کے ہاتھ نے فوراً حرکت کی۔ شیشے کی گہرائی کے فریب کی وجہ سے اسے ایسا لگا تھا جیسے گیند سائڈ وال سے چند انچ دور ہے۔ اس نے بہتر شاٹ کھیلنے کے لئے ہاتھ کو گیند اور دیوار کے درمیان لاتے ہوئے کھیلنے کی کوشش کی۔ وہ ٹیٹ کی بائیں جانب ایلی پاس کھیلنا چاہ رہا تھا۔ ٹیٹ دائیں جانب حرکت کر رہا تھا۔ بائیں جانب کھیلا ہوا شاٹ اسے بیٹ کر سکتا تھا۔

............لیکن بیری کا اندازہ درست نہیں تھا۔ گیند سے اس کے ہاتھ کا اتصال درست طور پر نہ ہو سکا۔ سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس کی انگلیاں دیوار اور گیند کے درمیانی خلا سے گزرنے کی کوشش میں دیوار سے پوری قوت سے ٹکرائی تھیں۔ اس کے منہ سے چیخ نکل گئی اور وہ گھٹنوں کے بل گر پڑا۔ گیند اس کے نیچے تھی۔ میچ ختم ہو گیا۔ بڈھے ٹیٹ نے اسے کھیل سے باہر کر دیا تھا۔ آخری ریٹرن دینے کی کوشش میں اس کی تین انگلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔

مجمعے پر دیوانگی طاری ہو گئی۔ ایسے لوگ بھی آپس میں گلے مل رہے تھے جو ایک دوسرے سے ناواقف تھے۔ فضا میں ہر طرف ہیٹ اڑتے پھر رہے تھے۔ ڈینی باکس میں

مائیکروفون پر دیوانوں کی طرح چیخ رہا تھا۔ "وہ کامیاب ہو گیا.......... وہ جیت گیا' ٹیٹ جیت گیا.......... اس نے پھر معجزہ دکھا دیا.........

تماشائیوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے ایک معذور بڈھے کو' وقت کو شکست دیتے دیکھا تھا۔ اس نے وقت کے علاوہ بہترین تربیت کے ہر اصول کو اور ہینڈ بال کے آج تک کے عظیم ترین کھلاڑی کو شکست دی تھی۔ انہوں نے ناممکن کو ممکن ہوتے دیکھا تھا۔ دو ہزار تماشائی خوشی سے چیخ رہے تھے' ناچ رہے تھے۔ ٹیٹ ہاتھ بلند کئے کورٹ میں گھوم رہا تھا۔ وہ لوگوں کی داد و تحسین کا جواب دے رہا تھا۔

بیری نے بائیں ہاتھ کی مدد سے خود کو اٹھایا اور اب وہ کورٹ سے باہر نکلنے والا تھا۔ اس کے چہرے پر شکست کی اذیت اور زخمی انگلیوں کی تکلیف تحریر تھی۔ اس نے زخمی ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔

ٹیٹ چلتے چلتے رکا' اس نے جیک بریڈفورڈ پر ایک طویل نگاہ ڈالی۔ اس نے نہ صرف جیک بریڈفورڈ کا مثلث الٹا تھا بلکہ اس کو پچاس ہزار ڈالر کا مالی نقصان بھی پہنچایا تھا۔ ٹیٹ دروازے کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے بیری بھی دروازے تک پہنچا۔ باہر پروانے ٹیٹ کے منتظر تھے۔ ان میں ریڈ بھی تھا۔ دوسری طرف بیری کا تکلیف اور تھکن کے مارے برا حال تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ کسی بھی وقت گر پڑے گا۔

ٹیٹ نے اسے روکا۔ اس کے رخسار پر خون' باریک سی لکیر کی صورت میں بہتا ہوا قمیض پر گر رہا تھا۔ "تم ختم ہو چکے ہو بیٹے! اب کبھی شرط کا میچ کھیلنے کے لئے کورٹ میں نہ اترنا۔" ٹیٹ نے کہا۔ یہ الفاظ فریڈرکس برگ والے واقعے کے بعد سے اس کے سینے میں گھٹے رہے تھے۔ فریڈرکس برگ جہاں اسے پہلی مرتبہ احساس ہوا تھا کہ بیری ہٹر بن رہا ہے۔ "یہاں اس معذور بڈھے سے کہیں زیادہ اچھے کھلاڑی موجود ہیں میرے بچے۔ اب بات باہر نکل چکی ہے۔ وہ تمہیں سزا دینے کی فکر میں لگ جائیں گے اور سزا تمہیں ہینڈ بال کے کورٹ میں دی جا سکتی ہے۔ یاد رکھنا احمق' اب کورٹ تمہارے لئے سزائے موت کی کوٹھری کے برابر ہے۔"

ٹیٹ باہر نکل آیا۔ ریڈ نے اس کا ہاتھ اپنے کاندھے پر رکھا اور اسے سہارا دیتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ ٹیٹ نے ہال وے میں ہجوم سے ہٹ کر کھڑی ہوئی دراز عورت کو دیکھا جو اس کی منتظر تھی۔ ان دونوں کی نظریں ملیں۔ اس دن کی طرح جس دن ڈیلانی میں سوسن نے ٹیٹ کو دو ہزار ڈالر دیئے تھے۔ دو ہزار ڈالر جنہوں نے ان تینوں کو یہاں گوتھم ایتھلیٹک کلب میں یکجا کیا تھا۔ یہ دوسرا موقع تھا جب سوسن اور ٹیٹ دونوں نے بیک وقت محسوس کیا کہ انہیں ایک ان دیکھی زنجیر نے ایک دوسرے سے منسلک کر رکھا ہے۔ کسی خواہش کی ان دیکھی زنجیر.......... وہ ایک دوسرے کی ضرورت ہیں' ایسی ضرورت جو تشنہ ہی رہے گی کیونکہ ان کی روحوں پر اپنے اپنے مختلف بوجھ رکھے ہیں۔ انہوں نے مختلف مقامات سے' مختلف اوقات میں زندگی کا سفر شروع کیا تھا' اسی لئے ان کے راستے جدا تھے۔ وہ ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے تھے۔

"اسے تمہاری ضرورت ہے۔" پہل ٹیٹ نے کی تھی۔ "اور میں محبت کے اعتبار سے بہت بڑا خطرہ ہوں۔"

"میں جانتی ہوں۔" اس کی آنکھوں میں خوشی اور اطمینان کے آنسو جھلملا رہے تھے۔ "مجھے سمجھا رہے ہو' جیسے میں جانتی ہی نہیں۔"

"وہ ایک بدصورت تنہا ساحل پر کھڑا ہے۔ وہ گردن گردن نفرت میں دھنسا ہوا ہے۔ یہ نفرت اسے کھا جائے گی۔" ٹیٹ بے حد نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔ "تمہی اس کا راستہ ہو.......... پار لے جانے والا پُل ہو۔ اگر وہ اسی ساحل پر رہ گیا تو اس کی حالت بدتر ہو جائے گی۔ اگر وہ تمہارے ساتھ چل سکا' تم پر اعتبار کر سکا تو سب ٹھیک ہو جائے گا' تم دونوں کے لئے.........." پسینے اور خون میں نہایا کھڑا ٹیٹ اس لمحے سوسن کو بہت بڑا' بہت بلند لگ رہا تھا۔ "الوداع سوسن۔" ٹیٹ نے کہا اور ہجوم کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ جانے سے پہلے ان دونوں نے ایک بار پھر ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ شاید آخری بار.......... ان کی نگاہوں میں حیرت تھی.......... تاسف تھا اور جانے کیا کچھ تھا۔

بیری پیچھے آ رہا تھا۔ وہ تنہا تھا۔ اس کی پیٹھ تھپکنے والا کوئی نہیں تھا۔ اس کی

آنکھوں میں تذلیل کا تھا' مایوسی کے آنسو تھے۔ وہ اپنی ٹوٹی ہوئی انگلیاں سنبھالے لوگوں کی بھیڑ سے بچ کر نکل رہا تھا۔ پھر ایک ہاتھ کی نرم گرفت نے اسے آگے بڑھنے سے روک دیا۔ اس نے نظریں اٹھا کر سوسن کو دیکھا۔ "میں کوئی مدد کر سکتی ہوں؟"

"نہیں.......... شکریہ' مجھے تنہا چھوڑ دو۔" اس نے پُرغرور لہجے میں جواب دیا لیکن اس کی آنکھیں' اس کے لہجے کا ساتھ نہ دے پائیں۔ اس نے ہاتھ چھڑانا چاہا لیکن سوسن کی گرفت مضبوط تھی۔ "میں نے کہا نا' مجھے تنہا چھوڑ دو۔"

"ایک مرتبہ.......... بیری پلیز' بس ایک مرتبہ ہوش سے کام لو ورنہ بعد میں یہ سب کچھ اتنا آسان نہ ہو گا۔ یہی مناسب ترین وقت ہے۔"

بیری اس کی طرف مڑا۔ واقعی اسے اس کی ضرورت تھی۔ ہمیشہ رہی تھی لیکن اعتراف کر کے وہ چھوٹا نہیں ہونا چاہتا تھا۔ لالچ نے اسے اپنی گرفت میں لیا تو وہ وقتی طور پر اس کی ضرورت سے بے نیاز ہو گیا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر شکست تحریر تھی۔ اس نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن ہاتھ کی تکلیف اور دل کے درد نے اسے روک دیا۔

"میں جانتی ہوں۔" سوسن نے کہا۔ "سب ٹھیک ہے' میں تمہارے ساتھ ہوں۔ مجھے تم سے محبت ہے ننھے بچے۔" سوسن نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"چلو' میں کپڑے بدل لوں۔ پھر یہاں سے نکل چلیں۔" بیری نے کہا۔ "تمہیں گھر جانا ہے۔"

وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے لاکر روم کی طرف بڑھ گئے۔ سوسن سوچ رہی تھی' وہ اسے یہ عمر بھر نہ بتا سکے گی کہ اس کا عظیم استاد اس سے دو محاذوں پر جیتا تھا اور ہر محاذ پر وہ اسے ایک تحفہ دے گیا تھا' بڑی محبت سے.......... کورٹ میں اس نے میچ جیتا اور اسے زندگی دان دے دی۔ اگر وہ کورٹ میں نہ اترتا تو بیری اس وقت تدفین کے مراحل سے گزر رہا ہوتا۔ اس کے باوجود کہ بیری نے اسے مارنا چاہا' اس کا عظیم استاد اس کی جھولی میں چپکے سے زندگی ڈال گیا۔ دوسری شکست اس نے بیری کو محبت کے محاذ پر دی۔

اس نے سوسن کو جیت لیا مگر یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ اب بیری کی واحد رفیقِ سفر ہے' اسے بھی بیری کے لئے چھوڑ گیا۔ سوسن سوچ رہی تھی کہ بعض راز مرتے دم تک سینے میں چھپا کر رکھنے کے لئے ہوتے ہیں۔ محبت ہو بھی جاتی ہے اور محبت کی بھی جاتی ہے۔

☆============☆============☆

فلوریڈا میں واقع اوشن ویو کلب میں ہینڈبال کے بہترین کھلاڑیوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ کورٹ نمبر چار میں ایک دبلا پتلا' دراز قد اور پھرتیلا لڑکا پریکٹس کر رہا تھا۔ وہ میچ جیت چکا تھا لیکن اب پریکٹس کر رہا تھا تاکہ اپنی کمزوریاں دور کر سکے۔ "اگر تمہارے پاس اچھے شاٹس ہوتے تو تم بہت اچھے کھلاڑی ہوتے۔" گیلری میں موجود کوئی شخص بولا۔

نوجوان نے پلٹ کر گیلری کی طرف دیکھا۔ تاریکی سے ایک بوڑھا شخص نکلا اور ریلنگ پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ "کہاں کی ہانک رہے ہو؟" نوجوان نے کہا۔

"میں نے ٹھیک کہا۔" بڈھا بولا۔ "اگر ہینڈبال کا کھلاڑی ہونے کی وجہ سے تمہیں مصلوب کر دیا جائے تو یقین کرو کہ تم معصومیت اور بے خبری کے عالم میں مرو گے۔ ہی ہی ہی.........." جملہ پورا کر کے وہ عجیب سے انداز میں ہنسا تھا۔ اس کے کھڑے ہونے کا انداز ایسا تھا' جیسے وہ کلب کا مالک ہو۔

"اگر یہ کورٹ مزید ایک گھنٹے کے لئے میرے نام ہوتا تو میں یقیناً تمہیں ہینڈبال سکھانے میں خوشی محسوس کرتا۔" نوجوان نے تپ کر کہا۔

"واہ' واہ.......... ہی ہی ہی.........." بڈھا پھر ہنسا۔ "کیا خوب اتفاق ہے۔ اگلے ایک گھنٹے کے لئے یہ کورٹ میرے نام ہے لیکن میچ شرط کا ہو گا۔"

"بڑی خوشی سے' میرے دوست۔"

"میں ابھی آیا۔ لباس تبدیل کر لوں۔" بڈھا تاریکی میں مدغم ہو گیا۔

اس کی چال میں کچھ عجیب سی بات تھی۔ وہ لنگڑا رہا تھا۔ نوجوان سوچنے لگا کہ کہیں یہ اس کے کسی دوست کا بے رحمانہ مذاق تو نہیں۔ ممکن ہے' انہوں نے بڈھے کو کچھ رقم دے کر اس چیلنج کے لئے رضامند کیا ہو۔

بڈھا شخص اپنے آفس کی طرف لپکا تھا۔ آفس کے دروازے پر آویزاں تختی پر ٹیٹ کولڈ یردن مالک' تحریر تھا۔ وہ گنگناتے ہوئے کٹ کر رہا تھا۔ "آہا........... مجھے کتنا نرم اور لذیذ کیک ملا ہے۔" وہ گنگناتا رہا اور لباس تبدیل کرتا رہا۔

============ختم شد===========

محی الدین نواب

○ ادھورا ادھوری ۱۵۰/= ○ آبلہ بدن ۳۵/=

○ شعلوں کی سیج ۱۳۵/=

محمود احمد مودی

○ لہو کا سراغ ۸۰/= ○ کنارہ ۱۵۰/=

○ سمندر ۱۵۰/=

طاہر جاوید مغل

○ پرستش ۱۵۰/= ○ آندھی (دو جلدیں) ۳۰۰/=

○ آلاؤ انگارے آنچ (انسپکٹر نواز خان) ۳۰/=

ابن آدم

○ لاوارث ۵۰/= ○ عنوشہ ۱۰۰/=

○ سیاہ عقاب ۱۰۰/= ○ پرواز کرگس ۱۰۰/=

○ لہو کی مہک ۱۰۰/= ○ چرغ /=

سیما غزل

○ کال بیل (دو جلدیں) ۳۰۰/= ○ آنکھیں (دو جلدیں) ۳۰۰/=

○ کمند (دو جلدیں) ۲۴۰/=

ابن حسن عثمان آبادی

○ چیل کوٹھی ۱۰۰/=

علی میاں پبلی کیشنز

۲۰۔ عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور PH: ۷۲۴۷۴۱۴

ہماری نئی مطبوعات

ایم اے راحت

○سوکھے گلاب		۱۸۰/=	○باغی	(دو حصے)	۸۰/=
○کھلاڑی		۲۲۵/=	○شہ زور	(دو حصے)	۱۰۰/=
○سرفروش	(دو جلدیں)	۳۵۰/=	○ہمالیہ	(چار حصے)	۲۰۰/=
○راز داں	(دو جلدیں)	۳۵۰/=	○بساط	(چار حصے)	۲۰۰/=
○سامون	(تین حصے)	۱۳۵/=	○پارس		۴۵/=
○سمندر کا بیٹا	(تین حصے)	۱۲۰/=	○پرواز		۴۵/=
○جھرنے	(تین حصے)	۱۵۰/=	○خون آشام		۵۰/=

علیم الحق حقی

○عشق کا عین	۱۲۰/=	○شناخت	۲۰۰/=
○اماوس کا دیا	۱۵۰/=	○ببول	۱۵۰/=
○پرماتما	۱۶۰/=	○مٹی سے عشق	۷۵/=
○ہٹلر کی واپسی	۱۰۰/=	○تاش کے پتے	۱۵۰/=
○برف کے باٹ	۱۰۰/=	○میر کارواں	۷۵/=
○آنکھوں میں دھنک	۷۵/=	○سود و زیاں	۷۵/=
○کلاکار	۱۰۰/=	○انسانی قیامت	۱۰۰/=

علی میاں پبلی کیشنز

۲۰- عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور PH: ۷۲۴۷۴۱۴

ناول ملکیت و بشکریہ

محمد سعید چوہدری

ناول

سکین

بائے

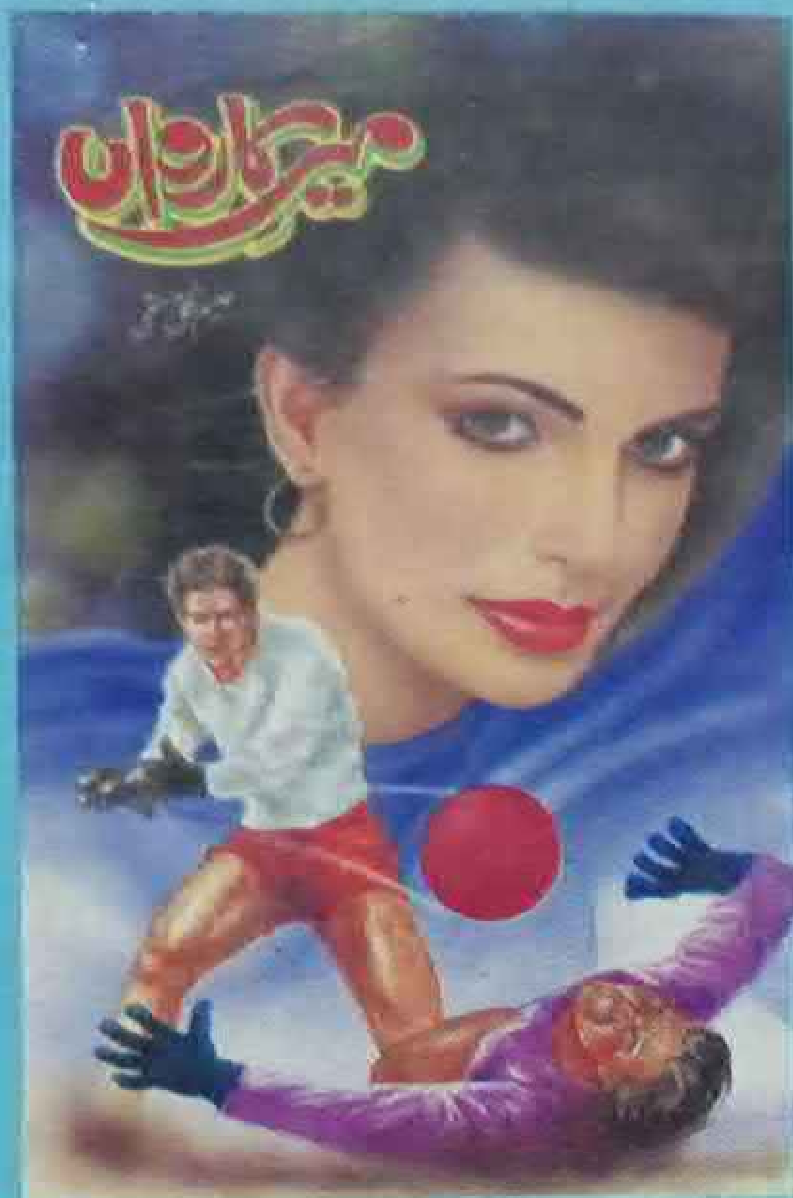
محمد سجاد بھٹی

0
3
0
4
5
5
0
3
0
8
6

خصوصی تعاون: جاسوسی نشست ایڈمن



ڈاکٹر حامد حسن، ممتاز علی کیانی، عقیل قریشی
محمد سجاد بھٹی، سیف الملوک عباسی، یاسر حسنین
ساگر زمان، ناصر محمود بلوچ



ہینڈ بال کے ایک ناقابلِ شکست کھلاڑی کی داستان حیرت۔

کورٹ میں اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا تھا۔ جھوٹی آنا کے پجاریوں نے اس کی دونوں ٹانگوں توڑ دیں۔ اُس عظیم کھلاڑی نے پھر بھی ہمت نہ ہاری اور میدان مین ڈٹا رہا۔

وہ سراپا انتقام بن گیا۔ اُس نے ایک ایسا کھلاڑی تیار کیا جسے دُنیا نے ناقابلِ شکست قرار دیا۔

پھر حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ اُس کا بنایا ہوا ہیرو اُس کی روایات سے متصادم ہو گیا۔ پھر..........

اِنسانی سرشت کی بھول بھلیوں کے نشیب و فراز سے جنم لینے والی اِس تاثراتی کہانی میں آپ بڑے نازک جذبوں کی تفسیر ملے گی اور آپ جذبات کے ریلے میں بہہ جائیں گے۔

ایک ایسے کھلاڑی کی ناقابلِ فراموش داستان جسے اپنے فن میں کمال حاصل تھا۔
کھیلوں کے شائقین اور خوبصورت کہانیاں پسند کرنے والوں کے لئے خاص کہانی۔

Rs. 80